خانہ داری

کا

تیسرا حصہ

جزو ثانی

موسوم بہ

معاشرت

مرتبہ

علیا حضرت جناب نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمان روائے بھوپال ادامہا اللہ بالعز والاقبال

جو

سنہ ۱۳۳۳ھ

۱۹۱۶ء

کو

خانہ داری

کا

تیسرا حصہ

جزو ثانی

موسوم بہ

مُعَاشرت

مرتبہ

علیاحضرت جناب نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج ہند جی۔سی۔ایس۔آئی۔ جی۔سی۔آئی۔ای۔ فرمان روائے بھوپال۔ ادامہا اللہ بالعز والاقبال

جو

سنہ ۱۳۳۴ھ

۱۹۱۶ء

مطبع سلطانی بھوپال میں باہتمام مولوی محمد [illegible] اللہ مہتمم [illegible] طبع ہوئی

یہ کتاب خانہ داری کے تیسرے حصہ کا دوسرا جز ہے پہلا جز "معیشت" کے نام سے ہے جس مین ایسے امور کا بیان ہے جن کا دائرۂ عمل صرف گھر کے اندر محدود ہے اور اس دوسرے جز مین زیادہ تر اون امور سے بحث کیگئی ہے جو گھر کی بیرونی زندگی سے متعلق ہین اور معاشرتی تعلقات کو بہتر اور عمدہ بنانے کے لئے ضروری ہین ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جزو ثانی

معاشرت

بچون کی تربیت و تعلیم

تربیت

بچون کی تربیت کے متعلق مین نے ایک مستقل کتاب "تربیت الاطفال" شائع کی ہے جس مین بچون کی تربیت کے اصول حتی الامکان وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہین، اس کتاب مین بھی مضامین خانہ داری کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے اُنھین اصول کو کسی قدر اجمال کے ساتھ لکھنا ضروری تصور کرتی ہون کیون کہ بچون کی تربیت بھی خانہ داری کا ایک جزو ہے، ہر ماں جو اپنے بچے کے ساتھ شفقت رکھتی ہے اور جس کو اوس کی زندگی کے متعلق آیندہ بڑی بڑی امیدین ہین اوس کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بچے کی ابتدائی تربیت کی ذمہ داری صرف ماں ہی پر عائد کی گئی ہے، بچہ والدین کے پاس ایک امانت ہے اوس کا دل موم کی طرح نقش پذیر ہے، لیکن سب نقشون سے خالی ہے اور اُس پر جو ہی

نقش قائم ہوگا جو ماں قائم کریگی۔

انسان کو جو کچھ بننا ہوتا ہے وہ صرف اپنے ابتدائی سات برس مین بن جاتا ہے اور چونکہ یہ زمانہ آغوش مادر مین گذرتا ہے اس لئے ماں ہی کی تربیت اپنا اچھا یا برا اثر چھوڑتی ہے۔

سب سے پہلی خرابی جو بچون مین دیکھی جاتی ہے وہ ایک قسم کی ضد ہوتی ہے جس کا اظہار رونے اور مچلنے سے ہوتا ہے، اور یہ ضد محض ماں کے تحمل اور ضبط نہ کرنے کا نتیجہ ہے، اور آیندہ کی تمام خرابیون کی بنیاد یہی ضد ہوتی ہے، دو سال کی عمر مین اوس کی عادتین قائم ہونے لگتی ہین اور یہی وہ زمانہ ہے جس مین ماں کو لازم ہے کہ وہ اچھی تربیت کی بنیاد ڈالے اسوقت جو چاہے کرا سکتی ہے، اور بچہ کی بےبسی اور کمزوری سے بہت کچھ فائدہ اوٹھا سکتی ہے اور دو ڈھائی برس سے لیکر سات برس تک کی عمر کا وہ زمانہ ہے جو بچون کے لئے اطاعت و فرمان برداری سیکھنے کے واسطے موزون ہے، اس عمر مین ماں اوسکو اچھی طرح اپنا تابعدار بنا سکتی ہے، بچون کو یہ بات ذہن نشین کرا دینا چاہیئے کہ جو کچھ ماں اوسکے متعلق تجویز کرتی ہے یا حکم دیتی ہے وہی زیادہ مناسب ہے، اور بچون کا فرض ہے کہ اوس کی تعمیل کرین، بچون کا کہنا ماننے اور اون کی خواہشات پر توجہ کرنے کا خیال اوس حد تک جائز رکھنا چاہیئے جہان تک کہ بچون کی

عادت یا صحت پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو، مثلاً کوئی بچہ کہے کہ کچھ دیر بارش مین
ٹھہرنے دو یا کسی ایسی چیز کے کھانے کے لئے ضد کرے جو مضر ہو یا جسکے
دینے سے پہلے انکار کر دیا گیا ہو، یا کوئی ایسا کام کرنا چاہے جس سے کہ
پہلے اوسکو منع کر دیا گیا ھے تو ایسی باتون کا مان لینا گویا بچے کو متمرد بنانا
اور اوسے اس بات کا یقین دلانا ھے کہ جس چیز کے لینے یا جس کام کے
کرنے کے لئے وہ ضد کریگا اوس کو ضرور اجازت ملجائیگی، اون کو ابتدا سے
سادہ زندگی کا عادی بنانا چاہیئے۔

چیزون کی ترتیب سکھلائی جاے، اخلاقی جرأت پیدا کی جاے
اوران سب باتون کے لئے بطور بنیاد کے یہ بات ضروری ھے کہ مان اون کے
دلون مین اپنی عظمت و محبت قائم کر دے اور پھر وہ اپنے بچون کے لئے
ایک نمونۂ عمل نبجاے، بچے بالعموم مان اور باپ کے افعال اور طرز
زندگی سے سبق حاصل کرتے ہین اون کے مشاغل کا بھی انتخاب کیا جاے اور
وہ مشاغل ایسے ہون جن سے اخلاقی سبق حاصل ہون اون کی صحت مضبوط ہو
اون کے دماغی قوی مین ترقی اور طبیعت مین شگفتگی پیدا ہو۔

بچے کے دل مین اپنی محبت، عزت، اور اعتماد پیدا کرنے کے لئے
مان کو چاہیئے کہ جس بات کا بچہ سے وعدہ کرے اوسے کما حقہ پورا کر دے
اور اگر اوسے کوئی سزا دینی تجویز کرے تو ضرور عمل مین لاے؛ وعدہ خلافی

اور جھوٹی دھمکی سے بہت برا اثر پڑتا ھے اور بچون مین بے اعتباری پیدا ہو جاتی ھے ، اون کو وقت کا پابند بنایا جاے اور جس کام کے لئے جو وقت مقرر ہو اُسی وقت وہ کام لیا جاے ۔

نوکرون کی گود اور صحبت مین بھی بچون کا زیادہ رہنا مناسب نہین ہے اور جو دایہ یا نوکر ہون وہ ایسے ہون جو صاف سُتھرے رہتے ہون اور اچھی طرح لفظون کو بول سکتے ہون کیونکہ جس طرح وہ تلفظ کرین گے اُسی طرح بچے بھی سیکھین گے ۔

مان باپ کے لئے یہ بھی ضروری ھے کہ وہ بچون کو اپنے ساتھ کھانا کھلائین ، اور آداب طعام سکھلائین ، اور اگر اون کی اچھی تربیت ہوئی ہو تو مہمانون کے ساتھ بھی کھانا کھلائین ، اون کو نہ تو ہر وقت زیادہ عمر کے لوگون کے ساتھ رکھا جاے اور نہ بالکل ہی علحدہ چھوڑا جاے کیونکہ اُن کو بچپن کی آزادی سے لطف اُٹھانے کا موقع دینا چاہئیے ، اور آداب مجلس ادب و تمیز بھی سکھانا چاہئیے ، اس امر کی بھی نگرانی کی جاے کہ جن بچون کے ساتھ وہ کھیلین اون کی تربیت بھی اونہین اصول پر ہوتی ہو اون کو وقتاً فوقتاً ایسے قصے سنانے چاہئین جن سے اُن مین اولوالعزمی ، ثبات ، و استقلال ، ستھرائی صداقت اور جرأت و ہمدردی پیدا ہو ، اون کو قوم اور ملک کے مشہور اور ہمدرد اشخاص کے واقعات بھی سُنانے چاہئین اور اون کو بچپن ہی سے

وہ چھوٹی چھوٹی نظمین اور اشعار یاد کرائے جائین جن سے قوم اور ملک کی ہمدردی اور اپنے والی ملک یا شہنشاہ کی اطاعت کے جذبات پیدا ہون ، اون کے دل مین شروع ہی سے مذہب کی عظمت قائم کرائی جائے اور اون کے ذہن مین یہ بات راسخ کردی جائے کہ دنیا مین مذہب سے زیادہ کوئی عظمت والی چیز نہین ہے ، ابتدا سے بچون کو غور کرنے کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے اور اون کو موقع ملنا چاہیئے کہ ہر ایک چیز کو بہت غور سے مطالعہ کرین اور اوس کے متعلق جس قسم کے وہ سوال کرین اون کے جوابات نہایت قابلانہ طور پر اون کی سمجھ کے مطابق دیے جائین ان ہی سوالون کے جواب پر بچون کی اچھی اور بری تربیت کا دارومدار ہے لیکن سب سے زیادہ مشکل کام یہی ہے ۔

یہ سوالات تین حصون مین تقسیم کئے جا سکتے ہین ، ایک تو وہ معمولی سوالات جو بچے عادتاً کسی چیز کے متعلق دریافت کیا کرتے ہین ان سوالات کو اچھے پیرایہ مین اور بہت باریکی کے ساتھ کرنے کی ترغیب دی جائے اس سے آگے چلکر اونہین سائینٹفک معلومات اور دوسرے معلومات عامہ کے تجسس کا شوق پیدا ہوگا ، دوسرے قسم کے سوالات کسی عجیب چیز کے دیکھنے سے یا کسی کی شخصیت کے متعلق پیدا ہوتے ہین تو جہان تک ہو ایسے سوالون کو ٹالا جائے ، تیسرے وہ سوالات جو محض دوسرے کی توجہ مبذول

کرنے یا مخاطب رکھنے کی غرض سے کئے جائین ، ان سوالون کے کرنے کا بچون کو شوق نہ دلایا جاے اس سے بچون کو عادت ہو جاتی ہے کہ اپنے بڑون کے ضروری کام کرنے کے وقت بھی دخل دے کر اون کا ہرج کرتے ہین۔

قسم اول کے سوالات کا جواب بہت احتیاط سے دیا جاے اور اگر ہم خود بھی ان سے پورے طور پر واقف نہ ہون تو غلط جواب دینا یا سوال کو ٹالنا نہ چاہئے ، والدین کے یا اوستاد کے اس جواب سے کہ اسوقت ہم اس کے متعلق کچھ نہین بتلا سکتے بلکہ کل دریافت کر کے بتلاوین گے بچون کی نظرون مین بے وقعتی پیدا ہو جاتی ہے ، اگر ان سوالات کا معقول جواب دیا جاے تو بچون کو آیندہ زندگی کے لئے ایک بہت اچھا سبق ملجاتا ہے جن الفاظ مین جواب دیا جاے وہ بالکل سادہ اور عام فہم ہون اون کی باتون کو مان لینا گویا بچون کو عدول حکم بنانا اور انہین اس بات کا یقین دلانا ہے کہ جس چیز کے لینے یا جس کام کے کرنے کے لئے وہ ضد کرینگے اوس کی ضرور اجازت مل جائیگی۔

بچون کا مزاج اگر بچے ضدی او چڑچڑے مزاج کے ہون تو بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتے ہین ، جو بچے اتنے چھوٹے ہون کہ منہ سے نہ بول سکتے ہون اور لوگ نہ سمجھنے کی وجہ سے اون کی خواہش کو نہ پورا کر سکین تو بہت زیادہ جھنجلاتے اور چیختے پکارتے ہین ، سب سے پہلے اون کی خواہش معلوم

کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو بسا اوقات بالکل درست ہوتی ہے،
مگر نہ سمجھنے کی وجہہ سے بچہ بد مزاج بن جاتا ہے، جس وقت زیادہ عمر کے
بچے کسی بات پر ضد کر بیٹھین تو اون کے سامنے اوسیوقت دلائل پیش
کرنا اور سمجھانا بالکل بے سود ہوگا، لیکن بعد مین اونھین نہایت
سہولت سے سمجھا دینا چاہیئے، جب بچہ کسی بات پر ضد کر رہا ہو تو ایسے
وقت اوسے جسمانی سزا دینے سے بجاے اس کے کہ کوئی اچھا
فائدہ ہو اور زیادہ اوسکی ضد بڑھ جاتی ہے، بعض وقت جگر کی
خرابی سے بھی بچہ چڑچڑا ہو جاتا ہے، ایسی صورت مین فوراً طبیب
یا ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے۔

بچون کی تربیت کی منزلون مین پہلی منزل وہ ہے جب کہ بچے بالکل
آغوش مادر ہی مین رہتے ہین اور زیادہ تر ماں کی نگرانی ہوتی ہے گھر ہی
مین وہ رہتے ہین کھیلتے کودتے ہین اور شب و روز کے دورے پورے
کرتے ہین مگر پانچ برس کے بعد وہ زمانہ آتا ہے جب کہ اون کو گھر سے
باہر تعلیم کے لئے جانا پڑتا ہے، امرا کے بچون کے لئے متعدد استاد
یا اتالیق ہوتے ہین، یا گورنس کے ذریعہ سے تعلیم پاتے ہین اون کے لئے
صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ اون مین غرور و خوشامد پسندی پیدا
نہ ہو اور وہ فضول خرچی کی طرف راغب نہ ہو جائین، باقی اخلاقی

نگرانی بدستور قائم رہتی ہے ، البتہ درجہ متوسط اور غربا کے بچے خاص طور پر قابل نگرانی ہوتے ہین ، مدرسہ یا مکتب مین مختلف عادات واخلاق اور حیثیتون کے ہم جماعتون سے ملنا جلنا پڑتا ہے اور وہان سے وہ ہر روز ایک سبق سیکھ کر گھر لوٹتے ہین ، بہت کم والدین اون کی اس تعلیم اخلاق پر توجہ کرتے ہین ورنہ بحال خود چھوڑ دیتے ہین جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اخلاق رذیلہ پیدا ہوتے چلے جاتے ہین ، لباس اور فیشن کا شوق اون مین بڑھ جاتا ہے ، جسکو والدین پورا کرتے ہین اور بالآخر اون کے مصارف ناقابل برداشت ہو جاتے ہین ، بہت سی مثالین ایسی ہین کہ صاحبزادے اچھے خاصے جنٹلمین تو ہوگئے مگر ہر سال برابر فیل ہو ہو کر ایک عمر گذر گئی اس کے بعد انٹرنس تک پہونچے اور پھر آیندہ تعلیم کو خیرباد کہدیا ، یہ اثر کچھ تو صحبت اور بیرونی تمثیلات و ترغیبات سے ہوتا ہی اور کچھ خود اپنے گھر مین وہ امداد حاصل کرتے ہین ، گھر کی امداد باپ یا بڑے بھائی یا بزرگ خاندان کی مثال و محبت ، اور مان کی شفقت ورازداری اور باپ سے چوری چھپے بیٹے کی فرمائشات کی تعمیل ہوتی ہے ، غربا کے بچے حرص و آز کے شکار ہو جاتے ہین ، اور اون کا گھر کی قلیل آمدنی پر اس قدر بار پڑتا ہے کہ والدین

مصیبت برداشت کر کے بھی بیٹے کو خوش نہین رکھ سکتے یا
اوس کو مطلق العنان کر دیتے ہین اور اوس کی پروا نہین کرتے
کہ وہ اپنی خواہشات کس طرح پوری کرتا ہے وہ نہین دیکھتے کہ جو چیزین بہم
پہونچاتا ھے اوس کے وسائل کیا ہین وہ کس طریقہ سے اپنے اوقات کو بسر
کرتا ھے ، اوس کے دن رات کے مشاغل کیا ہین ؟ کہان کہان وہ
بیٹھتا اور اوٹھتا ھے ؟ کون کون لوگ اوسکے ہم جلیس ہین آخر کار روز بروز بد سے
بدتر حالت ہوتی جاتی ہے اگر ذہانت اور شوق بھی ہے اور تعلیم بدستور
جاری رہی تاہم اخلاقی حالت بہت گر جاتی ہے ، اس لئے اسکول کا زمانہ
بہت کچھ توجہ اور نگرانی کا محتاج ھے اور اس کا سارا بار والدین ہی کے
ذمہ ہوتا ہے ، ذیل مین بچون کی تربیت کے چند مہمات اصول لکھے جاتے
ہین جن کو ہر دم خیال رکھنا چاہئے :-

تربیت کے چند اصول

(۱) اپنے بچے کی خود تربیت کرو ، جو شخص کامیابی
سے تربیت کرنا چاہتا ھے اوسکو اون پر پورا اور مستقل اختیار رکھنا چاہئے
معمولی یا اوسط عقل والی مان غیر عورت پر ترجیح رکھتی ھے ۔

(۲) اپنے بچون کو کھیل یا کام مین مشغول رہنے دو ، مگر بیکار مت
پھرنے دو ، بیکار بچہ بدمزاج متلون ، اور بدخلق ہوتا ہے ، جو بچہ کام مین
مشغول رہتا ہے وہ خوش مزاج اور خلیق ہوتا ھے ۔

اطاعت کو جو ضروری ہے اوس کا حکم دیکر یا ممانعت کرکے آسان بنادو

(۷) معقول بنو، اور ضروری سختی صحیح درجہ لاطفت کے ساتھ شامل کردو، بچون کی معمولی کمزوریون اور غلطیون پر بڑے قصورون کی طرح سزا نہ دو، لیکن جو قصور حقیقتاً قابل مذمت ہے اوسکی برداشت بھی مت کرو خصوصاً ایسی صورت مین جب کہ تم نے اوسکی ممانعت کردی تھی، اپنے حکم کے احترام کا لازمی طور پر تقاضا کرو۔

(۸) بچے کھلونا نہین ہین۔

(۹) بچے گھر مین سردار ہین۔

(۱۰) لیکن اس کا اونہین احساس نہین ہونا چاہیئے۔

سزائین

اپنے بچون کو مناسب اور منصفانہ سزائین دینا والدین کے لئے ایک نہایت اہم مسئلہ ہے، بہت سے حلیم اور نیک بچے غیر مناسب سزائین برداشت کرتے کرتے اول درجہ کے ضدی اور بے غیرت ہو جاتے ہین لیکن بہت کم والدین اپنے بچون کے قصور پر اون کو معقول سزائین دیتے ہین اگر وہ آسانی سے اپنے قصور کو سمجھ جائینگے تو بہت کم تم

مستحق ہے ، اور اگر کبھی اتفاقیہ اس سے کوئی برتن وغیرہ ٹوٹ جاے تو یہ قصور قابل سزا نہین ہے بشرطیکہ کہ اوس نے دیدہ و دانستہ ہدایت کرنے کے بعد نہ توڑا ہو۔

جو کوئی بچہ زیادہ شریر ہو اور اطاعت شعار نہ ہو تو اوس کیلئے اس قدر ذلت کافی ہے کہ کچھ دیر کے لئے مکان کے کونے مین بٹھلا دیا جاے یا اوسکو ساتھ نہ لیجایا جاے، یا اوسکو کوئی بہت مرغوب چیز نہ دیجاے یا دوسرے بچے اوسکے سامنے دسترخوان پر بیٹھکر کھائین اور وہ اونسے الگ بٹھایا جاے یا اوسکو کھانا نہ دیا جاے ، لیکن اوس کا رات کا کھانا بند کر دینا سخت غلطی ہے یا اوسکو ساتھ نہ لیجایا جاے اور دوسرے ساتھ جاین یا کسی کھیل تماشہ سے روک دیا جاے یا اسی طرح ایسے کامون سے اوسکو محروم رکھنا جس کے لئے اوس کا دل چاہتا ہو اور جو عموماً بچون کی دلچسپی کا باعث ہوتے ہین - غرض اسی طرح کئی قسم کی سزائین ہو سکتی ہین -

ہر قصور پر گوشمالی ٹھیک نہین ، بچون کو ذرا ذرا سی باتون پر کان کھینچنا یا چپت مارنا اچھا نہین ہوتا اس سے مُنہ زوری پیدا ہو جاتی ہے جو انصاف کرتے ہین بچے اون کا کہنا مانتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ بعض آیاؤن اور اناؤن کو بچے کی تربیت مین کامیابی ہوتی ہے اور بعض کو نہین ایسی حالت مین جب کہ بچہ وجہ اور دلیل نہ سمجھتا ہو تو بجاے اس کے

(۳) بچون کو حرکت کرنے دو اون سے اپنے شغل مین خاموش اور نچلے بیٹھنے کا تقاضہ مت کرو، اگر بچہ باقاعدہ طریقہ سے جسمانی اور دماغی طور سے کھلنا چاہتا ہے تو اُسے اپنے اعضا اور قواکو مرضی کے مطابق حرکت دینا چاہیئے، مثلاً اپنی آواز کو ہنسنے، تقریر کرنے گانے اور کبھی چلّانے کے ذریعے سے استعمال کرنا کھیلون مین وہ اپنی قوت متخیلہ کو کام مین لائین اور چیزون کو نہ صرف آنکھون سے دیکھین بلکہ چھوئین بھی، یہ سب باتین مناسب وقت اور مناسب جگہہ مین ہونا چاہیئین۔

(۴) جب تم کسی سے ملاقات کرتے ہو تو بچے کو علٰحدہ کمرے مین چھوڑ دینا چاہیئے، لوگون کی گفتگو مین وہ اکثر ایسی باتین سنتے ہین جو اون کو نہین سننا چاہیئے، اگر اون کو مہمانون کے سامنے آنا پڑے تو صرف تھوڑی دیر کے لئے آنا چاہیئے اور اس امر کو ہرگز گوارا مت کرو کہ وہ عام توجہ کے مرکز ہو جائین۔

(۵) غیرون کی موجودگی مین اپنے بچون کی نہ تعریف کرو اور نہ برائی کرو، اس سے تم اون کے نہایت نازک حسیات کو زخمی کرتے ہو۔

(۶) بچہ سے اطاعت و فرمان برداری کا تقاضا کرو لیکن ایسی

اطاعت کو جو ضروری ہے اوس کا حکم دیکر یا ممانعت کر کے آسان بنا دو
(۷) معقول بنو، اور ضروری سختی صحیح درجہ لاطفت کے ساتھ شامل کردو، بچون کی معمولی کمزوریون اور غلطیون پر بڑے قصورون کی طرح سزا نہ دو، لیکن جو قصور حقیقتاً قابل مذمت ہے اوسکی برداشت بھی مت کرو خصوصاً ایسی صورت مین جب کہ تم نے اوسکی ممانعت کردی تھی، اپنے حکم کے احترام کا لازمی طور پر تقاضا کرو۔

(۸) بچے کھلونا نہین ہین۔

(۹) بچے گھر مین سردار ہین۔

(۱۰) لیکن اس کا اونہین احساس نہین ہونا چاہئے۔

سزائین

اپنے بچون کو مناسب اور منصفانہ سزائین دینا والدین کے لئے ایک نہایت اہم مسئلہ ہے، بہت سے حلیم اور نیک بچے غیر مناسب سزائین برداشت کرتے کرتے اول درجہ کے ضدی اور بے غیرت ہو جاتے ہین لیکن بہت کم والدین اپنے بچون کے قصور پر اون کو معقول سزائین دیتے ہین اگر وہ آسانی سے اپنے قصور کو سمجھ جائینگے تو بہت کم تم

ان سے قصور سرزد ہوگا۔

یہ بات اکثر تجربہ مین آئی ہے کہ بعض بد اطواری پر ایک طمانچہ یا سبق وغیرہ نہ تیار کرنے پر ایک بید مار دینا بہت کچھ اصلاح کا باعث ہوتا ہے، ایک چار برس کی عمر کے بچّے کے ساتھ اوس کی غلطیون کے نقصانات اور فوائد پر بحث کرنا بالکل بے جا ہوگا لیکن جب کہ اوسے یقین ہو جاے گا کہ اوسکی فلان حرکت پر مار پڑیگی تو شاید ہی اتنا بیوقوف ہوگا کہ پھر وہی کرے۔

بچون کو اچھے بُرے کے امتیاز کی تعلیم اس طرح دیجا سکتی ہے جیسے کہ جانورون کو خاص خاص کام کرنے، صاف رہنے اور اطاعت کرنے کی تعلیم دیجاتی ہے۔

جب لڑکے کی عمر چار برس سے تجاوز کر جاے تو جسمانی سزا کبھی نہ دی جاے لیکن اگر بچے بہت زیادہ شریر اور گستاخ ہون تو اس عمر کے بعد بھی انھین مار سکتے ہین، اگر کوئی واقعہ یا حادثہ ہو جاے تو اس پر بچون کو سزا دینا سخت بے انصافی ہے۔

بچون کا ضمیر اس قدر صاف ہوتا ہے کہ وہ اُسے فوراً محسوس کر لیتے ہین اور پھر اس کا اون کے نازک دل پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے اگر کوئی بچہ غصہ مین آکر کُتے بلّی وغیرہ کو مارنے لگے تو وہ ضرور سزا کا

مستحق ہے ، اور اگر کبھی اتفاقیہ اس سے کوئی برتن وغیرہ ٹوٹ جاے تو یہ قصور قابل سزا نہین ہے بشرطیکہ اوس نے دیدہ ودانستہ ہدایت کرنے کے بعد نہ توڑا ہو۔

جو کوئی بچہ زیادہ شریر ہو اور اطاعت شعار نہ ہو تو اوس کیلئے اس قدر ذلت کافی ہے کہ کچھ دیر کے لئے مکان کے کونے مین بٹھلا دیا جاے یا اوسکو ساتھ نہ لیجایا جاے، یا اوسکو کوئی بہت مرغوب چیز نہ دیجاے یا دوسرے بچے اوسکے سامنے دسترخوان پر بیٹھکر کھائین اور وہ اونسے الگ بٹھایا جاے یا اوسکو کھانا نہ دیا جاے ، لیکن اوس کا رات کا کھانا بند کر دینا سخت غلطی ہے یا اوسکو ساتھ نہ لیجایا جاے اور دوسرے ساتھ جائین یا کسی کھیل تماشہ سے روک دیا جاے یا اسی طرح ایسے کامون سے اوسکو محروم رکھنا جس کے لئے اوس کا دل چاہتا ہو اور جو عموماً بچون کی دلچسپی کا باعث ہوتے ہین ۔ غرض اسی طرح کئی قسم کی سزائین ہو سکتی ہین۔

ہر قصور پر گوشمالی ٹھیک نہین ، بچون کو ذرا ذرا سی باتون پر کان کھینچنا یا چپت مارنا اچھا نہین ہوتا اس سے منہ زوری پیدا ہو جاتی ہے جو انصاف کرتے ہین بچے اون کا کہنا مانتے ہین اور یہی وجہہ ہے کہ بعض آیاؤن اور اناؤن کو بچے کی تربیت مین کامیابی ہوتی ہے اور بعض کو نہین ایسی حالت مین جب کہ بچہ وجہہ اور دلیل نہ سمجھتا ہو تو بجاے اس کے

کہ سزا و تنبیہ کی جاے صرف روکنا چاہئیے اور ہر قسم کی نقصان رسان چیز کو بچے سے دور رکھنا چاہئیے ۔ بڑے بچون کے ساتھ "سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے" کے مفہوم کو کام مین لانا چاہیئے ، کسی قصور کو بغیر منع کئے نہ رہنا چاہئیے ، سزا دینے سے زیادہ خراب بات یہ ہے کہ ایک بات کو آج منع کیا جاے اور کل نہین ، جب تک تم کو اس بات کا یقین نہ ہو جاے کہ کسی اور قسم کی سزا ناکامیاب ہوگی اُس وقت تک زد و کوب کو کام مین نہ لاؤ ، غصہ کی حالت مین بچہ کو کبھی سزا مت دو جب غصہ اتر جاے تو بچہ کو بلا کر سزا کی وجہہ سمجھانے کے بعد سزا دو ، یہ کہا جا سکتا ھے کہ زیادہ مارنے سے بچے کی ملائم طبیعت مین سختی آجاتی ھے ۔

مان کو بچون کے سزا دینے کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہئیے ، دایہ یا کسی اور ملازم کو بچے کو سزا دینے کی اجازت نہ دینی چاہئیے ، مان کو کسی قصور کے متعلق پوری معلومات حاصل کر لینی چاہئیے اور پھر اگر ضروری ہو تو سزا دینی چاہئیے ۔

جس طرح بُرے کامون کی سزا فوراً دی جاے اوسیطرح اچھے کامون کے معاوضہ مین انعام دینا چاہئیے ، کبھی کبھی شاباشی اور ہمت بڑھانے کے الفاظ بچہ کو نیک بننے مین مدد دیتے ہین ، مائین اکثر بچون کو پیسے اور

مٹھائی دیتی رہتی ہین یہ عادت خراب ہے اس سے بچہ مین فضول خرچی اور چٹورپن پیدا ہو جاتا ہے ، اون بچون کو جن کی تربیت اچھی ہوئی ہو اس بات کی اجازت دینی چاہئے کہ اپنے دوستون کو چاے وغیرہ پر کبھی کبھی مدعو کرین +

بچون کی تعلیم

تعلیم کی رغبت دلانا

والدین کو اس بات کی احتیاط چاہئے کہ بچون پر کم عمری مین پڑھنے کی محنت کا زیادہ بار نہ ڈالین ، اون کو جب تک وہ چھوٹے ہون کہانی قصے سناے جائین اور جب وہ اس قابل ہو جائین کہ خود بھی کچھ پڑھ سکین تو اون کے لئے ایسی دلچسپ کتابین فراہم کی جائین کہ اونہین تعلیم کا ذوق وشوق ہو۔ بچون کو ابتدا مین اس قسم کی کتابین پڑہائی جائین جو نہایت دلچسپ قصے کہانی کی ہون اور جن سے آخر مین کچھ اچھا اخلاقی نتیجہ نکلتا ہو ، ان کتابون مین نہایت دلکش تصاویر ہون جو قصہ طلب ہون اور اون کے نیچے مختصر قصے بھی لکھے ہون ۔

سبقون کے سمجھنے کا مادہ پیدا کرنا۔

بچون مین اس قسم کا مادہ پیدا کرنا چاہئے کہ جو وہ پڑھین اُسے سمجھتے بھی جائین اور جہان تک ہو سکے وہ اسکے متعلق ہر قسم کے سوالات خواہ اون مین بعض بعض مہمل ہی کیون نہ ہون برابر کیا کرین ، مان کو چاہئے کہ بچون کے سوالات کا جواب اون کی سمجھ سکتے

موافق ضرور دے اور انہین مہمل سمجھ کر ٹال نہ دیا کرے۔ اگر کسی سوال کا جواب نہ دیسکے تو کوئی پیچیدہ جواب دیکر بچہ کو خاموش نہ کرے بلکہ اوس سے یہ کہدے کہ اسوقت مین بتلا نہین سکتی مین تم کو پھر غور کر کے بتلاؤن گی، اسکے بعد دریافت کر کے اپنا وعدہ پورا کرے، بچون کو پانچ برس کی عمر سے پہلے لکھانے پڑھانے کا کام نہ کرایا جاے۔ اس عرصہ تک اُنہین "کنڈر گارٹن" کی تعلیم دی جاے اور انہین قصے کہانی سنا کر اون کے دل مین علم کا شوق پیدا کیا جاے

باقاعدہ تعلیم اور اوسکے اوقات جب بچے کی عمر پانچ برس کی ہو جاے تو باقاعدہ تعلیم شروع کی جاے لیکن چار گھنٹے سے زیادہ دن بھر مین نہ پڑھائین، اور اس مدت مین کسی قسم کے کھیل کود کا دخل نہ ہونا چاہیئے اوقات تعلیم موسم کے لحاظ سے قرار دیے جائین، مثلاً موسم گرما مین ناشتہ کے بعد ۱۰ بجے تک کی مدت مین دو گھنٹے قرار دیے جائین اسکے بعد ۳ بجے تک کھیلنے اور آرام کرنے کا وقت ہو سب پھر کو ۳ بجے سے پانچ بجے تک پڑھائین اور اسی وقت لکھنے کی مشق کرائی جاے اور جب آفتاب کی گرمی اور ہوا کی تیزی کم ہو جاے تو سیر و تفریح کرنے دی جاے لیکن اگر والدین ہوشیار ہون گے تو دوپہر اور شب کے وقت جو سکون اور آرام کا وقت ہوگا نماز سکھلانے اور فرائض و واجبات اور سنن بتانے مین صرف کرینگے۔

موسم سرما مین دوسرا بندوبست ہونا چاہئے، مثلاً صبح کے وقت نو سے گیارہ اور ایک سے تین بجے تک اوقات مقرر کئے جائین، جب سردی زیادہ پڑنے لگے تو پانچ بجے کے بعد بچون کو مکان سے باہر نہ نکلنے دین

گھر کی ضروری تعلیم | بچون کو گھر پر کم از کم اسقدر تعلیم ضرور دیدینی چاہئے کہ وہ قرآن مجید اور مسائل دینی کی کتابین پڑھ لین اور اسی سلسلہ مین اسلامی تاریخ پڑھا دیجائے فارسی معمولی طور پر جان لین اور صرف و نحو کی ابتدائی کتابین ختم کر لین، حساب کا سلسلہ جاری رکھا جاے اس کے بعد انگریزی ریڈرین پڑھائی جائین اور پھر ان کو اس جماعت کے لئے تیار کرائین جس مین داخل کرانا چاہتے ہون اگر اس طرح دس سال کی عمر تک یعنی چھہ سال کی مدت مین گھر پر ہی تعلیم دی جاے تو اپنی مادری زبان مین اچھی خاصی استعداد حاصل ہو جائیگی اور اسلامی عقائد و تاریخ سے بھی واقفیت پیدا ہو جائیگی جو بچے ابتدا سے اسکولون مین داخل کر دیے جاتے ہین اون مین بہت کم ایسے ہوتے ہین جن کے قواے ذہنی شگفتہ ہوتے ہون اور وہ اپنی مادری زبان اور مذہبی لٹریچر سے واقفیت رکھتے ہون -

مین نے تو ایسے تعلیم یافتہ لوگون کو دیکھا ہے جو اردو املا بھی صحیح نہین لکھہ سکتے اور مذہبی و قومی مذاق سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہین -

اس مین شک نہین کہ غیر زبان مین تعلیم کی دقت، امتحانات اور

یونیورسٹیون کی قیود کی پابندی نے طلبا کے دماغ و حافظہ اور ذہن پر بہت بار ڈالدیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تعلیم کا اصلی مقصود حاصل نہین ہوتا، تاہم مسلمان اگر کوشش کرین اور ابتدائی چند سالون مین اپنے بچون کو گھرون پر مخصوص مدارس ابتدائی قائم کر کے مناسب طریقہ سے تعلیم دلائین تو یہ مشکلات بڑی حد تک رفع ہو سکتی ہین۔

اسکول کے کام کی نگرانی

بہر حال جب بچے مدرسہ جانے لگین تو اسکول کے اوقات کی پابندی لازمی ہے لیکن گھر پر بھی ابتدا ً کم از کم تین گھنٹے ضرور اسکول کے کام اور خانگی تعلیم مین صرف کرائے جائین اور والدین اس امر کی بڑی نگرانی رکھین کہ بچہ اسکول کا کام پورا کر لیتا ہے یا نہین اور اس بات کا اندازہ اون نتائج امتحانات سے کرتے رہنا چاہیے جو دوران سال مین متعدد مرتبہ ہوتے ہین کیونکہ اسکولون مین جو نصاب جاری ہے اور جو طریقہ امتحانات ہے اسکے باعث ہمیشہ ایسی جانچ کی اشد ضرورت رہتی ہے۔

تعلیم مین صحت کا خیال

جہانتک ممکن ہو بچون کو تیز لیمپ کی روشنی مین یا ایسے وقت جب کہ کتاب کی طرف دیکھنے سے آنکھون پر بہت زیادہ زور پڑے نہ پڑھنے دین، اسی بے احتیاطی کی وجہ سے نظر کمزور ہو جاتی ہے اور دوسرے امراض چشم پیدا ہو جاتے ہین، جب بچے پڑھنے سے تھک جائین رات کو آرام سے نہ سو سکین نیند مین کچھ بڑبڑائین یا اپنا سبق

پڑھین، تو پڑھائی بہت کم کردینی چاہئے اور آرام بہت دینا چاہئے۔
بچون کو اگر دنیا مین کسی کام کا بنانا مقصود ہو تو ابتدا مین ان کے دماغ پر تعلیم کا بہت زیادہ بار ڈال کر ان کے نازک دماغون کو معطل نہ کردینا چاہئے جو تعلیم دی جائے وہ نہایت دلچسپ پیرایہ مین ہو تاکہ بچے اکتانے نہ پائین اکثر ۱۶ سال کی عمر مین امتحان کی تیاری مین تفریح اور ورزش وغیرہ کے وقت مین بھی کام کرنا پڑتا ہے اور اکثر راتون کو بھی زیادہ جاگنا پڑتا ہے گو یہ کوشش سودمند ثابت ہو مگر بعد مین چلکر اس کا بہت برا نتیجہ نکلتا ہے اور ان کی جسمانی اور دماغی قوی کمزور ہو جاتے ہین۔

لڑکیون کی تعلیم

اکثر والدین لڑکیون کی تعلیم کیطرف اس قدر توجہ نہین کرتے جس قدر کہ وہ لڑکون کی تعلیم کی طرف کرتے ہین، لڑکیون کی ابتدائی تعلیم بھی اسیقدر ضروری ہے جس قدر کہ لڑکون کی تعلیم، انہین کھانا پکانا، سوزنکاری اور امور خانہ داری کی تعلیم دینا مزید برآن ہے۔ بعض والدین لڑکیون کی علمی تعلیم کی طرف تو کافی توجہ کرتے ہین مگر امور خانہ داری کی طرف سے بالکل بے پروائی کرتے ہین جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب لڑکیان اپنی زندگی مین قدم رکھتی ہین تو عملاً خانہ داری کے ناقابل ہوتی ہین۔

مذہب کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے اور پھر ضروری مضامین کے بعد تھوڑی سی موسیقی بھی سکھادی جاے، اگر لڑکیون کو کسی کام مین

تعلیم دلانی ہو تو پہلے یہ دیکھہ لینا چاہئے کہ وہان ضروری مضامین اور جسمانی ورزشون کا کیسا انتظام ہے یا اگر گھر ہی مین تعلیم دلانا مقصود ہو تو جو اتالیقہ انتخاب کی جاے اس مین ان تمام مضامین مین مہارت ہونے کا لحاظ رکھا جائے

جسمانی ورزش کا التزام

لڑکیون کی جسمانی ورزش یا جمناسٹک کا التزام رکھا جاے اس سے صرف جسمانی صحت ہی مقصود نہین ہے بلکہ تناسب اعضا اور خوش رفتاری بھی پیدا ہوتی ہے لیکن ہر جگہہ زنانہ اسکول نہین ہین خصوصاً مسلمانون مین تو صرف گنتی کے اسکول ہین اور وہ بھی ابتدائی حالت مین ہین میرے نزدیک جب تک ایسے باقاعدہ مدارس ہر جگہہ قائم نہون اور عمدہ نصاب جو حسب حال ہو میسر نہو جس کے ذریعہ سے ضروری مضامین کی تعلیم ہو سکے اوسوقت تک گھر ہی پر تعلیم دی جاے۔

گھر پر تعلیم کا دستور العمل

گھر پر تعلیم دینے کا مسئلہ نہایت نازک ہے مگر تھوڑے سے صبر و تحمل اور محنت کی ضرورت ہے، مان خود تعلیم دے اور پھر باپ مدد کرے، خانہ داری کی عملی تعلیم خود بخود گھر مین آجائیگی بشرطیکہ با اصول گھر ہو اور والدین خصوصاً مان اون کے سامنے گھر کی عملی تعلیم کا نمونہ پیش کرے۔

گھر پر تعلیم کے لئے قواعد و ضوابط کا بنانا بہت مشکل ہے تاہم ایک اجمالی دستور العمل جس مین ضرورتون کے لحاظ سے ترمیم کر لی جاے ذیل مین بتایا جاتا ہے:-

شروع شروع مین اون کو شوق پیدا کرانے اور تعلیم کی طرف متوجہ ہونے کے لئے وہ ہی طریقہ اختیار کئے جائین جو اس باب مین لڑکون کے متعلق تحریر ہین، اس کے بعد کتابی تعلیم شروع کی جاے اور دس سال کی عمر مین اتنی استعداد ہو جانی چاہئے کہ وہ اُردو اچھی طرح لکھ پڑھ سکین اور کلام مجید ختم کرلین، مسائل مذہبی اور ضروری حساب سے واقفیت ہوجاے اس کے بعد اون کو اردو مین ہی حفظان صحت، بچون کی پرورش، اور تربیت اخلاق پر جو کتابین ہون وہ پڑھائی جائین، ان کی تعلیم مین اخبار ورسائل کا باقاعدہ مطالعہ رہے، قومی نظمین اون کو یاد کرائی جائین خانہ داری کے کامون کا کچھ حصہ مخصوص طور پر اون کے سپرد کیا جاے پھر فارسی شروع کرائی جاے اور سلیس فارسی کی کتابین درس مین رکھی جائین، اسی کے ساتھ ساتھ جغرافیہ، تاریخ اور بالخصوص اسلامی تاریخ اردو مین شامل درس ہو اور پھر بقدر ضرورت انگریزی پڑھائی جاے حتیٰ کہ یہ تمام کورس ۱۴ سال کی عمر مین ختم ہو جاے لیکن اس دوران مین دستکاری کی تعلیم بھی جو عورت کے لئے ضروریات زندگی مین شامل ہے اور اس کا زیور ہے جاری رکھی جاے۔

کتابون کا انتخاب اور سلسلہ درس باپ اور بھائیون کی راے پر منحصر ہے کیونکہ اون کو بمقابلہ عورتون کے زیادہ تجربہ حاصل ہوگا۔ مگر

یہ جب ہو سکتا ھے کہ ماں خود تعلیم یافتہ ہو اور ماں کا تعلیم یافتہ ہونا اُسیوقت
ممکن ھے کہ مرد توجہ کریں اور لڑکیوں کو ماں بننے سے پہلے اس قابل کردیں
اگر بدنصیبی سے ایسی پڑہی لکھی بیوی نہ ملے تو شوہر کو خود اپنے بچوں کی خاطر
اس فرض کے ادا کرنے کی تکلیف اُٹھانی چاہیئے تاکہ جب تک بچوں کی
عمر تعلیم کے قابل ہو ماں میں اتنی قابلیت آجاے، اس طرح باپوں
کی محنت بہت کچھ بچ جائیگی کیونکہ کم عمری میں تعلیم دینا سن شعور میں تعلیم
دینے سے زیادہ مشکل ہے۔

اتالیقہ کا انتخاب اور اوس کے ساتھہ برتاؤ

اگر کسی اتالیقہ کو ملازم رکھکر اس سے بچوں کو پڑھوانا مقصود ہو تو اس کی قابلیتوں کی طرف سے اطمینان
کرنے کے بعد اس امر کو بھی اچھی طرح دیکھہ لینا چاہیئے کہ آیا وہ بچوں پر اچھی طرح
قابو بھی پاسکتی ہے یا نہیں، دو ایک ہفتہ تک اس بات کا تجربہ کرنا چاہیئے
خواہ وہ کتنی ہی قابل کیوں نہ ہو مگر جب تک وہ بچوں پر اچھی طرح قابو
نہ پاسکے تو اس سے بجاے کچھ فائدہ اوٹھانے کے اُلٹا نقصان ہوگا
بعض خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے
اونکی اتالیقہ کی نکتہ چینیاں کرتی اور برا بھلا کہتی ہیں، اس سے بچوں کے
دل میں کبھی اوسکی عزت اور ڈر قائم نہ ہوگا۔ ملازموں اور بچوں کو ہدایت
کرنی چاہیئے کہ وہ اتالیقہ کی عزت کریں اور اوسکے حکم کی تعمیل کریں

بعض خواتین اتالیقہ کو اپنے ساتھ کھلانے کو برا نہیں سمجھتیں اس میں چنداں حرج نہیں اگر ضرورت سمجھیں تو کھانے پر بچوں اور اتالیقہ کو علٰحدہ کھلائیں لڑکوں کے استادوں کے ساتھ بھی باپ کو یہی طرزِ عمل رکھنا چاہئیے +

گھر کے ملازم

ملازم کا انتخاب

ملازم کے انتخاب کے وقت اوس کے چال چلن کو جانچنا اور اوسکی صحت کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے جو ملازم امراض متعدی میں مبتلا ہوں وہ گھر بھر کے لئے خطرناک ہیں ، چال چلن کے لئے اگر اوسکے پاس سرٹیفکیٹ ہوں تو اون پر اچھی طرح غور کرلینا چاہئیے ورنہ جن لوگوں کے پاس وہ رہ چکا ہو اون سے دریافت کرلیا جاے لیکن بعض آقا خود معاملہ کے صاف نہیں ہوتے اس لئے یہ ممکن ہے کہ وہ ایک ایماندار اور اچھے ملازم کی نسبت بُری راے ظاہر کریں ایسے موقعوں پر اپنی قوت تمیزی سے پورا کام لینا چاہئیے۔

ہر ملازم کی سلیقہ مندی پر آقا کی راحت و آرام کا انحصار ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے اس کی صورت اور لباس سے سلیقہ مندی کا اندازہ کرلینا چاہئیے ، نوکر کی عادت اکثر مالک کی سی ہوتی ہے اس لئے

یہ مناسب ہے کہ ایسے نوکرون کا انتخاب کیا جاے جو نوکر رکھنے والے
کے ہم رتبہ آدمیون کے پاس رہے ہون۔

نوکر کی تربیت اگر کسی لڑکے کو نوکر رکھا جاے تو اسکی تربیت کی ذمہ داری
بھی آقا پر عاید ہو جاتی ہے اور چونکہ بچون مین تربیت پذیری کا مادہ ہوتا ہے
اس لئے وہ ایماندار اور سلیقہ مند نوکر بن سکتے ہین ، اون کے ساتھ
ہمیشہ رعب کو قائم رکھکر نرمی اور مہربانی کا برتاو کرنا چاہئے ، اونکو سکھانے
مین کچھ دنون تک آقا کو خود تکلیف برداشت کرنی ہوگی ، لیکن اس تکلیف کا
معاوضہ اون کو آیندہ کی راحت و آرام سے ملے گا ، آقا کو چاہئے
کہ ملازمون کی نگرانی رکھے لیکن شکوک اور شبہات کو زیادہ دخل نہ دے
اون کے خفیف خفیف قصورون اور غلطیون سے چشم پوشی کرنا مناسب ہے
اکثر نوکر جو کسی وجہہ سے آقا پر حاوی ہو جاتے ہین وہ دوسرے
نوکرون کو بے جا نقصان یا فائدہ بھی پہونچادیا کرتے ہین بس جہان
کئی ملازم ہون وہان اون کے باہمی برتاو کے متعلق بھی آقا کو نگرانی
کی ضرورت ہے اور اون کے کامون کی تقسیم بھی خود آقا کو کرنی چاہئے
یہ امر کہ نوکر کیسے سلیقہ سے رہتا ہے اور کس طرح چیزون کو برتتا ہے
بہت زیادہ خود آقا کی سلیقہ مندی اور نگرانی پر منحصر ہے ، ہمارے
ملک مین نوکر جنگلی درختون یا خودرو گھاس کی طرح سمجھے جاتے ہین

نہ اون کی تربیت کا انتظام ہے نہ تعلیم کا اس لئے اون سے اوسی وقت راحت و آسائش بن سکتی ہے جب کہ آقا اون کی تعلیم و تربیت کی تکلیف خود گوارا کرے۔

یہ بہت مشکل امر ہے کہ ایک کلیہ قاعدہ نوکرون کے ساتھ برتاؤ کا معین کیا جاے۔ تاہم اگر ذیل کے طریقون پر عمل کیا جاے گا تو گھر کے لوگون کو نوکرون سے بہت آرام ہوپنچ سکتا ہے۔

سب سے پہلے خود آقا کو اپنے کاروبار مین قاعدہ کی پابندی کرنی چاہیئے اور نوکرون کو صرف ایسا حکم دینا چاہیئے جو ہر طور پر جائز اور معقول ہو اور ایسے احکام کی اون سے باقاعدہ تعمیل کرانی چاہیے مگر ہر حکم کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہیئے اگر نوکر تعمیل مین قاصر رہے تو چشم پوشی مناسب نہین ہے بلکہ اسکو بطریق مناسب جتلا دینا چاہیئے جب نوکر خاص طور پر اچھی تعمیل کرے تو تعریف کر کے اوسکا دل بڑہا دینا چاہیئے۔

خادمہ کا انتخاب خادمہ کے متعلق جہان سلیقہ صحت اور ایمانداری کا لحاظ رکھنا ضروری ہے وہان یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ وہ شوخ طرار اور آوارہ نہ ہو اور اس بات کا اندازہ چند ہی گھنٹون مین اسکی وضع رفتار گفتار اور نگاہون سے ہو سکتا ہے ایسی خادمائین ہمیشہ گھر کی بیوی کیلئے

مصیبت کا باعث ہوتی ہین صاحب خانہ کو چاہیئے کہ ماماؤن اور خادمات کو اس بات کا موقع نہ دے کہ اپنی ضروریات یا شکایات وہ اس کے سامنے پیش کرین کیونکہ اس طرح صاحبہ خانہ کے دل مین میل آ جاتا ہے اور انکو دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اترانے لگتی ہین، اون کے جھگڑے قضئے ہمیشہ صاحبہ خانہ کے سپرد رہنے چاہئین، اگر اس قسم کا موقع آ جاے تو اون کو سمجھا دینا چاہیئے کہ وہ اپنی مالکہ سے بیان کرین۔

جہان تک ممکن ہو ایسے نوکر رکھے جائین جن مین باہمی رشتہ داریان نہ ہون جیسے بیٹا اور مان بیوی اور خاوند بہن اور بھائی وغیرہ کیونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے عیوب کو چھپائینگے اگر ایک چور ہوگا تو دوسرا پردہ دار ہوگا۔

نوکرون کے حقوق کی نگہداشت ہمارے ملک مین خانہ زاد بچے عام طور پر خدمت مین لئے جاتے ہین یا قحط و وبا وغیرہ مین فاقہ کشی کی مصیبتون سے نجات پانے کے لئے مان باپ اپنی اولاد کو کسی متمول یا آسودہ حال شخص کے سپرد کر دیتے ہین اور وہ لوگ محض بہ نظر ترحم یا اپنی خدمت کے لئے ان کو رکھ لیتے ہین، ایسے بچے بہت اچھے اور سلیقہ مند خادم بن جاتے ہین اور ان سے بہت آرام ملتا ہے کیونکہ وہ آقا کے مزاج اور طبیعت اور ضروریات سے پوری طور پر واقف ہوتے ہین، آقاؤن کو ایسے بچون کی تعلیم و تربیت کرنا کچھ مشکل نہین ہے اور

یہ تعلیم و تربیت نہ صرف اپنے لئے راحت رسان ہے بلکہ فرض بھی ہے
لیکن عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ان بچون کی تعلیم و تربیت پر توجہ نہین کی جاتی
اور ان کو جانورون سے بدتر سمجھا جاتا ہے اور یہ بچے مثل خانہ زاد لونڈی[1]
غلامون کے تصور کئے جاتے ہین ، حالانکہ یہ بچے کسی طرح غلام نہین ہوسکتے
اور نہ ان پر کسی طرح کی سختی اور تشدد جائز ہے ۔

---

[1] لونڈی غلام بنانے یا رکھنے کا قدیم اقوام مین دستور تھا اور وہ زمانہ اون غریبون کیلئے سخت ظلم و ستم کا تھا اور ہر قسم کی زیادتی و ایذا انہین کے حصہ مین تھی لیکن اسلام نے ان پر احسان عظیم کیا اور ایسے لوگون کو غلام یا کنیز بنانے کی اجازت دی جو مذہبی لڑائیون مین گرفتار ہوکر آئین اور زر فدیہ ادا نہ ہوسکے یا جو قیمتاً خریدی جائین اون کے ساتھ شفقت و مہربانی حسن سلوک اور ان کی ہر قسم کی کفالت کی تاکید کی ، اون کو آزاد کرنا نہ صرف ثواب عظیم اور بہت بڑی نیکی کا کام تھا بلکہ اکثر گناہون کا کفارہ بھی مقرر کیا کہ غلام آزاد کئے جائین ان کے شادی بیاہ کی ہدایت کی اور نصیحت کی کہ اگر غلام محنت مزدوری کرکے اپنی قیمت ادا کرنا چاہین تو ان کو اجازت دی جاے اور سخت ممانعت کی کہ اون کی اولاد ان سے جدا نہ کی جاے ۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات مین بھی جہان نماز کی تاکید فرمائی وہان اونکے حقوق کی رعایت اور اون کے ساتھ نرمی برتنے کی ہدایت فرمائی آپنے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

جو ملازم دن رات گھر پر رہتے ہین اُن کے رہنے کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے ، ان کے لئے ایک کوٹھری یا دالان مخصوص کر دیا جاے اور اس کی صفائی کی نگرانی بھی صاحب خانہ کو کرنی چاہیئے۔

یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ نوکر غیر ضروری اور کثیف و متعفن چیزین اپنے مکان مین نہ رکھین اور ہمیشہ اسکی صفائی کرتے رہین نوکرون کو علاوہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فرمایا ہے کہ "لونڈی غلامون کے ساتھ نیک خوئی سے برتاؤ کرنا موجب برکت ہے ، اور بدخلقی سے پیش آنا باعث بے برکتی" اُس آدمی کو بد ترین لوگ سے تعبیر کیا ہے جو تنہا کہاتا ہے غلام کو تازیانہ مارتا ہے اور اوسکو کچھ نہین دیتا۔

ضروریات مین ان کو اسیطرح مساوات کا درجہ دیا کہ وہ تمھارے اعوان وانصار ہین خدا نے ان کو تمھارے قبضہ مین کر دیا ہے پس چاہیئے کہ جیسا خود کھاے اس کو کھلاے جیسا خود پہنے اسکو پہناے۔

غرض اسلام نے بے نظیر فیاضی کے ساتھ ان کے ساتھ ہر ممکن سلوک کا حکم دیا اور اسی سلوک کا نتیجہ ہے کہ اسلامی حکومتون مین کنیز و غلام نے وہ وہ مدارج حاصل کیے کہ حکومتون کی باگین ان کے ہاتھ مین رہین بلکہ تاج و تخت کے مالک ہوے اُنھون نے ہر قسم کے کمالات علمی حاصل کیے اور آسمان شہرت پر دنیا کے روشن ستارون کی طرح چمکے اسیطرح اسلام کی علمی سیاسی تمدنی اور معاشرتی (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

روزانہ چھٹی کے ہفتہ مین دو مرتبہ اپنی ضروریات کے لئے خاص طور پر چند گھنٹون کی چھٹی دینی چاہیئے ، جہانتک ممکن ہو آقا اور ملازم کی خوراک مین بہت کم فرق رکھا جاے ، موسمی اور فصلی چیزون مین سے بھی ان کو حصہ دینا چاہیئے ، بعض لوگ اس مین کفایت شعاری سمجھتے ہین کہ نوکرون کو معمولی بلکہ ادنیٰ درجہ کا کھانا دیا جاے حالانکہ یہ کفایت شعاری نہین ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تاریخ مین ان کنیزون اور غلامون نے وہ درجہ حاصل کیا جس پر اسلامی اقوام کو فخر ہے ۔ اب بھی باوجودیکہ مسلمانون سے بہت سی اسلامی خوبیان سلب ہوچکی ہین عرب اور ترکی مین جہان ایک حد تک بیع و شریٰ سے غلامی کا رواج ہے ۔ ان کے ساتھہ بھائی بہن کی طرح برتاؤ کیا جاتا ہے ایک ہی دسترخوان پر غلام و مالک کھانا کھاتے ہین اور ان کے کھانے مین کوئی امتیاز نہین ہوتا مگر باوجودیکہ دنیا سے غلامی کا رواج بہت کچھہ اٹھہ گیا اور جو باقی ہے وہ بھی اوٹھتا جاتا ہے ۔ یہان یہ حالت ہے کہ غریب بچون اور یتیمون اور خانہ زادون کو لونڈی غلام سمجھا جاتا ہے اور اکثر جابر طبیعت کے لوگ اون پر طرح طرح کے مظالم کرتے ہین اون کے حقوق کو نظر انداز کردیا جاتا ہے اور ان کی تعلیم و تربیت تو کہان ان کی صحت کا لحاظ بھی نہین کیا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ مصیبت زدہ یتیم اور بچے بکثرت مشنریون کے ہاتھون مین چلے جاتے ہین جہان وہ محبت و شفقت دیکھتے ہین (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

بلکہ اس سے نوکر بد دل ہوتے ہین اور ان کے دل مین رنج و مایوسی پیدا
ہو جاتی ہے اور چوری کے عادی بن جاتے ہین اور اسوقت بہت زیادہ
نقصان ہوتا ہے ، اگر روزمرہ کے عمدہ کھانون مین سے کسی دن
کچھ بچ جاے تو وہ کھانا بھی نوکرون کو دیدینا چاہیئے نوکرون کو ادنیٰ
درجہ ہی کا کھانا دینا اخلاقاً اور مذہباً نہایت مذموم ومعیوب ہے -

جو آدمی اپنے نوکرون کو مشین نہین سمجھتے بلکہ اون کی اخلاقی اور
دماغی ترقی کا اپنے کو ذمہ دار خیال کرتے ہین وہ فرصت کے اوقات مین
اون کو فائدہ پہونچاتے رہتے ہین ، یہ بات خوب ذہن نشین رکھنی چاہیے
کہ نوکر یا خادم بمنزلہ ایک آئینہ کے ہے جس مین آقا کے سلیقہ ، صفائی
اور اخلاق کا عکس پڑتا ہے نوکرون کو زیادہ دیر تک غیر حاضر ہونے کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تعلیم وتربیت پاتے ہین اور دنیا مین معاش پیدا کرنے کے
قابل بنتے ہین مگر بالآخر وہ عیسائی بھی ہو جاتے ہین -

مسلمان نہ احکام مذہب کی پروا کرتے ہین اور نہ اس حالت سے متاثر ہوتے ہین
شاید صدہا خاندانون مین ایک دو گھر بھی بمشکل ایسے نکلین گے جہان بچون کو جو اُن کی
کفالت مین ہون اپنے بچون کی طرح رکھین یہ تو ممکن نہین ان کو نماز اور ضروری مسائل
شرعیہ بھی سکھا دیتے ہون -

کبھی اجازت نہ دی جاے ، ملازم اطفال کی نسبت بہت زیادہ اس امر کی نگرانی رکھی جاے کہ وہ گھر مین یا گھر کے احاطہ مین کچھ دیر کھیل لین لیکن اون کو باہر گلیون اور سڑکون پر نہ کھیلنے دیا جاے ۔

۹ برس سے زیادہ عمر کی ملازم لڑکی کو مردانے مین نہ جانے دیا جاہیے اکثر نوکرون کی شرارت سے وہ نکل بھاگتی ہین اور نکل بھاگنے کے ساتھ ہی گھر کی بیش قیمت چیزین بھی لے جاتی ہین ۔

نوکرون کی تنخواہ کا انتظام

لڑکون اور لڑکیون کی تنخواہین ہمیشہ اون کے والدین کے ہاتھ مین دینی چاہئین ، اگر لڑکون کے ہاتھ مین دی جاے گی تو وہ عموماً چٹورے ہو جائین گے یا محلہ کے آوارہ گرد لڑکون کے ساتھ جوا وغیرہ کھیلنے لگین گے ۔

جب چھوٹے بچون کو نوکر رکھا جاے اور اون کے کپڑے کا مہیا کرنا آقا کے ذمہ نہ ہو تو ہمیشہ یہ شرط کر لینی چاہئے کہ اون کی تنخواہ کا ایک جز آقا خود اپنی مرضی سے اون کے لباس پر خرچ کرے گا اور جو باقی بچیگا وہ اون کے نام سے علٰحدہ جمع کیا جاے گا ۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر آقا اپنے ملازم لڑکے اور لڑکیون کے لئے بمنزلہ ولی اور والدین کے ہوتا ہے ۔

ملازم کی تعلیم

بد قسمتی سے ہمارے ملک مین تعلیم کا رواج عام

نہین ہے ، اس لئے ملازم عموماً ناخواندہ اور جاہل ہوتے ہین لیکن
اگر خانہ زاد خادم ہون یا بچپن سے ملازم ہون تو آقاؤن کو خود اوقات
فرصت مین اس بات کا انتظام رکھنا چاہیئے کہ ایسے ملازم کم ازکم معمولی
نوشت وخواند کی استعداد حاصل کرلین کیونکہ خواندہ خادم بمقابلہ ناخواندہ
خادم کے ہمیشہ زیادہ مفید ہوتا ھے ، مسلمانون کے لئے یہ بات بہت
ضروری ھے کہ وہ اپنے نوکرون کو اورخصوصاً چھوٹی عمر کے نوکرون کو
اتنی تعلیم ضرور دین کہ وہ اپنے مسائل مذہبی سے واقف ہوجائین اور
عام طورپر تمام نوکرون پر تاکید رکھین کہ وہ فرائض مذہبی کو بخوبی ادا
کرتے رہین ۔

جو کپڑے پرانے ہوکر آقاؤن کے استعمال کے قابل نہین رہتے اونپر
نوکرون کا حق مقدم ہوتا ھے ، ایسے کپڑے اگر ایک سے زیادہ نوکر
ہون تو اون کے حالات اور ضروریات کے لحاظ سے تقسیم کرنے چاہئین
امرا کے اُترے ہوے کپڑے اگر نوکر سلیقے کے ساتھ استعمال کرین تو
بہت دنون تک اچھی طرح سے کام دے سکتے ہین ، عید اور تہوارون مین
اون کو بھی تحائف دینے چاہیئین اور اگر مقدرت ہو تو اپنے پاس سے
اون کو نیا کپڑا بنا دیا جائے ، ایسی باتون سے نوکرون کے دل مین
محبت پیدا ہوتی ہے اور جو نوکر آقا کے ساتھ محبت کرے وہ درحقیقت

اس کی راحت و آسائش کی ایک مشین ہوتا ہے۔

ملازم کے ساتھ برتاؤ نوکرون کے قصورون پر اگر وہ خفیف ہون تو نرم الفاظ مین آیندہ باز رہنے کی فہمائش کردی جاے اکثر بدمزاج آقا نوکرون کے قصورون پر خواہ وہ خفیف ہون یا سنگین سخت سزا دیتے ہین، یہ نہایت نازیبا حرکت ہے اس سے نوکرون کے دلون مین آقا سے نفرت اور بددلی پیدا ہوتی ہے اور اگر چھوٹے بچے ہین تو اون کے ماں باپ کو ناگوار گذرتا ہے اور خود بچے بھی ایسے برتاوے سے خوش نہین رہ سکتے اسلئے ہمیشہ ایسی سزاؤن سے احتراز کرنا چاہئے اور یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ نوکرون کو خفگی مین کبھی بیہودہ گالیان نہ دی جاٸین کیونکہ اس سے بعض وقت ملازمون کو آقا پر غصہ پیدا ہوتا ہے، گھر مین بہت بڑی بدتہذیبی پھیلتی ہے اپنی زبان خراب ہوتی ہے بچے فحش الفاظ سیکھتے ہین اور آقا خود بدتہذیب مشہور ہوجاتا ہے بعض وقت ایسی صورتون مین ملازم بھی سخت جواب دے بیٹھتے ہین اور اُسوقت آقا کو ندامت اور خفت اٹھانا پڑتی ہے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ نوکر پر کبھی بلا وجہ اور بلا قصور خفگی نہ کی جاے صرف قصور پر ہی تنبیہ و تاکید کرنی چاہئے ورنہ بقصوری کی حالت مین غصہ کرنے سے ملازم گستاخ ہو جاتے ہین اور زبان درازیان کرنے لگتے ہین اور قصور کی صورت مین بھی اپنی بریت کے لئے حجتین کرنیکے

عادی ہو جاتے ہین۔

بدتمیزی پر چشم پوشی کرنے سے نوکر بے تکلف دوست بن جاتا ہے جو تہذیب و اداب کے خلاف ہے۔ اگر عقلمندی سے اس کی غلطیان بتائی جائین اور بدتمیزیون پر تنبیہ کی جاے تو وہ آیندہ باز رہیگا۔

جب وہ کوئی اچھا کام کرے اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے تو اوسکی تعریف کی جاے۔

ملازم کی تیمارداری وغیرہ

علالت و بیماری ایک ناگزیر امر ہے جس طرح آقا بیمار ہوتے ہین اسیطرح نوکر بھی، لیکن بلاشبہ خادم یا نوکر کی علالت آقا کے لئے ایک سخت تکلیف دہ بات ہوتی ہے، ایسی صورت مین اگر ملازم دن رات رہتا ہو تو اس کا علاج نہایت شفقت سے کرایا جاے اور ڈاکٹر یا حکیم کی ہدایت کے مطابق اوسکے کھانے پینے کا اچھی طرح خیال کیا جاے، تیمارداری مین جن باتون کا لحاظ ضروری ہے ان کا نوکر کی بیماری مین بھی لحاظ رکھا جاے۔ اگر گھر پر علاج اچھی طرح نہ ہوسکتا ہو تو عورتون کو زنانہ شفاخانہ مین اور مردون کو مردانہ شفاخانہ مین بھیجدیا جاے مگر وہان بھیجکر اون کی طرف سے بالکل بے فکر نہین ہو جانا چاہئے، بلکہ اونکی ہر قسم کی خبرگیری کی جاے اور ضرورتین پوری کی جائین، اگر شفاخانہ مین کوئی بے احتیاطی یا بے توجہی دیکھی جاے تو افسر شفاخانہ سے

اوس کی شکایت کی جاے اور اس خرابی کا انسداد کرایا جاے لیکن یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اصول خانہ داری مین بہت زیادہ ضروری چیز تقسیم فرائض ہے اس لئے نوکرون کو بھی سمجھا دینا چاہئے کہ اسکے متعلقہ فرائض کیا ہین تاکہ اسکو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ "مجکو نہین معلوم تھا کہ یہ میرا کام ہے" ان کے کامون مین کبھی کبھی تبدیلی بھی کی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نوکر بیمار یا غیر حاضر ہو تو دوسرا اوسکی جگھہ کام کرسکے۔

کام لینے کے طریقے ہر گھر کے خاص خاص طریقے ہوتے ہین اگر صاحبہ خانہ نوکر کو کام کرنے کے طریقے صاف صاف سمجھا دیتی ہے اور ایک مرتبہ عملاً کام کرکے بتا دیتی ہے تو جو خادمہ رکھنے کے قابل ہے وہ اوسکی مرضی کے مطابق کام کریگی اور اس طرح باربار نکتہ چینی کی ضرورت نہ ہوگی رات کو نوکرون کو موقع دینا چاہئے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو وہ جلد سو جائین تاکہ سویرے اُٹھین اور گھر والے خود بھی جلد آرام کرین تاکہ اونکی بھی سویرے آنکھہ کھلے اور نماز صبح بھی قضا نہ ہو اور آرام کیلئے بھی کافی وقت ملے جو صحت کے لئے نہایت ضروری ہے، گھر کا کام بغیر پابندی اوقات کبھی ٹھیک طور پر انجام نہین پاتا، بڑے بڑے امرا کے گھرون مین بھی جب تک کہ خود مالکہ مکان قابلیت کے ساتھ نگرانی نہ کرے خواہ کتنے ہی ملازم کیون نہ ہون آرام نہین مل سکتا، بلاشبہ متمول گھرون مین

آقا کے فرائض ایک حد تک کم ہو جاتے ہین لیکن نگرانی کی ذمہ داری بہت
بڑھ جاتی ہے اگر آقا کی ذرا بھی غفلت ہوگی تو انتظامی کاروبار مین فرق آجائے گا
اور متعدد ملازمون سے بھی آرام نہین ملے گا، سب سے اچھا طریقہ یہ ہے
کہ آقا خود اپنے کامون پر نظر ڈال کر اپنے اوقات کی پابندی کرے اس کا
اثر نوکرون پر بھی پڑے گا۔

گھر کی راحت و آسائش، بچون، شوہر اور خود اپنے آرام کا انحصار
محض پابندی اوقات پر ہے حتیٰ کہ نوکرون کو بھی اُسیوقت آرام ملیگا
جب ہر کام وقت کی پابندی کے ساتھ ہوگا، جو گھر ایسے ہین جن مین ایک
ہی آدمی خدمت اور ماماگری کے لئے ہوتا ھے وہان گھر کے تمام کامون کا
بار صرف مالکہ مکان پر ہی عائد ہو جاتا ھے اور نوکر کے ذمہ صفائی اور
معمولی کھانا پکانا ہی رہ جاتا ہی اور اس مین بڑا وقت صرف ہو جاتا ہے
ایسی صورت مین سلیقہ مند خاتون دوسرے کامون کو نہایت عمدگی کیساتھ
انجام دسکیتی ہے ان نوکرون کو جن کے ذمہ گھر کی معینہ خدمات ہون سوائے
آقا یا اوس شخص کے جسکو وہ اجازت دے کسی دوسرے کو کوئی حکم
نہین دینا چاہیئے کیونکہ ایسی صورت مین نوکرون کے ہاتھ بہانہ آجاتا ہے
اگر نوکرون کی زیادہ تعداد ہو تو داروغہ کے ذریعہ سے حکم دیا جائے
اور جب زیادہ تعیلات ہون اور اگر داروغہ خواندہ ہو تو احکام کاغذ پر

یا سلیٹ پر لکھکر دیدے جائین غرض ہر گھر مین خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو ایک شخص کو ضرور ذمہ دار ہونا چاہیئے ، مالکہ مکان کی حیثیت سے جو فرائض عورت کی ذات پر عائد ہوتے ہین اون مین اون کے وہ فرائض بھی داخل ہین جو اوسکی ذات سے تعلق رکھتے ہین ، اوسکو اپنی صحت کی طرف توجہ رکھنا اور تھوڑا سا وقت اپنے آرام کے لئے نکالنا چاہیئے ورنہ بغیر اسکے نہ صرف اوسکی صحت جسمانی خراب ہوگی بلکہ دماغی حالت مین بھی خلل پیدا ہو جائے گا۔

بہت سی خواتین کی خرابی صحت کا باعث یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ امور خانہ داری مین اپنے آپ کو اسقدر اُلجھا لیتی ہین کہ ان کو راحت و آرام کے لئے کوئی وقت ہی نہین ملتا ، ان کو بطور ایک نگران افسر کے اپنی طاقتون کو صرف کرنا چاہیئے اور شوہرون کو بھی اون کی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے۔

جن گھرون مین زیادہ نوکر رکھنے کی استطاعت نہین ہوتی وہان گھر کی تمام خواتین کو ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیئے ، اگر بہو کے ہاتھ مین خانہ داری کا انصرام ہے تو ساس نندین مدد دین اور اگر ساس گھر کا انتظام کرتی ہے تو بہو کو معاونت کرنی چاہیئے اور تمام کامون کو آپس مین اتفاق و مشورہ کے ساتھ تقسیم کر کے اون کی ذمہ داری کو

پوری طور پر بتانا چاہئے۔

خادم کے فرائض

جس طرح آقا کو اپنے خادم کے ساتھ خاص اصول وقواعد کا پابند رہنا ضروری ہے اسیطرح خادم پر بھی قیود وشرائط عائد ہوتے ہین۔

مین نے اس باب مین بیان کیا ہے کہ ہمارے ملک کے ملازم خودرو گھاس کی طرح سمجھے جاتے ہین اس لئے بہت کم خوش نصیب آقا ہین جنکو ایسا نوکر مل جاتا ہے جس مین اپنے فرائض سمجھنے اور آقا کو خوش رکھنے کی قابلیت ہوتی ہے مگر پھر بھی ایک تربیت پذیر شخص کو اگر ایسی باتین بتائی جائین اور حسن سلوک ورعب سے کام لیا جاے تو بہت کچھ مشکل دور ہوسکتی ہے، خصوصاً چھوٹے بچون کی ابتدا سے ہی تربیت کی جاے تو وہ اچھے خادم بن سکتے ہین۔ ذیل مین وہ باتین لکھی جاتی ہین جو ایک اچھے ملازم مین ہونی چاہئین اور یہ صفات چونکہ اخلاقی وتہذیبی ہین اسلئے آقا کی توجہ سے خادم مین پیدا ہوسکتی ہین اور ان پر آقا کو ویسی ہی توجہ کرنا لازمی ہے جیسی کہ وہ گھر کے دوسرے کامون پر کرتا ہے۔

خادم کو صاف ستھرا رہنا چاہئے، اپنے متعلقہ کام کو خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دے اور اس مین مہارت پیدا کرے اور اس بات کی

کوشش کرے کہ آقا اوسکی خدمت گذاری سے خوش رہے اپنے
ہم پیشہ ملازمین کے ساتھ ہر قسم کے شور وشغب اور جھگڑے قضیون سے
اجتناب رکھے اور اونکی اہانت وتوہین نہ کرے گرمیون مین صبح ۵ بجے
اور جاڑے مین صبح ۶ بجے سو کر اُٹھے اور اپنے آقا کی ضروریات
کی چیزین مہیا کر کے اپنے مالک حقیقی کی عبادت مین مصروف ہو جاے
بعد نماز کے اپنے مقررہ کام کو شروع کر دے ، کیونکہ جو کام وقت پر
کر لیا جاتا ہے اس مین بعد کو دشواری پیش نہین آتی اور آقا کو
آرام ملتا ہے ۔

ہر راز کو چھپاے اور جو بات گھر مین دیکھے یا سنے اوسکو باہر
نہ کہتا پھرے اس سے اوس کا اعتماد بڑھتا ہے اور بسا اوقات اسکا
صلہ بھی ملتا ہے ، ملازم کی سب سے اچھی صفت اوسکی دیانتداری
اور امانت وراستبازی ہے کیونکہ اسکے قبضہ مین اکثر مرتبہ زیورات
زر وجواہرات اور دوسری قیمتی اشیاء بھی رہتی ہین ، اونکو پوری
نگرانی اور احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھے ، جو کچھ اوسکو مانگنا ہو نہایت
نرمی اور انکسار اور ادب کے ساتھ مانگے ، دوسرے نوکر جب کسی
کام مین مدد چاہین تو بشرط فرصت ضرور اون کی مدد کرے ورنہ معذرت
کر دے اور بغیر اشد مجبوری کے اونکی چغلی اور شکایت نہ کرے۔

اگر کھانے مین کمی یا خرابی ہو تو ماما باورچی پر سختی نہ کرے اوسکو اول
نرمی سے سمجھاے اور اس پر بھی نہ مانے تو آقا سے اوسکی شکایت
کرے گھر کے آدمی اگر حقارت یا سختی کے ساتھ پیش آئین اور دو چار
بار یہی واقعہ ہوا ہو تو آقا سے شکایت کرے، جو لوگ آقا سے ملنے
آئین اون کو آنے کی اجازت اوس وقت دے جب آقا سے اجازت
حاصل کر لے، خواہ وہ ملنے والے آقا کے عزیز ہی کیون نہ ہون، جب
وہ اپنے آقا کو مخاطب کرے تو سرکار یا جناب یا میان یا اوس لفظ سے
جو اوس خاندان مین تعظیماً بولا جاتا ہو خطاب کرے۔
جب کوئی چیز پیش کرنا ہو تو کسی کشتی یا تھالی مین رکھکر پیش کرے
ہاتھ سے نہ دے، خادم پر لازم نہین کہ جب وہ اپنی خدمات
مفوضہ کی انجام دہی مین مصروف ہو اور مالک یا مالکہ سامنے گذرین
تو اونکی تعظیم وتکریم بجالاے، ہان اگر کسی کام مین مشغول نہ ہو تو اونکی
تعظیم کے واسطے اوٹھنا ضروری ہے، جب مالک کے ساتھ اونکے
ملاقاتی ہون تو بلا ضرورت گفتگو نہ کرے اور نہ بلا سبب اون کے
سامنے سے گذرے اسیطرح کھکارنا یا کھانسنا یا کوئی امر خلاف ادب آقا
یا آقا کے مہمانون کے سامنے کرنا یا کھانا کھلاتی وقت بات چیت مین
مصروف ہونا، بدتمیزی ہے۔ جب آقا اور آقا کے ملاقاتی

باتین کرتے ہون تو کان لگا کر نہ سنے اگر کسی کام کے کرنے کی ضرورت
محسوس ہو تو حاضرین مین سے کسی کے کہے بغیر خود کر دے اور جب اونکے
پاس سے جانے کی ضرورت ہو تو اجازت لیکر جاے ، جب خادم
اپنے مالک کے ساتھ گاڑی مین نکلے تو اوسکو کوچ بکس پر بیٹھنا چاہئے
اور جب مالک کے بچون کے ساتھ ہو تو گاڑی مین اون کے سامنے
بہ کمال ادب بیٹھے ، لیکن یہ اوسوقت کرنا چاہئے جب بچے چھوٹے ہون
اگر بچے بڑے ہون تو اون کے ساتھ اسیطرح پیش آنا چاہئے جسطرح
بڑون کے ساتھ پیش آتے ہین ، جس وقت گاڑی ٹھہر جاے فوراً خادم
اُتر پڑے اور پٹ کھولدے جس وقت آقا اُتر آئے اوسکو بند کردے
اگر ضرورت ہو تو آقا کے اوپر چھتری لگاے یا سلام کرکے باہر سے رخصت ہو
اگر ساتھ جاے تو پیچھے پیچھے چلے ، اگر بچے بہت چھوٹے ہون اور
پیدل چلتے ہون تو چاہئے کہ اون کے ساتھ اون کی اونگلی پکڑ کر چلے
اور گھر سے باہر جب کسی کام کے لئے بھیجا جاے تو واپسی کے بعد
اپنے واپس آنے کی اطلاع کردے ۔

دروازہ کھولنے کے لئے جب آقا کھٹکھٹائے تو فوراً سب
کام چھوڑ کر دروازہ کھولدے اسیطرح جب کسی کام کے کرنے کا حکم
دیا جاے اور اوسوقت دوسرے کام مین مشغول ہو تو پہلے اِس

دوسرے حکم کی تعمیل کردے ، اگر پہلا کام زیادہ ضروری ہو اور اسمین
تاخیر کا اندیشہ ہو تو آقا سے پوچھ لے اور آقا جس کام کو پہلے کرنے کیلئے
کہے اوسکو پہلے کردے ۔

خدام کو کام یا خدمت شروع کرنے کے قبل ہاتھ مُنھ دہولینا چاہیے
بالون مین کنگھی کرلینا چاہیئے ، ننگے پاؤن نہ پھرنا چاہیئے ، جب
کمرہ مین صاف ستھرا فرش بچھا ہوا ہو تو اپنے پاؤن کو اچھی طرح صاف
کرلینا چاہیئے ۔ انّا ، مغلانی ، معلمہ اور معلم کا بھی ادب و احترام
کرنا چاہیئے کیونکہ خادم کا رتبہ نرس Nurse اور گورنس Governess
مغلانی مصاحب سے کم ہے ، یہ تہذیب مین داخل نہین ہے کہ سوا مالک اور مالکہ کے
ہر ایک کو اپنا ہمسر سمجھے ایسے خادمون کو گستاخ سمجھنا چاہیئے اور انکی
تنبیہ و تادیب ضروری ہے لیکن اول الذکر لوگون کو بھی خادمون سے
اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیئے ہر وقت اونکی چغلیان نہ کھائین
ملائمت سے پیش آئین اونکو ذلیل نظرون سے نہ دیکھین اور نہ ان سے
زیادہ خلا ملا رکھین کہ وہ گستاخ ہو جائین ۔

مہمانون کی خاطرداری کے فرائض ۔

نوکرون کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کردینی چاہیئے
کہ گھر کے مہمانون کی خدمت بھی اون کے فرائض
مین داخل ہے عام وقتون مین نوکرون کی سلیقہ مندی کا اثر صرف

آقاؤن پر پڑتا ہے جو گھر کے اندر محدود رہتا ہے لیکن دعوتون کے موقع پر اگر ملازم بدسلیقہ ہون تو نہ صرف مہمانون کو تکلیف ہوتی ہی بلکہ آقا کی بدنامی کا سبب ہوتے ہین اس لئے ایسے وقتون کے لئے اونکو خاص طور پر تعلیم دینے کی ضرورت ہے جو تھوڑی محنت اور تربیت کے بعد اچھی دعوتون کی سربراہی کر سکتے ہین ، اگر کوئی بڑی دعوت دی جاے اور گھر کے ملازم کم یا ناتجربہ کار ہون تو اپنے احباب کے یہان سے تجربہ کار ملازمون کو بلوالینا چاہئے ، ان لوگون کے بلوانے سے پہلے اس بات کا لحاظ ضرور رکھنا چاہئے کہ وہ بدچلن اور بدتمیز نہ ہون اور اون مین دعوت کی سربراہی کا پورا سلیقہ ہو ، بالخصوص دعوتون مین اسکی ہمیشہ پابندی رکھنی چاہئے کہ جو لوگ سربراہی کرین ان کی خدمات معین ہون ورنہ لامحالہ بےترتیبی ہوگی جس سے دعوت کا لطف جاتا رہیگا ، تعین خدمات کے ساتھ یہ امر بھی لازمی ہے کہ نہایت خاموشی سے کام کرین ، آپس مین زور زور سے باتین نہ کرین دبے پاؤن چلین اور مہمانون کی گفتگو کی طرف متوجہ نہ ہون ، مردانہ دعوتون اور پارٹیون مین تو کچھ ہوشیار اور کارکردہ ملازم مل جاتے ہین اور کچھ خود اپنی نگرانی بھی ہوتی ہے جس سے تمام کام سلیقہ کے ساتھ انجام پاجاتے ہین لیکن عورتون مین نہ تو خود ابھی نگرانی کا کچھ سلیقہ ہے نہ

ماماؤن مین کچھ تمیز ہے اور نہ ان باتون کی اونہین تعلیم دی گئی ہے
کہ وہ بغیر شور وغل اور تو تو مین مین کے کسی پارٹی یا دعوت کا انتظام
کرلین ، اگر خود گھر مین بیویان باسلیقہ ہون اور گھر کی خادماؤن کو
ابتدا سے یہ تمام باتین سکھائی جائین تو وہ بھی سیکھ سکتی ہین ۔

میرے نزدیک تو متمول اور تعلیم یافتہ خواتین چند ایسی لڑکیون کو جو
خدمت پیشہ ہون باقاعدہ طور پر اس پیشہ کی تعلیم دین یا دلائین ذہین
لڑکیان تھوڑی سی تعلیم کے بعد یہ سب باتین بخوبی سیکھ سکتی ہین ۔

مہمان نوازی

تمہید | مہمان نوازی ایک ایسا اخلاقی جوہر ہے جو ہر آدمی
کی طبیعت مین مختلف درجہ کا ہوتا ہے اور اسکے جذبات مہمانون کی خاطر
اور تواضع کی شکل مین ظاہر ہوتے ہین لیکن اگر ان جذبات کو خودنمائی
اظہار فیاضی ، نمود و نمائش کے ساتھ آلودہ کیا جائے تو وہ اصلی جوہر
خاک ریاکاری کے نیچے دب جاتا ہے ۔

بسا اوقات ایسے موقع بھی پیش آتے ہین کہ لامحالہ نہایت تزک

و احتشام سے مہمانداری کرنی ہوتی ہے اور شاندار دعوتین دی جاتی ہین ، مگران موقعون پر بھی اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ عشرت پسندی ، اسراف ، اور بیجا نمود کو دخل نہ دیا جاے تا کہ ایسا نمونہ قائم نہ ہونے پاے جس سے ایک متوسط الحال شخص اپنے احباب و اعزا کے ساتھ اس معمولی مدارات کے کرنے سے بھی باز رہے جو اسکی استطاعت مین ہے۔

مہمان نوازی مسلمانون کا شعار مذہب ہے اور حدیث مین ہے کہ

"مہمان[1] کا اکرام کرو خواہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو"

دوسری حدیث ہے کہ

"جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے
اوسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے"

اکرام کا لفظ بہت وسیع ہے اس مین مہمان کی آمد پر اظہار بشاشت نرمی اور ملائمت سے پیش آنا ، حسب استطاعت اوسکے کھانے وغیرہ کا انتظام اور ایسی ہی دوسری باتین جو خاطر و مدارات پر حاوی ہون ، شامل ہین لیکن کسی صورت مین حد اعتدال سے تجاوز نہین کرنا چاہیئے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ

مہمان نوازی مین قطع نظر اپنی حیثیت وحالت کے چند اصول کی پابندی بھی لازم ہے جن سے میزبان کے لئے واقف ہونا نہایت ضروری ہے اور ان اصولون کو اس باب مین مختلف عنوانون سے لکھا جاتا ہے۔

میزبان کے فرائض | خاطرداری اگرچہ ایک معاشرتی فرض ہے لیکن درحصل اوس کا تعلق ان دلی جذبات سے ہوتا ہے جو میزبان کے دل مین اپنے مہمان کے متعلق پیدا ہوتے ہین، مہمان عموماً تین طرح کے ہوتے ہین۔

(۱) بہ تعین یا بلا تعین وقت چند گھنٹون کے لئے کوئی شخص کسی کے گھر پر جاے۔

(۲) عام دعوت مین شرکت کے لئے جاے۔

(۳) چند روز قیام کرے۔

ان تینون قسم کی مہمانون کی خاطرداری خاص جذبات حالات اور سلیقہ پر منحصر ہے۔

ہر مہمان کے آنے اور خیر مقدم کرنے کے وقت میزبان کو چاہئے کہ حسن اخلاق سے پیش آئے اور اپنی حرکات وسکنات، لہجہ وطرز گفتگو سے کوئی ایسی بات ثابت نہ ہونے دے جس سے مہمان کو یہ خیال پیدا ہو کہ ہمارا آنا بار خاطر یا ناگوار ہوا، اگر کوئی مہمان بلا تعین وقت اور بلا

اطلاع آجاوے اور میزبان اوسکے ساتھ وقت گذارنے اور گفتگو کرنے سے
قاصر ہو تو نہایت نرمی اور اخلاق کے ساتھ اوس سے معافی مانگے
اگر یہ موقع عورتون کو آپس مین پیش آئے تو چونکہ پردہ کے سبب سے
ان کو فوراً واپس ہونے مین اکثر دقت کا سامنا ہوتا ہے اس لئے
اون کے ساتھ خاطرداری کا برتاؤ کیا جائے کیونکہ اگر اونسے
بالکل بے اعتنائی برتی جائیگی تو یہ بداخلاقی مین داخل ہے اور بدخلقی
اور کج اخلاقی اسلامی شان اور اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔
ضیافتون کے موقع پر خندہ پیشانی کے ساتھ خیر مقدم کرنا چاہیئے
خود میزبان اور اس کے خاندان کے جو لوگ منتظمین ضیافت ہون ہر
مہمان کے ساتھ حسن اخلاق کا برتاؤ کرین، اگر میزبان اعلیٰ مرتبت
مہمانون کے ساتھ مصروف رہے گا تو دوسرے مہمانون کی دلشکنی کا
باعث ہوگا اس لئے اسکو تمام مہمانون کا خیال رکھنا چاہیئے اور استقبال
ومشائعت کے وقت خصوصیت کے ساتھ اون سے خندہ پیشانی سے
کچھ گفتگو کرنا اور دروازہ تک اون کی مشائعت کرنا چاہیئے۔
ایسے موقعون پر جب چند اشخاص ایک جگہ ہوتے ہین تو مختلف
مضامین پر گفتگو[1] چھڑ جاتی ہے اور گفتگو مین اختلاف رائے بھی ہوتا ہے

---

[1] عورتون مین عموماً عیب جوئی، نکتہ چینی، اور شماتت، (باقی حاشیہ برصفحہ آیندہ)

ایسے وقت میزبان کا فرض ہے اور یہ اوسکی بڑی عقلمندی کا ثبوت ہے
کہ وہ فوراً اوس بحث کا پہلو بدل دے، مہمانون کی گفتگو میں مخل معقولات

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) طعن و تشنیع، اور غیبت کی عادت زیادہ ہوتی ہے اور اسکی
زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ ہماری خواتین مین چونکہ تعلیم پورے طور پر نہین ہے اسلئے
ان کا دائرہ گفتگو بہت محدود ہوتا ہے اور اس مین زیادہ تر ایسی ہی باتون کا حصہ
ہوتا ہے حالانکہ یہ باتین بدترین خصائل مین داخل ہین، خداوند کریم فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ
مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ

(ترجمہ) مسلمانو! مرد مردون پر نہ ہنسین عجب نہین کہ (جن پر ہنستے ہین)
وہ (خدا کی نزدیک) ان سے بہتر ہون اور نہ عورتین عورتون پر (ہنسین) عجب نہین کہ
(جن پر ہنستی ہین) وہ ان سے بہتر ہون اور آپس مین ایک دوسرے کو
نام نہ دھرو ایمان لائے پیچھے، بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو (ان
حرکات سے) باز نہ آئین تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہین مسلمانو! لوگونکی
نسبت بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ مین

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

دینا بھی بہت برا ہے، خصوصاً بڑون کی گفتگو مین دخل دینا تو نہایت
ہی بے ادبی ہے۔ خاندان کے چھوٹون اور بچون کو بھی مہمانون کی خاطر

(بقیہ حاشیہ) اور ایک دوسرے کی ٹٹول مین نہ رہا کرو اور نہ تم مین سے ایک کو
ایک پیٹھ پیچھے برا کہے۔ بھلا تم مین سے کوئی (اس بات کو) گوارا کریگا
کہ اپنے مرے ہوے بھائی کا گوشت کھاے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہین ۔ تو
غیبت کیون گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے) اور اللہ کے غضب سے
ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہان تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی کانا یا ٹھونٹا ہو تو
اشارے سے بھی نقل مت کرو۔
شماتت کی نسبت حدیث قدسی مین ہے کہ لا تظہر الشماتۃ فیرحمہ اللہ ویبتلیک
(یعنی کسی پر شماتت نہ کر ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسپر رحم کرے اور تجکو مبتلا کرے)
مجلس مین باتین وہ ہونی چاہیئن جن سے صدق دلی اور محبت پیدا ہو باہم موانست ہو اور
آپسمین دوستانہ تعلقات مضبوط ہون دنیا کے حالات پر مفید بحثین ہون تبادلہ خیالات
کیا جاے ایک کو دوسرے سے کچھ نصیحت حاصل ہو
کسی قسم کی مجلس ہو اسمین ادب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے، سب سے پہلا ادب موقع
نشست کا لحاظ ہے اور یہ ادب اسقدر لازمی چیز ہے کہ قرآن مجید مین بھی اسکی تاکید ہے
یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم

(باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

تواضع کا کام سپرد کرنا چاہئے، کیونکہ تنہا بزرگ خاندان جو اصلی ہنر بان ہے، اپنے فرائض کو تنہا انجام نہین دیسکتا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

(ترجمہ) مسلمانو! جب تم سے کہا جاے کہ مجلس مین کھل کھل کر بیٹھو تو کھل بیٹھا کرو خدا (بہشت مین) تمکو با فراغت جگہ دے گا اور جب (تم سے) کہا جاے کہ (اپنی جگہہ سے) اُٹھ کھڑے ہو (اور دوسری جگہہ جا بیٹھو) تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو تم لوگون مین سے جو (پورا پورا) ایمان لائے ہین اور جنکو علم (مجلس) دیا گیا ہے (اور وہ ادب مجلس بہی ملحوظ رکھتے ہین) اللہ اون کے درجے بلند کریگا اور جو کچہہ تم کرتے ہو اللہ کو اسکی سب اخبر ہے۔

بعض لوگ جسوقت مجلس مین جاتے ہین تو مشیخت او زنکبر ان کے ساتہہ ساتھ ہوتا ہے ان کی نظر سب سے پہلے اوس جگہہ پہونچتی ہے جو سب مین ممتاز ہوتی ہے وہ چاہتے ہین کہ لوگ اون کیلئے جگہہ خالی کرین بعض لوگ تو غریب آدمیون کو اون کی جگہہ سے اُٹھا دیتے ہین حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:-

"تم مین کا ایک شخص دوسرے کو اوس کی جگہہ سے اُٹھا کر آپ بیٹھ جاے لیکن کھل کر بیٹھو اور جگہہ فراخ کردو خدا (بہشت مین) تمکو با فراغت جگہ دیگا۔"

(بقیہ حاشیہ برصفحۂ آئندہ)

مہانوں کو دروازہ تک پہونچانا بھی اداب مہمان نوازی مین داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ :۔

"جب کوئی شخص اپنی ضرورت کے لئے نکل کر باہر چلا جاے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہہ کا زیادہ مستحق ہے جہان وہ پہلے بیٹھا تھا"

ہر مجلس کے اداب جداگانہ ہوتے ہین لیکن بطور اصول کے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جس سے دوسرون کو رنج پہونچے یا کسی کی تحقیر و تضحیک ہو یا کسی کی گفتگو اور بات مین خلل پڑے ہر ایک مہذب اور شایستہ آدمی ایسی باتون کا خود بھی اندازہ کر سکتا ھے، مجلسون مین اپنے سے بڑے مہمانون کے ساتھ تعظیم اور تکریم سے پیش آنے کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اداب مجلس مین بڑون کے ساتھ مؤدب رہنے کی بڑی تاکید ہے۔

مہمان خواتین کے مجمع مین ایک اور نازک موقع بھی پیش آتا ہے ، نوجوان لڑکیان ملاقات اور ضیافت سے فارغ ہونے کے بعد جلد جلد جانا چاہتی ہین اور سن رسیدہ خاتون جب کبھی کسی سے ملتی ہین تو مختلف قسم کی باتون مین ایسی مصروف ہوتی ہین کہ ان کو وقت کا خیال نہین رہتا ، اگر وہ کسی کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہین یا زمانہ کی جدید ترقی یافتہ حالت پر نکتہ چینی یا قدیم زمانہ کی خوبیون کا تذکرہ کرتی ہین یا کسی سانحہ کا ذکر ہوتا ہے تو ایسی صورت مین (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"سنت مین سے ایک یہ بات بھی ہے کہ آدمی اپنے مہمان
کے ساتھ (جب وہ رخصت ہونے لگے) اُس کی تعظیم و
تکریم کے لئے گھر کے دروازہ تک پہونچانے جائے"

جو مہمان گھر پر مقیم ہو اوسکی آسائش کا ہر طرح خیال رکھا جاے اور اسکے لئے
ایک ایسی جگہہ مخصوص کردی جاے کہ وہ اپنے سامان کو حفاظت سے
رکھے اوس کے اوقات کا بھی خیال رکھنا چاہئے، اس کے علاوہ
ہر ایک مہمان کو اوس کے مرتبہ کے موافق اتارنا چاہیئے، حدیث شریف

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اون کی بہو بیٹیاں اوکتا جاتی ہین اور ایسی باتین کرنے لگتی ہین
کہ اون کی گفتگو منقطع ہو اور چلنے پر آمادہ ہو جائین، اس موقع کی بالخصوص لڑکیون
کو تعلیم دینی چاہیئے کہ وہ صبر و تحمل کے ساتھ باتین سنتی رہین ہان اگر یہ خیال پیدا
ہو کہ میزبان یا مالکہ خانہ کو خود زیادہ بیٹھنا ناگوار ہے یا مہمان کو کسی وجہہ سے جلدی
واپسی کی ضرورت ہے تو نہایت موزون طریقہ سے ادب کے ساتھ کوئی بات ایسی کہنی
چاہیئے کہ وہ سلسلہ گفتگو ختم کر کے جلد روانہ ہو جائین، یہ بات ادب کے خلاف ہے
کہ وہ اس طرح تقاضا کرین کہ گویا بڑہی بوڑہیان غیر مہذب ہین، ان کو کسی بات سے
یہ ثابت نہین ہونا چاہیئے کہ بڑی بوڑہیان جدید طریقون اور اصلی اخلاق سے بے بہرہ
ہین ہان اگر ان کو کسی بات کے سمجھانے کی ضرورت ہو تو گھر مین اور وہ بھی تنہائی مین
نہایت ادب اور تہذیب کے ساتھ سمجھا دیا جاے +

مین ھے:- انزلواالناس منازلھم

(ترجمہ) "لوگون کو اون کے مرتبہ کے موافق اتارو"

یعنے ہر انسان کے ساتھ اوسکے درجہ کے موافق برتاؤ اور سلوک کرنا چاہئے۔

ایسی عورتون کے لئے جو پردہ نشین ہون اور جن کے ساتھ مرد ہون اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ وہ اپنے ساتھ کے مردون سے تخلیہ مین گفتگو اور بات چیت کرسکین اور اگر مکان مین ایسا قطع موجود ہے جسکو بہ آسانی دیا جاسکتا ہو تو جب تک مہمان رہے وہ اوس کے قبضہ مین دیدیا جاے۔

میزبان کو ان باتون کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ شاید مہمان کو بازار سے کچھ چیزین خریدنا یا منگوانا ہون یا دوستون اور شناساؤن سے ملاقات کرنی ہو اس لئے مہمان کو ان کامون کے لئے موقع اور سہولت دینی چاہئے۔

اگر مہمان شہر کے مشہور و معروف اشخاص سے ملنا یا قابل دید مقامات کی سیر کرنا چاہین تو میزبان کو ان کی مدد کرنی اور اون کی آسانی کے وسائل مہیا کرنے چاہئین، ان کو کلب اور دوسرے تفریحی یا علمی سوسائٹیون یا مجالس مین اپنے ہمراہ لے جاے اور اپنے احباب سے اون کی

ملاقات کرائے اگر مہمان کے آنے کی پہلے سے اطلاع ہو تو استقبال کیلئے اسٹیشن پر جانا یا کسی کو بھیجنا چاہیئے اور عورتوں کے لئے پردہ کا پورا انتظام کرنا چاہیئے۔

جب مہمان مقیم ہوا اور میزبان کسی وجہ سے گھر پر موجود نہ رہ سکتا ہو تو اُسکی آسائش کا تمام انتظام کردینا چاہیئے۔

پڑہنے کے لئے اسکے مذاق کے مطابق کتابین اور اخبارات مہیا کرے اور خود دیکھ لے کہ سونے کی جگہہ ہوادار ہے یا نہین لیمپ، دیاسلائی صابون، منجن اور دوسری ضروری چیزین موجود ہین یا نہین، ہینر پر نوٹ پیپر تار کے فارم، اور لکھنے کا سامان رکھدیا جاے مردون کے لئے ایک حصہ مخصوص کردیا جاے اور خاصدان مین پان بنوا کر رکھوا دیے جائین ملازم کو ہدایت کردینی چاہیئے کہ گھنٹی یا آواز کا فوراً جواب دے اور جو کچھہ ضرورت پیش آئے اوس کا انتظام کردے۔

اگر مہمان کے ساتھ کوئی ملازم نہ آیا ہو تو اوسکی اور زیادہ خبرگیری کرنیکی ضرورت ہے جسوقت مہمان آئے خادم کا کام ہے کہ اس کے نہانے یا مُنھہ دھونے کے لئے گرم یا سرد پانی جسکو وہ پسند کرے حاضر کرے اس کا اسباب جسکی کہ مہمان ہدایت کرے کھول کر رکھے اور جب مہمان کمرے سے چلا جاے تو جوتے لباس، اور ٹوپی وغیرہ کو جو ادھر اودھر پڑا ہو اوٹھا کر قرینے

رکھے اور کمرہ کی ہر چیز اپنی اپنی جگہہ رکھدے ۔

صبح کے وقت جب میزبان مہمان کے ساتھ ناشتہ کرے تو خادم کو چاہئے کہ کمرہ کو صاف کردے اور اوسکے بوٹ وغیرہ پر روغن پھیردے کپڑے پر برش کرے ، باہر ملازم اور اندر ماؤن پر پوری تاکید رکھنی چاہئے کہ وہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دین اور اونکے احکام کی ایسی مستعدی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ تعمیل کرین ، جیسی کہ اپنے مالک یا مالکہ کی کرتے ہین ۔

مہمان کے ساتھ خود میزبان کو ناشتہ کرنا اور کھانا کھانا چاہئے اگر دونون وقت اسکی پابندی نہ کرسکے تو ایک وقت توضرور ہی ساتھ کھانا کھائے ، اور دوسرے وقت ناشتہ مین اپنے کسی عزیز اور ایسی شخص کو جو گھر مین معزز ہو اسکے ہمراہ کھانے کی ہدایت کرے ۔ کھاتے وقت اس بات کا بھی لحاظ رکھے کہ پہلے خود کھانے سے دست کش نہ ہو ۔

عقلمند مہمان اپنے میزبان کی حالت معلوم کرلیتے ہین اور اسی اندازہ سے اپنا قیام رکھتے ہین یا ان کو زیادہ ٹھیرنے مین خود حجاب و لحاظ ہوتا ہے اس لئے وہ جلد رخصت ہونا چاہتے ہین مگر اکثر یہ رسم بھی ہوگئی ہی کہ خواہ مہمان کو رخصت کرنے کے لئے دل چاہتا ہو اور حالات بھی زیادہ

دن ٹھہرانے کی اجازت نہ دیتے ہون لیکن دکھانے اور جتانے کے لئے کچھ دن قیام کے واسطے اصرار ہوتا ہے حالانکہ میزبان و مہمان کو ہر صورت مین خلوص وصداقت برتنی چاہیئے جو محبت و دوستی کی زیادتی کا باعث ہے مگر فضول رسم وتصنع سے اس خلوص وصداقت پر پردہ پڑجاتا ہے اور بعض اوقات ایسے غیر مخلصانہ اصرار سے میزبان اور مہمان دونون کو تکلیف و دقت ہوتی ہے۔

مہمان نوازی مین مہمانون کی غذا کا مسئلہ بھی ہمیشہ اہم مسائل مین سے ہے جسپر میزبان کو خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے کسی خاص اصول وقواعد کا مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے۔

کھانا کیسا ہو، کیا کیا چیزین ہون ، یہ باتین اپنے اپنے مذاق اور موسمی حالات کے تابع ہین ، لیکن معمولی مہمانداری مین اس بات کا زیادہ لحاظ رکھا جاے کہ ناشتہ سریع الھضم اور دوپہر کا جو کھانا ہو وہ بھی زود ہضم ہونا چاہیئے ، چونکہ انسان دن کو کام کاج اور دنیاوی تفکرات مین رہتا ہے اور یہ سب باتین ہاضمہ مین فتور ڈالتی ہین اور طبی طور پر ثابت ہے کہ غذا کے بعد ہاضمہ کے لئے نقصان کا باعث ہے، اسی واسطے دوپہر کو قیلولہ سنت ہے تاکہ معدہ اور آنتون کو سکون حاصل ہو

اور کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاے رات کا کھانا ہمیشہ بمقابلہ دن کے کھانے کے زیادہ پرتکلف ہونے مین چندان ہرج نہین ہے اسلئے کہ بوجہ آرام و استراحت کے جلد ہضم[1] ہو سکتا ہے لیکن بعض لوگ شب کو ہلکا کھانا کھاتے ہین "تاکہ صبح گرانی نہ ہو اس لئے تہذیب کے ساتھ مہمان سے اسکی عادت دریافت کرنی چاہئے ، میزبان کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسے کھانون کا انتخاب کرے جو جملہ حالات کے لحاظ سے

[1] ایک ڈاکٹر نے اس بات کا اس طرح امتحان کیا کہ دو کتون کو خوب برابر وزن کر کے گوشت کھلایا اور ایک کو شکار مین ساتھ لے گیا اور اچھی طرح دوڑایا۔ دوسرے کو آرام سے گھر مین رہنے دیا ، تین گھنٹے کے بعد واپس آکر دونون کو گولیان مار کر اور پیٹ چاک کر کے دیکھا تو جو کتا شکار مین ساتھ تھا اوسکی غذا جون کی تون تھی اور جسکو گھر پر چھوڑ گیا تھا وہ اپنی غذا ہضم کر چکا تھا۔

بات یہ ہے کہ کھانے کے بعد ہی سخت جسمانی محنت صحت کے لئے بہت مضر ہے اور یہ خیال کرنا کہ اس سے غذا تحلیل ہوتی ہے بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے اس سے بجاے نفع کے نقصان ہی متصور ہوتا ہی ، مناسب طریقہ یہ ہے کہ دن کو کھانے کے بعد تھوڑی دیر تک سو رہے اسکو "قیلولہ" کہتے ہین۔ پھر اوٹھکر اپنے کام کاج مین مصروف ہو تو ہاضمہ بھی درست رہیگا اور صحت بھی خراب نہوگی ہمارے ہادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس اصول کی تعلیم دی ہے اور آپ خود بھی اس طریقہ پر عمل پیرا تھے ، طب کی رو سے بھی یہی اصول مفید صحت ہے +

مناسب ہون ، کھانا ایسا باورچی پکاے جو نہایت عمدہ پکاتا ہو
یاسلیقہ بی بیان خود بھی اکثر اقسام کے عمدہ کھانے پکاتی ہین اور
کوئی بی بی اوسوقت تک سلیقہ مند کہلاے جانے کی مستحق نہین جبتک
اوسکو روزمرہ کے کھانون کے ساتھ دو چار مختلف قسم کے خاص کھانے
پکانے نہ آتے ہون معمولی اور چھوٹی دعوتون مین گھر مین بھی کھانے تیار
ہونے چاہئین ، بڑی دعوتون مین البتہ باورچیون سے کھانے تیار
کرائے جائین یہ کچھ ضروری نہین ہے کہ کھانے بہت ہی اعلیٰ قسم کے
ہون ، خواہ وہ کیسے ہی ہون ، مگر نہایت عمدہ پکے ہوے ہون او
ان مین سادگی اور ہاضمہ کا بھی خیال ہو۔

معمولی مہمان نوازی مین صبح کے ناشتہ مین چا ، توس اور مکھن ہو
اگر چا مرغوب نہ ہو تو بادام کا حریرہ یا آش جو ، کوکو یا مالٹ ملک
(Cocoa or malt milk) یا گیہون کی کافی (جو گیہون نیم برشت
کرکے آش جو کی طرح بنائی جاتی ہے) یا کباب ، قیمہ ، روغنی روٹی
یا پراٹھہ ، نیم برشت انڈا یا انڈے کا چیلہ ہو یا کسی قسم کا حلوا خفیف
مقدار مین ہو۔

دوپہر کے کھانے مین خشکہ یا بھنی ہوئی کھچڑی ، اور قیمہ ، قلیہ ،
ترکاری ، یا ایک قسم کا قورمہ ، کسی قسم کی دال ، چپاتی ، یا خمیری روٹیان

پراٹھ، دہی کے گلگلے اور سوئیان ہون۔

شب کے کھانے مین اقسام گوشت کے علاوہ پلاؤ اور کسی قسم کا میٹھا فیرنی، تھلی، یا میٹھے چاول ہون، اس کے علاوہ مہمان کے مرغوبات اور معمولات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اور اس سے پوچھ لینا چاہیئے کہ وہ کن چیزون کے استعمال کا عادی ہے اور کیا چیزین اسکو مرغوب ہین اگر مہمان کوئی پرہیزی کھانا کھاتا ہو تو اس کا خاص طور سے انتظام کیا جاے اور کبھی ایسا اتفاق نہ آنے دیا جاے کہ مہمان کو پرہیزی کھانا نہ ملے اور اس سبب سے اسکو تکلیف پہونچے۔

لڑکے لڑکیون کا فرض اگر لڑکے اور لڑکیان جوان ہین تو ان کا فرض ہے کہ اپنے والدین کے کام مین ہاتھ بٹائین، انہین صرف اپنی تفریح کے خیال سے اون کی امداد سے جان نہ چرانی چاہیئے، اگر کوئی مہمان کسی وقت تنہا رہ جاے تو اوسے گفتگو مین مشغول رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے،

اگر کوئی عزیز یا دوست غلطی سے مدعو نہ کئے گئے ہون تو اونکا فرض ہے کہ اپنے والدین کو یاد دلادین، غرضکہ ہر حالت مین مہمان نوازی مین اپنے والدین کی معاونت کرنی چاہیئے، سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لڑکون اور لڑکیون کو اپنے سے زیادہ عمر والون کی تعظیم و

تکریم کرنے کی تعلیم دی جاے ، جو مہمان سب سے زیادہ معزز ہو اس سے اپنے دوسرے مہمانون کو لاکر ملاے ۔

مہانون کے فرائض

جس طرح معاشرتی تعلقات میزبانون پر فرائض عائد کرتے ہین ، اسی طرح مہمانون کے ذمہ بھی میزبانون کے حقوق اور فرائض ہین ، مہمان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ کسی کے یہان بغیر اطلاع کے نہ جاے اور یہ ایک ایسا فرض ہے جو مذہبی حیثیت سے بھی منہیات مین داخل ہے اور یہ حکم ممانعت ہر حالت مین جاری ہے خواہ تھوڑی دیر کے لئے جانا ہو یا چند دن ٹھہرنے کے لئے ۔

کلام مجید مین اس کے متعلق یہ حکم ہے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ٥

(ترجمہ) مسلمانو ! اپنے گھرون کے سوا (دوسرے) گھرون مین گھر والون سے پوچھے اور اون سے سلام علیک کئے بدون نہ جایا کرو یہ تمھارے حق مین بہتر ہے یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم اس کا خیال رکھو "

دعوت کا جو وقت مقرر کیا جاے ٹھیک اوسی وقت پر پہونچنا چاہئے اور دعوت کے وقت زیادہ دیر تک ٹھیر کر وقت ضائع نہین کرنا چاہئے

إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۔

(ترجمہ) جب تم کو بلایا جائے تو (عین وقت پر) جاؤ اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتون مین نہ لگ جاؤ۔

جب کوئی شخص کسی کے یہان جائے اور وہان ٹھہرنے کا موقع نہ ہو تو فوراً کسی نہ کسی طرح واپس آجائے اور سب سے اعلیٰ تدبیر یہ ہے کہ میزبان کی اجازت کے بغیر سواری واپس نہ کرے کیونکہ اس طرح واپسی کے لئے کوئی تکلیف نہین اوٹھانی پڑتی عورتون کو خصوصیت کیساتھ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ شہر مین خواہ وہ ایک ہی محلہ مین کیون نہ رہتی ہون جب تک کہ پہلے سے اطلاع نہ کردین کسی ملنے والی کے یہان نہ جائین کیونکہ بغیر اطلاع کے میزبان کو بعض وقت سخت تکلیف ہوتی ہے ۔

ہر صورت مین خواہ باہر سے یا شہر ہی سے مہمان آئین اطلاع دینے کے علاوہ میزبان کی مشکل اور سہولت کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

دعوتون مین اگر مہمان کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی آجائے جسکی پہلے سے اطلاع نہ دی گئی ہو تو اوسکی اطلاع میزبان کو ضرور کردینی چاہیئے یا اگر مہمان کر یہان کوئی مہمان آجائے اور باہمی کسی قسم کی بے تکلفی ہو تو میزبان کو

اس مہمان کی بھی اطلاع کردی جاے کیونکہ اکثر موقعون پر بعض لوگ جو کسی دعوت مین مدعو ہوتے ہین اور اون کے یہان کوئی مہمان آیا ہوا ہوتا ھے تو اوسکو چھوڑ جاتے ہین اور پھر دعوت کرنے والے کو جب معلوم ہوتا ہے تو سخت شکایتین کی جاتی ہین اگر اطلاع ہوجائیگی تو دعوت کرنے والا شخص اوسکو بھی بلانا چاہیگا تو اوذن بھیجدیگا۔

بعض لوگ ایسا بھی کرتے ہین کہ غیر مدعو شخص کو اپنے ساتھ لیجاتے ہین جس سے کبھی کبھی صحبت مین بے لطفی ہو جاتی ہے مہمان کو ہمیشہ وقت کی پابندی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ عدم پابندی اوقات سے نہ صرف میزبان کو تکلیف پہونچتی ہے بلکہ دوسرے مہمان بھی انتظار کی تکلیف اُٹھاتے ہین ، خصوصاً عورتون مین ذرہ برابر وقت کا لحاظ نہیں کیا جاتا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میزبان کو صبح سے لیکر رات کے دس گیارہ بجے تک فرصت نہین ملتی۔

جو مہمان شرکت دعوت سے معذور ہو اوسکا فرض ہے کہ وہ میزبان کو اپنی عدم حاضری کی اطلاع دیدے ، جب تک کہ کوئی خاص ضرورت اور میزبان کا اصرار نہ ہو مہمان کو تین دن رات سے زیادہ نہ ٹھیرنا چاہئے ، مہمان کو میزبان کے پاس اتنا ٹھہرنا جائز نہین کہ وہ بیزار ہو جاے اگر اسکو زیادہ ٹھیرنا ہو تو اپنے لئے خود انتظام کرے

تاکہ میزبان کے لئے بار خاطر نہ ہو، البتہ ایسی جگہہ جہان میزبان کی اتنی استطاعت
ہو کہ مہمان کا ٹھہرنا کچھ بار خاطر نہ ہو اور اسپر بھی اگر وہ اصرار کرے اور امرارین
تصنع کا شائبہ نہ ہو اور مہمان و میزبان بین نہایت خلوص بھی ہو اور ٹھیرنے سے
مہمان کے کامون مین کوئی ہرج بھی نہ ہو تو دو ایک روز اور ٹھیر جاے مہمان کو
کبھی اس بات سے رنجیدہ نہین ہونا چاہئے کہ میزبان اپنے ضروری
مشاغل مین مصروف رہتا ہے بلکہ اسکو موقع دینا چاہئے کہ وہ اپنے
ضروری کامون کو انجام دے اور اس کا کوئی ہرج نہ ہو مہمان کو صبح سے شام تک
مکان سے باہر رہنا کسیطرح موزون نہین ہے نہ اوسکو بغیر اپنے میزبان
کی اجازت کے دوسری جگہہ دعوت قبول کرنی چاہئے اگر کھانے کے وقت
وہ کہین باہر رہے تو اوسکو قبل از وقت اطلاع دینی چاہئے کہ میزبان
کو انتظار کی تکلیف نہ ہو۔

جب مہمان شہر مین کسی کے یہان جاے تو گاڑی کا کرایہ خود ادا کرنا
چاہئے، اور جو شخص گھر مین اسباب لاے اگر وہ گھر کا ملازم نہ ہو تو اسکی
مزدوری بھی خود دے۔

• روانگی کے وقت مہمان کو چاہئے کہ گھر کے ملازمون کو کچھ انعام
دے یہ انعام مدت قیام اور ملازم کی خدمات اور خود اپنی حیثیت کے
لحاظ سے دیا جاے، جن گھرون مین صرف دو ایک ہی نوکر ہوتے ہین وہ بان

مہمان کو اپنے کام کے لئے خود بھی تکلیف کرنی چاہئے کیونکہ اگر ملازم آپکے کام مین مصروف رہین گے تو گھر کے دوسرے کامون مین حرج ہوگا۔ میزبان کے ملازمون کے ساتھ کبھی ترشروئی سے پیش نہین آنا چاہئے ، اگراون سے کوئی قصور سرزد ہو توچشم پوشی کی جائے اور سخت خطاؤن کی صورت مین اپنے میزبان کو کسی عمدہ پیراے مین مطلع کردے۔

مہمان کو ہمیشہ بحث کی طوالت اوران باتون سے احتراز کرنا چاہئے جس سے میزبان کو رنج پہونچنے کا احتمال ہو یااوس کے دوسرے مہمان کبیدہ ہون اسی طرح ملازمون سے کبھی میزبان کی رازجوئی نہ کیجائے اور نہ کسی امر پر نکتہ چینی کی جائے ہمیشہ اس مقولہ پر عمل رکھنا چاہئے کہ

"مہمان را با فضولی چہ کار"

اگرکوئی ضیافتی مجمع ہو اور اس مجمع مین کوئی نہایت مشہور ومعزز مہمان ہو تو اس سے میزبان تمام مہمانون کو ملائے گا ایسی صورت مین ہر مہمان کا فرض ہے کہ ملنے کے بعد زیادہ دیر تک نہ ٹھیرے دوچار رسمی باتین کرکے اور سلام واداب کے بعد دوسری جگہ بیٹھ جائے تاکہ دوسرے مہمانون کے پیش کرنے کا موقع ملے +

تقریبات شادی وغمی کی مہمانی (۱) تقریبات شادی مین خاص خاص عزیزون کو نکاح کی

تاریخ سے چند روز پہلے بلایا جاتا ہے تاکہ وہ انتظامات شادی مین مدد
دین ایسے مہمان بمنزلہ اہالی خاندان کے ہوتے ہین مگر چونکہ ان کی مہمانداری
مین بھی تمام اخلاق مہمانداری ملحوظ رہتے ہین اس لئے ان کو بھی اس
بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ ایسی تاریخون مین جائین جن مین انکو طلب
کیا گیا ہو اور وہی آدمی جائین جنکو بلایا گیا ہو یا جن کا جانا ناگزیر ہو اگر کوئی تاریخ معین
نہ کیگئی ہو تو اپنے بلائے جانے کی ضرورت کا لحاظ کرکے جانا چاہیئے اور جو اُسی مقام پر
ہون جہان تقریب عمل مین آرہی ہو اُن کو تو جب تک کہ خاص طور پر اصرار نہ
کیا جائے اُس دن کے دن ہی جانا چاہیئے ۔

دعوت اور نکاح وغیرہ مین بھی عین وقت پر پہونچنا چاہیئے خصوصاً
عورتون کو اس بات کا بہت لحاظ رکھنا چاہیئے کہ وقت پر پہونچین
شاید ہی کہین کوئی تقریب ایسی ہوتی ہے جس مین عورتین وقت پر
جائین اور وقت پر واپس آجائین اکثر جگہہ گھنٹون سواریان کھڑی رہتی
ہین اور وہ سوار نہین ہوتین ۔

دعوت مین اپنے ساتھ صرف اون ہی کو لیجانا چاہیئے جن کو
بلایا گیا ہو ، خصوصاً جب تک بچون کو نہ بلایا جائے لیجانے مین
بہت احتیاط کرنی چاہیئے ، کیونکہ میزبان پر بن بلائے آدمیون کا
آجانا خواہ وہ کسی عمر کے ہون ایک قسم کا بار ہوتا ہے عورتون کو

یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ وہ زیادہ دیر تک وہان نہ رہین اور جسوقت دعوت یا رسم ختم ہو اُسی وقت واپس آ جائین جو تحائف[1] دینے ہون اون کو مہمان کے سپرد کر دیا جاے اور سلیقہ و خوشنائی کے ساتھ دیے جائین ۔

تقریبات مین میزبان بھی کئی دن پہلے سے اور کئی دن بعد تک اعزا اور اقربا اور ملاقاتیون کو مدعو کرتے ہین اور ان کو اپنے گھر رکھتے ہین لیکن کبھی کبھی تو وہ ایسی مہمانداری مین زیر بار ہو جاتے ہین اور عموماً مہمانونکو تکلیف پہونچتی ہے خصوصاً جن کے ساتھ بچے ہوتے ہین اس کے علاوہ چونکہ کئی دن تک مہمان رہنا پڑتا ہے اس لئے اوقات غذا مین بھی فرق پڑ جاتا ہے اور عادت کے خلاف کھانا ملتا ہے جس سے

---

[1] اکثر دولہن والیون کی طرف سے رخصت کے موقع پر جہیز زیور کپڑے اور برتن بھی دیے جاتے ہین اور یہ بہت اچھی رسم ہے ۔ جہان یہ رسم نہین ہے وہان اسکو جاری کرنا چاہئے مگر ان تحائف کے دیتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ یہ چیزین ایسی ہون جو خوشنما اور موجودہ مذاق کے مطابق ہون اور خانہ داری مین کام آسکین جو قریب کے عزیز یا خاص احباب ہین ان کی طرف سے والدین کو نقد دیا جاتا ہے جو گویا ایک قسم کی امداد ہوتی ہے لیکن جو لوگ کہ قریبی رشتہ دار یا گھرے ملاقاتی ہون اور جو یہ معلوم کر سکین کہ کس چیز کی ضرورت ہے اور کیا دینا چاہئے ان کو بجاے نقد کے وہی ضروری چیزین دینی چاہئین +

بے لطفی ہوتی ہے اور اگر کوئی نہ آلے تو گلہ شکوہ ہوتا ہے اسلئے
اس قسم کی رسم کو جس مین کوئی لطف نہ ہو بلکہ تکلیف ہی تکلیف ہو مٹانا
چاہئے ، البتہ وہ عزیز جو بالکل ہی جزو خاندان ہین بلائے جائین تو مضائقہ
نہین۔ اسی طرح اون احباب کو بلانا چاہئے جن سے ایسے ہی عزیزانہ
تعلقات ہون۔

(۲) غمی کی صورت مین اکثر عزیز ، دوست ، احباب ، بلا اذن محض
اطلاع پر مشایعت جنازہ اور ماتم پرسی کے لئے جاتے ہین اور موت والے
گھر مین کھانا بھیجتے ہین ، ایسے موقعون پر عورتون کا جو ہجوم ہوتا ہے اور
تعزیت و تسکین کے بجائے جو زق زق بق بق ہوتی ہے اور دنیا جہان
کے قصے نکلتے ہین یہ نہایت بد تہذیبی اور بد اخلاقی ہے اور اس مین
بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے وہ وقت ایک مصیبت اور رنج و
غم کا ہوتا ہے اور ایسے زمانہ مین تسکین و تسلی کے سوا اور کسی قسم کی
گفتگو نہایت ناگوار و نامناسب ہوتی ہے۔

تعزیت ایک مستحب فعل ہے اور اس کا زمانہ مرنے سے تین دن تک
ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دفن کے بعد ہی تعزیت کرنی چاہئے لیکن
مستورات کے لئے مین اسیوقت جانا مناسب نہین سمجھتی ہون کیونکہ
بالعموم یہ ایک رواج سا ہو گیا ہے کہ جو عورتین جاتی ہین وہ بجائے

تسلی اور تسکین دینے کے اور بھی اضطراب کا باعث ہوتی ہین اور غمزدون کے غم کو بڑہاتی ہین -

ایسے موقعے ان گھرون مین زیادہ پیش آتے ہین کہ جنکا کنبہ قبیلہ بڑا ہوتا ہے لیکن اگر جانا ضرور اور مناسب ہو تو اسکا لحاظ رکھا جاے کہ غمزدہ کے پاس جاکر رونا، پیٹنا، اور ماتم وشیون نہ کرین اگر گھر کی عورتین علیحدہ ہون تو علیحدہ رہنے دین تاکہ وہ خاموشی اور سکون سے رہین اور خود بخود صبر آتا جاے ہان اگر وہ خود ملنا چاہین تو مضائقہ نہین غرض یہ ہے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جاے مرنے والے کے تذکرے کو مطلق نہ چھیڑا جاے کیونکہ وہ تو جسکی امانت تہا اوس کے پاس چلا گیا اگر ایسے تذکرون سے بجز رنج بڑہنے کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا البتہ تعزیت کرنے والیون کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ تسبیح وتہلیل اور درود پڑھنے مین مصروف ہون جنازہ اوٹھنے سے پہلے سات مرتبہ سورہ بقر کو ختم کرین ہر مسلمان کے گھر مین یا محلہ کے چند خاص خاص گھرون مین کلام مجید کے علیحدہ علیحدہ پارے بھی رہنے چاہئین تاکہ جو لوگ جنازہ کے ساتھ جانے کو جمع ہون یا جو خواتین تعزیت کے واسطے آئین اونکو ایک ایک پارہ دیدیا جاے اس طریق سے جتنے کلام مجید ختم ہون گے ان کا ثواب مردے کو مل جاے گا بعض بعض مقامات مین عموماً موت کے تیسرے دن سوم کی رسم بھی

سنائی جاتی ہے لیکن اسی دن اگر تسبیح ، تہلیل اور درود ، قرآن خوانی
کی جائے تو زیادہ مناسب ہے ، یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے موقع پر
تسکین و تشفی کہنے سے نہین ہوتی بلکہ عمل سے ہوتی ہے ، تعزیت کرنیوالے
اگر جزع ؎ فزع نہ کرین اور اپنی صورت سے تسکین ظاہر کرین تو غمزدہ شخص پر

؎ جزع و فزع اور گریہ و بکا ناجائز ہے اور مردے پر اس کے سبب سے عذاب
ہوتا ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ
یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ یعنی "مغیرہ کہتے ہین سنا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر نوحہ کیا جاتا ہے پس وہ بے شک عذاب
کیا جائے گا بسبب نوحہ کئے جانے کے دن قیامت کے"

ہر عزیز کی موت دل پر جو اثر ڈالتی ہے وہ ہر شخص جانتا ہے اور یہ تقاضائے
فطرت و بشریت ہے کہ ایسے صدمہ پر انسان کی آنکھون سے آنسو ٹپکین اور آنسوؤن سے
رونا کوئی ناجائز بات نہین بلکہ یہ ایک رحمت ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے انتقال پر اسی طرح روئے اور جب عبدالرحمن بن
عوف نے جو ایک جلیل القدر صحابی تھے عرض کیا کہ کیا آپ بھی روتے ہین تو آنحضرت نے
فرمایا کہ بے شک یہ ایک رحمت ہے ، لیکن نوحہ کرنا ، منھ پیٹنا ، کپڑے پھاڑنا ، یہ سب
حرام ہے ، آنحضرت نے فرمایا ہے کہ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب
ودعا بدعوۃ الجاھلیۃ (ترجمہ) "جو شخص منھ پیٹے اور (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئیندہ)

ضرور اثر پڑے گا اور اوسکو صبر آجاے گا۔

تعزیت والے گھر مین جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مصیبت زدہ کو سلام کرین، میت کی بخشش کی دعا مانگین اور دعا اون الفاظ مین ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے اور وہ یہ ہین

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کپڑے پھاڑے اور جاہلیت جیسا نوحہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہین"

مسلمانون کو ایسے صدمات مین قرآن مجید ہی سے تسکین حاصل کرنی چاہیے اور صبر کرکے اپنے آپ کو خدا کی رحمت کا مستحق بنانا چاہیے، وہ خود فرماتا ہے:۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُہْتَدُوْنَ ۝

(ترجمہ) (اے پیغمبر) صبر کرنے والون کو (خوشنودی خدا اور کشائش کی) جب اون پر مصیبت آپڑتی ہے تو بول اٹھتے ہین کہ ہم تو اللہ ہی کے ہین (ہمکو جس حال مین چاہے رکھے) اور ہم اوسیکی طرف لوٹ کر جانے والے ہین۔ (تو وہ ہم کو ہمارے صبر کا اجر دے گا) یہی لوگ ہین جن پر ان کے پروردگار کی عنایت اور رحمت ہے اور یہی راہ راست پر ہین"

اس آیت مین کیسی شفقت و رحمت کے ساتھ صبر کی تلقین ہے اور اس کے الفاظ و معنی مین کس درجہ تسکین بھری ہوئی ہے۔

(ترجمہ) یعنی "اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز اس نے لی اور اُسی کی ملک ہے جو چیز اوس نے دی اور ہر چیز کا ایک وقت اوس کے نزدیک مقرر ہے"

تعزیت کے آداب مین اسی قدر کافی ہے کہ ایک مرتبہ جاکر تسکین و تشفی اور دعا کے الفاظ کہہ دے، یہ نہین کہ روز جاے اور غمزدہ گھر کو کلب بنا لیا جاے جہان تمام دنیا کے قصے جھگڑون کا تذکرہ ہوتا ہے۔

جو لوگ تعزیت کے لئے جائین وہ بہت تھوڑی دیر ٹھیرین، شرعاً تو صرف ایک مرتبہ تعزیت کرنا کفایت کرتا ہے اور یہ بھی ضرور نہین ہے کہ مصیبت زدہ شخص کے پاس ہی جاکر تعزیت کی جاے۔ خط و کتابت کے ذریعے سے بھی یہ رسم مسنون ادا ہو سکتی ہے۔

مردون کو چونکہ جنازہ کے ساتھ جانا ضروری ہے اس لئے ان کو عین اُسی وقت جانا چاہیئے جو حقیقی ہمدردی اور غمزدون کی تسکین کا باعث ہو عورتین جو زیادہ عزیز و قریب ہون وہ جائین اور باقی خط کے ذریعہ سے تعزیت ادا کرلین یا اگر ہمدردی سے جائین تو مذکورہ بالا طریقہ پر عمل کرین۔

میت[1] کے گھر مین کھانا بھیجنا بھی ایک مسنون فعل ہے قرابت والون

---

[1] بعض شہرون اور قصبون مین یہ قاعدہ ہے کہ عزاداروں کو بھی تعزیت کرنے والے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

اور ہمسایون کو چاہئے کہ کھانا پکاکر بھیجین اور خود جاکر میت کے خاندان والونکو کھلائین ۔ اس موقع پر تکلفات کی ضرورت نہین ، بالکل ہی سادہ کھانا ہونا چاہئے ۔

بالعموم ایسے موقع پر کھچڑی پکواتے ہین اور یہ کھچڑی غالباً اس لئے پکوائی جاتی ہے کہ جلد پکجاے ، ہان اگر جلدی کا موقع ہو تو کھچڑی پکوانے مین بھی کوئی ہرج نہین ۔لیکن کوشش اس بات کی کرنی چاہئے کہ وہ کھانا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) لوگون کے کھانے کا بندوبست کرنا پڑتا ہے یہ ایک نہایت بُری اور سنگدلی کی رسم ہے اور یہ ایک ایسا خلاف ہمدردی فعل ہے جو نہایت شرمناک ہے ۔

بعض جگہہ یہ رسم بھی ہے کہ "تیجے" دسوین ، بیسوین ، اور چالیسوین مین نفیس کھانے پکائے جاتے ہین اور خصوصاً تیجے کا اذن بھیجا جاتا ہے ، کھانا تقسیم ہوتا ہے لیکن درحقیقت مسلمانون مین یہ رسمین نہایت بغیرت اور شرم کی رسمین ہین ، ایسے کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور صاف وصریح بے حمیتی نمایان ہوتی ہے البتہ اگر کسی دن صدقے اور ایصال ثواب کے لئے کوئی کھانا پکایا جاے تو اسکے مستحق محتاج ہین ۔لیکن صدقے اور ثواب کے لئے بھی کھانا کھلانا ہماری موجودہ قومی ضروریات کو دیکھتے ہوے مناسب نہین بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ روپیہ غریبون کی ایسی امداد مین صرف کیا جاے (بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

تیار کرایا جاے جس کے گھر والے عادی ہون عامتہً تین دن تک ایسے کھانے کا رواج ہے ، مگر مسنون طریقہ صرف دو وقت ہے اور یہ کھانا سواے میت والون کے دوسرون کو کھانا درست نہین ہے

ہندوستان مین بعض مقامات پر یہ دستور ہے کہ جو رشتہ دار تعزیت کے لئے جاتے ہین وہ تین دن تک میت کے گھر مین رہتے اور بے تکلف ایسے کھانے کو کھاتے ہین یہ طریقہ نہایت خراب ہی، اول تو جو لوگ عزاداروں کے لئے کھانے کا انتظام کرتے ہین اونکو بہت زیادہ زیر بار ہونا پڑتا ہے دوسرے یہ کہ بیچارے میت والے خود ہی مصیبت زدہ اور پریشان و زیر بار ہوتے ہین ، پھر اونہین سوم کے دن اکثر اوقات اپنی حیثیت سے زیادہ ان لوگون کے لئے کھانا پکوانا ہوتا ہے گو رسم و رواج کی پابندی سے احساس نہ ہو لیکن درحقیقت یہ طریقہ مزید مصارف و تکلیف کا باعث ہوتا ہی اسکے علاوہ یہ کھانا بھی اپنے صحیح مصرف مین خرچ نہین ہوتا +

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جس کا نفع مستقل اور دیرپا ہو یا ان کی تکلیفات کو زائل یا کم کر دے اگر کوئی شخص ایک دن ہزار روپیہ صرف کر کے دو ہزار محتاجون کو کھانا کھلاے اور پھر دوسرے دن بھی ایسا ہی انتظام کرے تو یقیناً محتاجون کی تعداد زیادہ ہی ہوگی اور ان مین سے اکثر ایسے ہون گے جو محنت و مزدوری کی قوت رکھتے ہونگے مگر ان کو سستی اور کاہلی سے بھیک مانگ کر ہی پیٹ بھرنا پسند ہے پس نہ وہ محتاج کھلانے کے لایق ہین اور نہ ان کے کھلاے جانے کا ثواب مل سکتا ہے +

آداب ملاقات

(الف) اسلامی و ہندوستانی طرز معاشرت کے مطابق

ملاقات | جب کسی کی ملاقات کو جائے توسب سے پہلے اوقات کو ملحوظ رکھنا چاہئیے، قرآن کریم مین آداب معاشرت کی جو تعلیم ہے اس مین ان امور کا بھی نہایت وضاحت کے ساتھ تذکرہ ہے اور بلاشبہ ان پر عمل کرنے سے انسان اعلیٰ تہذیب و شائستگی حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ آداب خود فطرت انسانی کے مناسب حال ہین اور اوس حکیم مطلق کے قائم کئے ہوئے ہین جو بے مثل و بے نظیر ہے اسی طرح کتب احادیث مین بھی ایسے اصول بہ کثرت موجود ہین جو انسان کے لئے سچی تہذیب کے بہترین رہنما ہین۔

قرآن مجید مین ہے کہ:-

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا

هُوَ اَزْكىٰ لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

(ترجمہ) "اے مومنو سوا اپنے گھر کے دوسرے کے گھرون مین مت جایا کرو جبتک ان سے اجازت نہ لو اور اوس گھر والون کو سلام نہ کرو یہ تمھارے لئے بہتر ہے شاید تم یاد رکھو اور اگر اوسمین کسی کو نہ پاؤ تو اوسمین نہ جاؤ جب تک تم کو اجازت نہ دی جاے اور اگر تم سے کہا جاے کہ پھر جاؤ تو واپس چلے آؤ یہی تمھارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو جانتا ہے، اوس گھر مین جانے کا ہرج نہین جسمین تمھارا اسباب ہو اور اوس مین کوئی نہ رہتا ہو اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے جسے تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو"

اب دوسرے احکام پر غور کرو کسقدر واضح ہدایات ہین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

لِيَسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ عَلٰى اَبِيْهِ وَاَخِيْهِ وَاُخْتِهٖ (عبداللہ۔ ادب المفرد)

(ترجمہ) "آدمی کو اپنے ماں باپ اور بھائی بہن کے پاس جانے کی بھی اون سے اجازت لینی چاہئے"

اذا اتی بابا یرید ان یستاذن لم یستقبله جاء یمینا وشمالا فان اذن

والا انصرف (عبداللہ بن بشر۔ ادب المفرد)

(ترجمہ) "جب آدمی کسی دروازہ پر اجازت لینے کے لئے جائے تو دروازے کے سامنے سے نہ آئے بلکہ داہنے بائین سے آئے اگر اجازت ملے بہتر ورنہ واپس ہو جائے" (ثوبان)

لایحل لامرء مسلم ان ینظر الی جوف بیت حتی یستاذن فان فعل فقد دخل

(ترجمہ) "کسی مسلمان کو جائز نہین کہ اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر مین جھانکے اور جس نے ایسا کیا یعنی بلا اجازت کے دیکھا تو گویا وہ گھر مین داخل ہو گیا"

ان رجلا سأل رسول اللہ صلعم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معها فی البیت فقال رسول اللہ صلعم استاذن علیها فقال الرجل انی خادمها فقال رسول اللہ صلعم استاذن اتحب ان تراها عریانة قال لا قال فاستاذن علیها (عطاء بن یسار) مشکوۃ

(ترجمہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے یہ دریافت کیا۔ کیا مجھکو اپنی مان سے بھی اجازت لینی چاہئے آپ نے فرمایا بے شک اس شخص نے عرض کیا کہ مین اسکے ساتھ ایک ہی گھر مین رہتا ہون نبی اکرم نے فرمایا تب بھی اجازت لینی چاہئے اوس شخص نے کہا کہ مین اس کا خادم ہون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اجازت ضرور لینا چاہیئے کیا تم چاہتے ہو کہ
اپنی مان کو برہنہ دیکھو اوس نے کہا کہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تب اجازت لیکر جاؤ ۔

ملاقات کا وقت بالعموم صبح یا شام یا شب کو قبل عشا ہوتا ہے لیکن
جب پہلی دفعہ ملاقات کرنا مقصود ہو تو صبح کو ایسے وقت جانا چاہیئے
جب کہ ہوا خوری کا وقت گذر جاے اور جہان تک ممکن ہو ایام تعطیل مین
ملنا بہتر ہے ۔

ملنے کے لئے موزون طریقہ یہ ہے کہ پہلے کارڈ بھیجے اگر صاحب خانہ کو
فرصت ہوگی تو ملاقات کریگا ورنہ مناسب جواب دے گا لیکن یہ طریقہ
تو خاص امرا یا حکام و عہدہ دارون کے یہان جاری رہ سکتا ہے عام
لوگون کے یہان اسکی پابندی بہت مشکل ہے اس لئے ایسے لوگون کیلئے
یہ سادہ طریقہ مناسب ہے جو عام معاشرت کے لحاظ سے بھی موزون
ہے کہ دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹا دے ، اس سے معلوم ہو جاے گا کہ
مالک خانہ اندر ہے یا باہر اگر صاحب خانہ اندر ہے اور وہ باہر آئے تو آنے والے کو سلام علیک
کرنا چاہیئے اور صاحب خانہ کو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا
چاہیئے ، یعنی وہ سلام کے جواب مین اس سے کچھ زیادہ دعا دے اور
یہ شعار اسلام اور اداب اسلام مین داخل ہے قرآن مجید مین ہے)

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا۝

(ترجمہ) اور (مسلمانو) جب تم کو کسی طرح پر سلام کیا جاے تو تم (اس کے جواب مین) اس سے بہتر (طور پر) سلام کرو یا (کم سے کم) ویسا ہی جواب دو اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (جیسا کروگے ویسا تم کو اجر دیگا)

سلام کے بعد دونون ہاتھون سے مصافحہ سنت ہے لیکن اکثر یورپین فیشن ومعاشرت کے دلدادہ اشخاص نے صرف ایک ہی ہاتھہ سے مصافحہ کرنا اختیار کیا ہے اور اس سے بھی زیادہ بہ افسوس کی بات ہے کہ سلام کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

مصافحہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص کی ہتیلی دوسرے کی ہتیلی پر ہو انگلیون سے مصافحہ کرنا بدعت ہے۔

مصافحہ کے فضائل مین حدیث شریف ہے کہ "جب دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے پھر وہ مصافحہ کرتے ہین تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو ان کے گناہ بخشدیے جاتے ہین"

البتہ مرد کو سواے بیوی کے جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے ہان بوڑھی عورت سے کوئی مضائقہ نہین۔

آج کل اگر کوئی مصافحہ کرتا بھی ہے تو درود شریف پڑھنے کی عادت تو بالکل ہی نہین، حالانکہ اس وقت درود شریف پڑھنا بھی نہایت

مستحسن ہے، کیا مسلمانون کو یہی چاہئے کہ آپس مین ملاقات کے وقت
اپنے ایسے نبی پر درود نہ بھیجین اور اسکو یاد نہ کرین جس نے ان مین
اخوت کی ایسی مضبوط بنیاد قائم کردی ھے کہ جسکی مثال کسی اور مذہب
مین نظر نہین آتی اور کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایسے مسنون
طریقہ کو چھوڑ دیا جاے۔

عورتون کو یہ بات خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جب کہین ملاقات کو
جائین تو پہلے سے بذریعہ خط وقت معین کرلین تاکہ وہان پردے وغیرہ کا
بندوبست پہلے سے ہو جاے اور جانے والیون کو دروازے پر انتظار
کرنے اور گھر والیون کو جلدی جلدی ادھر اودھر بھاگنے پھرنے کی پریشانی
نہ ہو کیونکہ بعض اوقات پردہ نشین خواتین کا یکایک آجانا کچھ نہ کچھ تکلیف کا باعث
ضرور ہوتا ھے جن گھرون مین ملاقات اور ملنے کے کمرے علحدہ ہون وہان
یہ طریقہ برتنا چاہئے کہ جب کوئی خاتون بغیر اطلاع دیے ملنے کے لئے
آئین تو ملازمہ ان کو اسی کمرہ مین بٹھا کر مالکہ خانہ کو اطلاع کرے ، اگر
مالکہ خانہ کو ملنا منظور ھے تو اوس کمرے مین آکر ملاقات کریگی یا جہان
مناسب سمجھیگی بلائیگی اور اگر موقع نہین ہے تو اوس وقت معافی کی
خواہان ہوگی اس معافی چاہنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہوگا کہ ایسے
کارڈ چھپے رکھے ہون یا سادہ کارڈ یا خط پر عذر لکھکر بھیجدیا جاے ایسے

ناخواندہ مہمان کو ہرگز اس وقت نہ ملنے کا برا نہ ماننا چاہیئے، اگر ضرورت ہو تو دوبارہ بذریعہ خط کے اول ملنے کا وقت مقرر کر لے کیونکہ اکثر خانہ داری کی مصروفیتین اور بعض ضرورتین اور مصلحتین ایسی ہوتی ہین کہ ہر شخص ہر وقت ملاقات کے لئے تیار نہین ہوتا اس لئے جو لوگ پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر جائین اور اون کو بغیر ملے واپس آنا پڑے تو اونکو برا نہین ماننا چاہیئے۔

عورتون کو جن سے گہری ملاقات نہ ہو ہمیشہ سہ پہر کے وقت ملنے کے لئے جانا چاہیئے تاکہ صاحبہ خانہ اپنے ضروری کامون سے فارغ ہو چکے اور ملنے کے لئے کچھ وقت نکال سکے اسی طرح وقت کا خیال کر کے واپس آجانا چاہیئے تاکہ صاحبہ خانہ کے ضروری مشاغل مین ہرج نہو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اگرچہ ہندوستانی معاشرت مین اس قسم کا انتظام بہت مشکل ہے اس کے علاوہ ابھی طبیعتین بھی اس قسم کے طرز عمل کی عادی نہین، لیکن حقیقت مین ان باتون پر عمل نہ کرنے سے جو تکلیفین پہونچتی ہین ان کا اندازہ بجائے خود ہر ایک آدمی کر سکتا ہے اس لئے حتی المقدور یہ باتین اختیار کرنی چاہئین اور جب چند دن مین عادت ہو جائیگی تو پھر کچھ دشواری نہ ہوگی ملاقات کے دوران مین اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ جب تک خاص بے تکلفی نہو اسوقت تک

زیادہ وقت فضول گفتگو مین صرف نہ کیا جاے اور اگر وہ شخص عدیم الفرصت ہو تو زیادہ دیر تک ادھر ادھر کی باتون مین نہ لگا رہے اور جس کام کیلئے جائے اوسکو ختم کرکے فوراً واپس آجاے کیونکہ زیادہ دیر بیٹھنے سے میزبان کا ہرج ہوگا اور مہمان کیوجہ سے خواہ مخواہ اسکو اپنے گھر کے کاروبار مین تاخیر اور التوا کرنا پڑیگا۔

میزبان کو چاہئیے کہ جب ایک سے زیادہ ملنے والے ہون تو کسی ایک کی طرف زیادہ التفات ظاہر کرنا اور دوسرے سے بے التفاتی برتنا روا نہ رکھے ، ہان اگر کوئی معمر یا بڑی قابلیت اور بڑے خاندان کی خاتون ہو تو اوس کے ساتھ زیادہ التفات و ادب برتنا مضائقہ نہین مگر ہر صورت مین دوسرون سے بھی حسن اخلاق سے پیش آنا ضروری ہے۔

گفتگو

گفتگو معتدل اور نرم آواز سے کی جاے نہ اس قدر زور سے کہ کان گنگنا جائین اور نہ اسقدر آہستہ کہ کوئی سن نہ سکے ، بلند آواز سے گفتگو کرنا از روے احکام قرآنی اپنے ہم جنس سے ممنوع ہے۔ ساتھ ہی جس سے گفتگو کی جارہی ہو اس کے مزاج اور حالات کے مناسب گفتگو کرنی چاہئیے لیکن اگر عورت مرد سے بات کرے جو نامحرم ہو تو نہایت دبدبہ کی آواز سے کرنی چاہئیے ، خدا نے قرآن مجید مین فرمایا ہے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

الَّذِي فِي قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اگرچہ آیت مذکورہ مین ازواج مطہرات مخاطب ہین لیکن تمام مسلمان خواتین کو یاد رکھنا چاہئے کہ ازواج مطہرات جو تمام مسلمانون کی مائین ہین اور جنکی عزت وعظمت ہر مسلمان کے دل مین ہمیشہ رہی ہے اور رہیگی جب ان کے واسطے ایسا سخت حکم ہو تو ان کا اتباع کرنے والون اور پیروان اسلام کو کہان تک اس حکم کا تتبع لازم آئے گا۔

قرآن مجید مین صاف اور صریح طور پر ارشاد ہے کہ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ تو رسول مقبول کی ہدایت کی تعمیل اور ان کا اتباع اور ان کے ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار کی پیروی ضرور ہی کرنا چاہئے جو ہماری بخشائش کا ذریعہ ہے اور واقعی ہمارے لئے ایسا اتقا نہایت مفید ہی۔

ایک حدیث بھی ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ مردون سے نرم آواز سے گفتگو کرنا بہت سی خرابیون کا باعث ہوتا ہے۔ کسی ایک ہی صحبت مین گفتگو کو غیر معمولی طریقے پر طویل کر دینا درست نہین بلکہ حتی الامکان اختصار کو ملحوظ رکھا جاے اگر صاحبہ خانہ گفتگو کرے تو اسے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اوسکی کوئی بات ملاقاتیون کو ناگوار نہ ہو، اگر کسی مریض کی عیادت کرنے کے لئے جانا ہو تو اوس سے اطمینان افزا

باتین کرنی چاہئین اور مرض کی اہمیت کو مریض کے دل سے محو کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ہرگز کسی کی موت یا بیماری کا تذکرہ مریض کے سامنے نہ کرنا چاہیئے ورنہ اس سے اوسے اور زیادہ فکر اور تردد پیدا ہوگا جو منشاے عیادت کے برخلاف ہوگا۔

گفتگو مین دوسرے کو بولنے کی گنجائش نہ دینی چاہیئے اگر کوئی درمیان مین بے موقع بول اُٹھے تو پھر اپنی تقریر دُہرانا چاہیئے اور جب کوئی دوسرا گفتگو کر رہا ہو تو پوری توجہ کے ساتھ سُننا چاہیئے اور حرکات وسکنات سے یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ ہم پوری توجہ کے ساتھ اوسکی باتون کو سن رہے ہین، بے موقع ہنس پڑنے سے بھی احتیاط کرنی چاہیئے تاکہ بات کرنے والے کے ملال کا باعث نہ ہو، عمر مین جو لوگ بڑے ہون یا بڑے کی حیثیت رکھتے ہون اون کے ساتھ گفتگو مین احترام و عزت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور عموماً گفتگو مین تہذیب و متانت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے، عامیانہ لب ولہجہ اور رک رک کر باتین کرنے اور ناک مین بولنے سے بچنا چاہیئے، معتقدات کی بحث کبھی درمیان مین نہ لائی جاے اور حتی الامکان اختلافی امور پر بحث کرنے سے احتراز کیا جاے اگر موقع آن ہی پڑے تو نہایت نرم اور ادب کے لہجہ مین اپنا اختلاف ظاہر کیا جاے اگر اپنے سے کم علم مجلس یا مکان مین ہون تو اظہار قابلیت

کے لئے ایسی باتین نہ کرنی چاہئین جن کے سمجھنے سے وہ قاصر ہون ورنہ کوئی
ایسا اشارہ یا کنایہ کیا جاے جس سے کسی کی توہین یا تذلیل ظاہر ہو۔

جب کسی پبلک جلسہ مین شریک ہونے کی نوبت آئے تو گفتگو نرم
اور شیرین ہونی چاہئے اور نشست مین اپنے درجہ سے آگے نہ بڑھنا
چاہئے ہر ایسی بات سے جو جلسہ کو بدمزہ و بےلطف کردے پرہیز کرنا چاہئے
خواہ مخواہ اور کثرت سے بات چیت کرنا خلاف آداب مجلس ہے بلکہ منھ سے
جو بات نکلے جچی تلی ہو تاکہ نکتہ چینی کا ہدف نہ بننا پڑے، جب مجمع[1] مین
گفتگو کی جاے تو کسی خاص شخص کی طرف متوجہ نہین ہونا چاہئے بلکہ
عام طور پر سب کی طرف توجہ رہے اگر تین[2] آدمی ہون تو دو آدمی تیسرے سے
چھپا کر بات نہ کرین اس لئے کہ اس تیسرے آدمی کو رنج ہوگا ہان اگر
شدید ضرورت ہو تو اس سے اجازت لیکر تخلیہ کرلین۔

اسلام مین اکابر کی عزت کے لحاظ کی خاص طور پر تاکید ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو کوئی جوان کسی بوڑھے شخص کی اوسکی کبرسنی

---

[1] قال کانوا یحبون اذا حدث الرجل ان لا یقبل علی الرجل الواحد ولکن لیعمہم۔

(حبیب ابن ابی ثابت)

[2] اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجان اثنان دون الثالث فانہ یحزن ذلک

(عبداللہ بن مسعود - ادب المفرد)

کیوجہ سے عزت کرتا ہے تو خدا تعالی اوس کے پیری کے زمانہ مین ایسا شخص پیدا کر دیتا ہے جو اوسکی عزت کرے "

آپ خود بھی اکابر قوم وملک کی عزت فرمایا کرتے تھے ۔

کوئی شخص[1] کسی دوسرے شخص کو جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہو اسکی جگہہ سے خود وہان بیٹھنے کے لئے نہ اُٹھائے اور جب کوئی شخص[2] اپنی جگہہ سے اُٹھے اور وہان پھر آئے تو وہ اپنی سابقہ جگہہ پر بیٹھنے کا مستحق ہے نہ کسی کو یہ حق[3] حاصل ہے کہ دو آدمیون کے درمیان بلا ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہہ کرے برابر والون یا بڑون کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھے اور پاؤن تو کسی طرف پھیلانے ہی نہ چاہئین خواہ وہ عمر مین چھوٹا ہی ہو کوئی ایسی حرکت بھی نہ کرنی چاہئے جس سے دوسرون کو الجھن پیدا ہو ۔

جمائی اور کھانسی کے وقت مُنھ پر ہاتھ یا رومال رکھنا چاہئے اور اس دوران مین گفتگو نہ کرنی چاہئے ۔

---

[1] لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا و توسعوا ۔

(ابن عمر ۔ از ادب المفرد)

[2] اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ (ابن عمر ۔ ادب المفرد)

[3] ان النبی صلعم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما (ابن عمر مشکوۃ)

اورجب بار بار جمائی آئے یا کھانسی آئے تو لوگون کے پاس سے اُٹھ جانا چاہئے
کہ اونکی طبیعت مکدر نہ ہو دانتون سے ناخن گیر اور زبان سے رومال کا
کام لینا مناسب نہین زمین یا دیوارون یا درون پر تھوکنا خلاف تہذیب ہے
رومال یا اگالدان اس کام کے لئے موزون ہین ، ہاتھ سے ناک صاف کرنا
یا دیوار اور کپڑون مین مل دینا نہایت بدتہذیبی ہے رومال سے صاف
کرنا چاہئے اور ناک صاف کرنے کی ضرورت اگر اثنا ے طعام مین ہو تو
سر پھیر کر آہستہ سے رومال سے صاف کر لینا چاہئے کہ کسی کی طبیعت
نہ گھنا ے ناک مین اونگلیان نہ ڈالے ، چھینکتے وقت ناک اور منھ پر رومال
رکھ کے اور حاضرین کی طرف سے مُنہ پھیر لے ۔

تالیان بجانا اور اونگلیان چٹخانا بھی بُری بات ہے اسی طرح مُنھ پر
یا بالون پر ہاتھ رکھنا یا کسی کے سامنے ناخن تراشنا بھی اچھا نہین معلوم ہوتا ہا
بیٹھنے مین اعتدال ملحوظ رہے نہ جھک کر بیٹھنا چاہئے اور نہ تکیہ لگا کر کسی
شخص کے سامنے متحرک کرسی پر بیٹھنا یا پالتھی مار کر بیٹھنا یا کرسی پر بیٹھ کر
اوسکو ہلاتے رہنا یا خود ہلتے رہنا بھی خلاف تہذیب ہے یا تو ایک پیر کو
دوسرے سے دبا لینا چاہئے یا دونون پیرون کو کرسی کے نیچے رکھنا چاہئے
بیکار باتین نہ کی جائین کیونکہ بیکار باتین کرنا دیوانگی کی علامت ہے اگر
کوئی ایسی حکایت بیان کی جاے جس سے پہلے سے واقفیت ہو تو درمیان مین

اپنی واقفیت ظاہر نہ کرے اگر کسی دوسرے سے کوئی سوال کیا جاے
قبل اوسکے جواب دینے کے خود جواب نہ دے جن امور مین واقفیت نہو
اُن مین دخل نہ دیا جاے اگر دو آدمی آہستہ آہستہ یا کان مین باتین کر
رہے ہون تو اون کے سننے کی کوشش نہ کرے +

(ب) یورپین طرز معاشرت کے مطابق

اگرچہ ہر قوم اور ملک مین تمدن و تہذیب اور معاشرت کے جداگانہ
طریقے ہوتے ہین اور ہر جگہ اپنے ہی طریقے کی پابندی کی جاتی ہے لیکن
جب مختلف قومون اور مختلف ممالک کے باشندون مین تعلقات و روابط
پیدا ہو جاتے ہین تو لامحالہ ایک کو دوسرے کے تمدن و تہذیب اور طریقۂ
معاشرت کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام اور غیر ممالک
کے باشندون کے طریق تمدن و معاشرت اور تہذیب سے متاثر رہا ہے
اب روز بروز انگریزون کے ساتھ ایسے روابط و تعلقات بڑھ رہے ہین کہ
یورپین و ہندوستانی خواتین باہم رسم و راہ رکھتی ہین اور ایک دوسرے
کے جلسون مین شریک ہوتی ہین ، تمام ہندوستانی اقوام پر ان کے

تمدن وتہذیب اورمعاشرت کا اثر پڑرہا ہے اس لئے اس حد تک
انگریزی اصول سے بھی واقفیت ضروری ہے جہان تک ایسے تعلقات مین
اسکو برتنا ناگزیر ہے لیکن کسی صورت مین اپنے ان آداب تمدن ومعاشرت
اورتہذیب کو جو مذہب نے قائم کی ہین دوسرے اقوام کے اصول مین جذب
نہ کردینا چاہیئے اور ہر صورت مین اپنے مذہبی اصول اورشعار کو قائم رکھنا چاہیئے
اور یہی بات ایک قوم کی کامیابی اور استقلال وعزت کی بڑی
دلیل ہے میں نے اس کتاب مین اسی خیال کو پیش نظر رکھا ہے
اورزیادہ ترجھۂ نسوان پر توجہہ رکھی ہے۔

وزیٹنگ Visiting Card ملاقاتی کارڈ

عموماً ملاقات کے لئے وزیٹنگ (ملاقاتی) کارڈ
استعمال کیا جاتا ہے اوراس کا مطلب
یہ ہے کہ جو شخص ملاقات کو آئے اوسکا نام صاحب خانہ کو معلوم ہوسکے
زید بکر سے ملنے کو مکان پر گیا اتفاق سے بکر مکان پر موجود نہین تھا
جب وہ مکان پر واپس آیا تو اس کارڈ سے اسکو معلوم ہو جاے گا
کہ زید ملاقات کے لئے آیا تھا۔

اگر کوئی شخص ملاقات کرنے آئے اورصاحب خانہ کی عدم
موجودگی کے سبب سے خادم کو یا کسی اورشخص کو نام بتا کر چلا جاے تو
اس مین اندیشہ ہے کہ خادم شاید نام بھول جاے اورمعلوم نہ ہوسکے کہ

کون شخص ملنے آیا تھا ، اور ممکن ہے کہ اس بات کے نہ معلوم ہونے سے
کوئی نقصان ہو یا تکلیف پہونچے اور وہ اس کے یہان جانے سے
قاصر رہے۔

عموماً کارڈ کا دستور ہندوستان مین زیادہ رائج نہین ہے اور خاصکر
خواتین مین بہت کم ہے کیونکہ ان کو اجنبی عورتون سے ملنے کے لئے جانے کا
بہت کم اتفاق ہوتا ہے لیکن زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ آیندہ
ایسے موقع بھی پیش آئین گے ، پس ایسی صورت مین کارڈ کا طریقہ
اچھا ہے مگر چونکہ یہ ایک خاص یوروپین تہذیب ہے اس لئے ان
امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو اس تہذیب مین داخل ہین۔

وزیٹنگ کارڈ (Visiting card) سفید اوسط درجہ کے دبیز وقتی کے ہونے
چاہئین کارڈ کے کنارے مسطح ہون اور کسی قسم کی نقاشی ان پر نہ ہو رنگین
اور بیل بوٹے کے کاغذ سے وزیٹنگ کارڈ کا کام نہ لینا چاہئے ، خواتین کی
کارڈ کا سائز ۳×۱½ انچہ کا ہونا چاہئے ، حروف جو اوس مین چھاپے
جائین ان کا سائز متوسط ہو اور کارڈ کے بیچ مین نام ہونا چاہئے ، اور
پتہ کارڈ کے بائین جانب نیچے کی طرف چھپوانا چاہئے اگر ایک مکان
شہر مین ہو اور دوسرا کسی قصبہ یا گاؤن مین ہو تو دونون مکانون کا پتہ
کارڈ کے دونون کنارون پر چھپوایا جاے۔

کارڈ اون خواتین کو رکھنا مناسب ہے جنکی شادی ہو چکی ہو نا کتخدا لڑکیون کو موزون نہین ان کے لئے ماں کا کارڈ کافی ھے جس مین ماں کے نام کے اوپر لڑکیاں اپنا نام لکھ سکتی ہین ، اگر ماں زندہ نہو تو باپ کے کارڈ مین نام لکھ دین جن خواتین کی شادی ہو چکی ہو اون کے کارڈ پر ان کا نام مع شوہر کے نام کے لکھا جانا مناسب ھے مثلاً

رقیہ بیگم ، اہلیہ ظہیر احمد

دہلی

اگر کارڈ کے پتہ مین کچھ عارضی تبدیلی کرنا ہو تو پنسل سے لکھ دینا چاہئے ، اگر یہ تبدیلی مستقل ہو تو اس مستقل پتہ کے دوسرے کارڈ چھپوا لینے چاہئین اگر ملاقات کے وقت صاحب خانہ موجود نہ ہو تو کارڈ کے ایک کونے کو موڑ دینا چاہئے جو اس بات کی نشانی ھے کہ ملنے والا خود آیا تھا۔

جب کوئی شخص کچھ عرصہ کے لئے کہین باہر جانے والا ہو تو اوسکو چاہئے کہ اس امر کی اطلاع اپنے دوستون کو کارڈ پر لکھ کر بھیجدے خصوصاً بڑے بڑے شہرون مین خواتین کو چاہئے کہ اپنی، تمام شناسا اور احباب خواتین کے پاس ایسے کارڈ بھیجدین جس سے مکتوب الیہ کو

باہر جانے کا علم ہو جاوے۔

کارڈ ملازم کو یہ کہکر دینا چاہئے کہ فلان صاحب کو (جس سے ملنا مقصود ہو) دیدے، لیکن جب ملاقات کرنا مقصود ہو تو یہ دریافت کرے کہ فلان صاحب تشریف رکھتے ہین یا نہین۔

اگر کوئی خاتون دوسری خاتون سے ملاقات کی غرض سے جاے اور یہ معلوم ہو کہ دوسری خاتون کی ایک یا زیادہ جوان لڑکیان بھی ہین تو چاہئے کہ اپنے وزیٹنگ کارڈ کا ایک کونا موڑدے جس سے یہ مراد ہوگی کہ وہ لڑکیون سے بھی ملنا چاہتی ہے، اگر کوئی خاتون کسی دوسرے شہر مین جاکر مقیم ہو اور وہان کی کسی خاتون سے دوستانہ مراسم پیدا کرنا چاہے تو اوسے چاہئے کہ اوس کے مکان پر جاکر پہلی مرتبہ کارڈ چھوڑ آئے ابتدا ہمیشہ نو وارد خاتون کی طرف سے ہونی چاہئے مقیم خاتون کا فرض ہے کہ اگر نو وارد خاتون صرف کارڈ چھوڑ گئی ہے تو وہ بھی اس کے مکان پر جاکر کارڈ چھوڑ کر واپس چلی آئے اور اگر وہ ملاقات کرنے آئی ہے تو اوسکو بھی چاہئے کہ وہ خود جاکر ملاقات بازدید کرے لیکن اگر وہ دوستانہ مراسم پیدا کرنا پسند نہ کرے تو اوسے چاہئے کہ جب نو وارد خاتون ملاقات کو آئے تو وہ اوسکے مکان پر صرف کارڈ چھوڑ کر واپس چلی آئے اور ملاقات نہ کرے جب پہلی مرتبہ ملاقات کرنے کیلئے جاے اور صرف جاکر وزیٹنگ کارڈ ہی

چھوڑنا مقصود ہو تو یہ دریافت کرنے کی چندان ضرورت نہین کہ صاحبہ خانہ مکان پر ہے یا نہین ، اگر کوئی خاتون کارڈ چھوڑ جاے یا ملاقات کرنے آئے تو دوسری خاتون کا فرض ہے کہ وہ ہفتہ عشرہ مین خود جاکر کارڈ چھوڑ آے یا ملاقات باز دید کرے ۔

اگر کوئی خاتون کسی ایسی خاتون سے ملاقات کرنے جاے جو کسی اور خاتون کے یہان مقیم ہو تو اس دوسری خاتون کے نام بھی کارڈ چھوڑنا ضرور ہے

اگر کوئی اعلیٰ مرتبہ کی خاتون کارڈ چھوڑنے کے جواب مین بجاے کارڈ چھوڑ آنے کے جاکر ملاقات کرے تو یہ اسکی خوش خلقی ہے اور جس خاتون کی ملاقات کو وہ آئی ہے اوس کا فرض ہے کہ وہ بہت شکریہ ادا کرے ۔ اس امر کا بہت لحاظ رکھا جاے کہ کارڈ کے جواب مین صرف کارڈ چھوڑا جاے اور ملاقات کے جواب مین ملاقات باز دید کی جاے ، اگر اس قاعدہ کی پابندی نہین کی جائیگی تو یہ سوسائٹی (Society) کے آداب کی خلاف ورزی پر محمول کیا جاے گا ۔

اگر کوئی خاتون بیمار ہو اور اُسکی مزاج پرسی کے لئے جائین تو کارڈ پر یہ لکھکر چھوڑ دینا چاہئے کہ "مسز فلان یا مس فلان کی مزاج پرسی کی غرض سے" مریضہ کو لازم ہے کہ اوس کے جواب مین اپنے کارڈ پر یہ لکھکر کہ "مزاج پرسی کا شکریہ" ملازم یا ڈاک کے ذریعہ سے بھیجدے ۔

تعارف | تعارف کرانے کے وقت سب سے زیادہ دشواری اسکے
محل اور موقع کی تلاش مین ہوتی ہے ، بڑی بڑی دعوتون کے موقع پر کثر
لوگ ایسے ہوتے ہین جو ایک دوسرے سے واقف نہین ہوتے ایسے
موقع پر تعارف کرانا زیادہ مناسب ہے ، جب دو دوست آپس مین بیٹھکر
باتین کررہے ہون اور وہان کوئی تیسرا شخص بھی موجود ہو مقتضاے اخلاق
یہ ہے کہ اسکو بھی شریک کرلیا جاے ایسے موقع پر تعارف ہونا
لازمی نہین ہے ، اگر دو شخص ایک ہی وقت مین کسی سے ملنے جائین اور
وہ ایک دوسرے سے واقف نہون تو کچھ ضرور نہین کہ ان کا تعارف
کرایا ہی جاے ایسے موقعون کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ نہین بنایا جاسکتا ،
یہ صرف موقع محل پر مبنی ہے دو خواتین جو ایک ہی محلہ مین رہتی ہون لیکن
ایک دوسرے سے واقف نہ ہون تو جب تک انکو خود ملنے کی تحریک نہو
کبھی تعارف نہ کرانا چاہئے اور تعارف کراتے وقت کبھی مبالغہ سے
کام نہ لیا جاے کیونکہ اس سے خواہ مخواہ جنکا تعارف کرایا جاتا ہے ان کو
شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور بعض اوقات اس مبالغہ کا کوئی مضر نتیجہ
بھی کسی ایک کو برداشت کرنا پڑتا ہے تعارف کرانے مین جن آداب کا
خیال رکھنا ضروری ہے وہ حسب ذیل ہین :-

(۱) جب تک اس امر کا یقین نہ ہو جاے کہ جانبین مین سے

دونون تعارف حاصل کرنا چاہتے ہین اوسوقت تک تیسرے شخص کو تعارف کرانے کا کوئی حق نہین، جانبین مین سے اگر ایک شخص تعارف کرنا پسند نہ کرے تو کسی حالت مین بھی تعارف کرانے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ ایسی حالت مین اول الذکر شخص سے ممکن ہے کہ اس قسم کی بے توجہی ظہور مین آئے جو دوسرے شخص کو ناگوار ہو اگر ایسے دو شخصون کا تعارف کرانا مقصود ہو جن مین سے ایک عالی مرتبہ ہو تو بہتر ہے کہ اس عالی مرتبہ شخص سے دریافت کر لیا جائے کہ فلان شخص آپ سے تعارف حاصل کرنے کا متمنی ہے۔

اگر دو خواتین مین تعارف کرایا جائے تو کم مرتبہ خاتون کا اعلیٰ مرتبہ خاتون سے پہلے نام لینا چاہیئے، اسی طرح غیر منکوحہ خاتون کا نام منکوحہ خاتون سے پہلے لیا جاتا ہے لیکن اگر غیر منکوحہ خاتون سے مرتبہ مین بڑی ہو تو منکوحہ خاتون کا غیر منکوحہ خاتون سے پہلے نام لینا چاہیئے اور تعارف کے وقت دونون خواتین کو کچھ جھکنا چاہیئے لیکن اگر بڑی مرتبہ والی خاتون مصافحہ کیلئے اپنا ہاتھ بڑھائے تو کم مرتبہ والی خاتون کو اپنی عزت افزائی سمجھنا چاہیئے اگر دونون خواتین ہم مرتبہ ہون تو زیادہ عمر والی خاتون سے کم عمر والی خاتون کا تعارف کرانا چاہیئے اگر ڈنر کے موقع پر کسی میزبان کے ایسے مہمان ہون جو ایک دوسرے سے ناواقف ہون تو میزبان کا فرض ہے کہ بغیر اون سے دریافت کیے ہوئے

اون کا تعارف کراے۔

ایٹ ہوم (At Home) پر ڈنر کے بعد جب ڈرائنگ روم (Drawing room) مین خواتین کا آپس مین تعارف کرایا جاے تو اون کو کھڑا نہ ہونا چاہیئے اگر کسی خاتون کے مکان پر اتفاق سے ایک ہی وقت مین دو یا تین خواتین ملاقات کے لئے آئین تو میزبان کا فرض ہے کہ وہ اون سب کا آپس مین تعارف کرا دے ایسے موقع پر ان سب کا تعارف کرتے وقت جھکنا چاہیئے

تعارفی خطوط | بجز خاص حالتون کے کسی اجنبی شخص کو اپنے کسی دوست سے تعارف کرانے کے لئے تعارفی خط دینا مناسب نہین کیونکہ جس دوست کے پاس وہ خط بھیجا جاتا ہے اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ جو خط لیکر آیا ہے نہایت خاطر و مدارات سے پیش آئے اور مہمان نوازی کرے قبل خط دینے کے اس امر کا بھی یقین کر لینا چاہیئے کہ آیا اس دوست کے ساتھ جو تعلقات ہین وہ اس بات کے مقتضی ہین یا نہین کہ اوسکو اسقدر تکلیف دی جاے اگر وہ دوست کوئی عالی مرتبہ شخص ہو تو مناسب یہ ہے کہ تعارفی خط دینے سے پہلے اس سے دریافت کر لیا جاے کہ آیا وہ اس قسم کا تعارفی خط قبول کرنے مین کچھ حرج تو نہین سمجھتا تعارفی خط ہمیشہ کھلا ہوا دینا چاہیئے جو شخص کہ

یہ خط لیکر جاے اوسے چاہئے کہ پہلے روز وہ اوس شخص کے مکان پر جاکر بغیر اوس سے ملے ہوے اپنا وزیٹنگ کارڈ اور یہ خط چھوڑ آئے اب جسکے پاس یہ خط چھوڑا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ چاء ایٹ ہوم (At home) یا ڈنر (Dinner) مین جہانتک ہو سکے اوسے جلد مدعو کرے۔

دیگر امور | کوئی خاتون یا مرد جب کسی کی ملاقات کو جاے تو اس کو مکان مین داخل ہونے سے پہلے ملازم سے دریافت کرلینا چاہئے کہ آیا صاحبہ خانہ یا صاحب خانہ گھر مین ہے یا نہین اگر جواب نفی مین ملے تو کارڈ چھوڑنا چاہئے اور اگر جواب اثبات مین ملے تو ملازم کو اپنا نام بتا دے تاکہ وہ گھر مین جاکر کہہ آئے صاحبہ خانہ کی موجودگی مین ملازم کو کارڈ نہ دینا چاہئے جسوقت صاحبخانہ کو خبر ہوگی وہ فوراً استقبال کے لئے دروازہ پر آئیگی، مہمان کو چاہئے کہ اس کے ہمراہ چلی جاے اور ڈرائنگ روم مین بیٹھکر گفتگو کرنی شروع کردے، اثناے گفتگو مین کسی دوسرے ملاقاتی کے آنے کی خبر ہو تو صاحبہ خانہ کو چاہئے کہ جہانتک ممکن ہو پہلے ملاقاتی سے جلد رخصت حاصل کرے اگر دوسرا ملاقاتی آجاے اور صاحبہ خانہ اس سے تعارف کراے تو اوس تعارف کرانے کے وقت کھڑا نہ ہونا چاہئے جب یہ خاتون رخصت ہو تو دوسرے مہمان کو بھی کھڑا نہ ہونا چاہئے، صرف کرسی پر سے ذرا اوٹھ کر جھکے اور پھر بیٹھ جاے۔ اگر ان دونون مین گھرے

مراسم نہ ہون اور کوئی خاص مضمون نہو جس پر دونون گفتگو کرین تو صاحبخانہ
کو چاہئے کہ کوئی ایسی گفتگو چھیڑ دے جو عام مذاق کی ہو اگر اس کے پاس
تصویرون کے یا کارڈون کے البم (Album) ہون تو اپنے
مہمانون کو دکھلاے جب ملاقات ختم ہو جاے تو صاحبہ خانہ کو چاہئے
کہ اپنے مہمان کی دروازہ تک مشایعت کرے اگر میزبان کوئی اعلے
مرتبہ کی خاتون ہو تو اسے چاہئے کہ جس وقت مہمان رخصت ہونے کیلئے
اوٹھے تو گھنٹی بجادے تاکہ ملازم یا خادمہ حاضر ہو کر اسکو باہر جانے کا
راستہ بتادے اگر ایک ہی وقت مین دو تین مہمان آجائین تو صاحبخانہ
کو چاہئے کہ ہر مہمان کے کمرے مین داخل ہونے کے وقت خود کرسی
پر سے اُٹھ کھڑی ہو اور ایک کا دوسرے سے تعارف کراے اور
اس قسم کی عام گفتگو چھیڑے کہ ہر ایک اوس مین حصہ لے سکے اگر
صاحبہ خانہ ان مہمانون مین تعارف کرانا پسند نہ کرے تب بھی یہ
سب عام گفتگو مین حصہ لے سکتی ہین ، اگر چاے کا وقت ہو جاے اور صاحبہ خانہ
اپنے مہمانون کو چاء پلانا پسند کرے تو ملازم یا خادمہ کو چاء لانے کا حکم دے ملازم کو
چاہئے کہ چاء لاکر ایک چھوٹی میز پر صاحبہ خانہ کے قریب رکھدے اور بسکٹ
کیک وغیرہ کافی تعداد مین ہون صاحبہ خانہ کو چاہئے کہ خود پیالیون مین
چاء نکال کر مہمانون کو پیش کرے اگر اوس کے مہمانون مین کوئی مرد ہو تو

اوس کا فرض ہے کہ خواتین کو پیالیان اُٹھا اُٹھا کر دے۔

اگر ایک ہی وقت مین دو یا تین مہمان آئین تو صاحبہ خانہ کو چاہئے کہ اونسے رخصت ہوتے وقت اپنی نشست سے اوٹھکر اون سے مصافحہ کرے لیکن ڈرائنگ روم (Drawing room) کے دروازہ تک اونکو چھوڑنے کے لئے جانا ضروری نہین +

پارٹیان

عموماً تفریحی پارٹیان زندہ دلی کی علامت ہین اور ایک زندہ دل قوم کے زن و مرد ہمیشہ اس قسم کے جلسے کرتے ہین جن مین دوست احباب اور قوم کے سربرآوردہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر چند گھنٹے لطف و مسرت کے ساتھ بسر کرتے ہین میزبان کو مہمانون کی شرکت اور ان کی خاطر مدارات سے اور مہمان میزبان کے خلوص و محبت سے مسرور اور

شادان ہوتے ہین۔

اسلام نے اسی اصول پر معمولی وغیر معمولی دعوتون اور مہمان نوازی کے ماسوا سال مین دو دن عام اہل اسلام کے جمع ہونے اور باہمی اظہار خوشی و مسرت کرنے کے لئے مخصوص کر دیے ہین جو تیرہ سو برس سے برابر جاری ہین اور وہ اجتماع ایسا ہے کہ جس مین روحانیت بھی شامل ھے اور باہمی ملاقات سے دلی سرور و مسرت بھی حاصل ہوتی ھے ، یہ عیدین کے دن ہین جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایامُ اکلٍ و شُربٍ یعنی یہ دو دن کھانے پینے کے ہین اور یہ فرمایا ہے کہ ان دنون مین کھیلو کودو ، خوشیان مناؤ ، اور اچھے کپڑے پہنو۔

مسلمان عید کی نماز پڑھتے ہین حسب حیثیت عمدہ کپڑے بھی پہنتے ہین ایک دوسرے کے یہان ملنے کو جاتے ہین ، شیر خرما ، عطر و پان پیش ہوتا ھے مگر اس طریقہ مین یہ نقص ھے کہ ایک دوسرے کے یہان بلا اطلاع و بلا تعین اوقات جاتے ہین بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک وقت مین زید عمرو کے گھر پہونچا اور عمرو زید کے گھر آیا ، اور ملاقات دونون کی نہ ہوئی اس لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ عید کے دنون مین متمول اصحاب پارٹیان دیا کرین اور انھین پارٹیون مین

تہنیت عید ادا کی جاے اس طرح سلیقہ کے ساتھ خوشی بھی منائی جاسکتی ھے اور آپسمین ایک دوسرے سے ملاقات کا موقع بھی پاسکتا ہے مرد تو ایک دوسرے کے یہان آتے جاتے ہین اور آپس مین ملتے جلتے ہین مگر عورتین اس خوشی سے ہر طرح محروم رہتی ہین اگر ہر جگہہ اس قسم کے انتظام کئے جائین کہ عورتین جمع ہو کر آپس مین ملین تو کچھ دشواری نہین اور اس سے ایک خاص قسم کی با اثر زندہ دلی بھی نمایان ہوگی ، عیدین کے علاوہ بارھوین ربیع الاول بھی ایک ایسی تاریخ ھے جسمین پارٹیان اور مولود شریف کی مجلسین منعقد کی جائین ، کیونکہ یہ تاریخ مسلمانون مین بڑی خیر و برکت کی تاریخ ھے ،

رجب کی ستائیس کو محفل معراج منعقد کی جاے نوافل پڑھے جائین اور قبل نوافل احباب کو پارٹی دی جاے ، اسی طرح ماہ شعبان مین مجلس و نوافل کا التزام رکھا جاے ۔

مسلمانون کا اجتماع تو ایک ایسی ضروری چیز ہے جو روزانہ جماعت جمعہ ، و عیدین ، اور حج کے حکم سے ظاہر ھے ، جو لوگ جماعت کے پابند ہین کبھی تنہا نماز پڑھ کر خوش نہین ہوتے ایسے ہی اگر متمول مسلمان یا چند متوسط درجہ کے اصحاب چندہ کر کے عیدین کی پارٹیون کا دستور رائج کرین تو پھر ایک عادت ہو جاے گی ، اور

"ہم خرما وہم ثواب" کا نتیجہ حاصل ہوگا اسی طرح جمعہ کے دن بھی خاص خاص اعزہ و احباب اس طرح ملنے جلنے کے اسباب مہیا کرین تو اور بھی اچھا ہے ۔

(الف) اسلامی طرز کی مخصوص پارٹیان

تاہم ابھی تک جو بعض دعوتین اسلامی شان اور طرز کی ہوتی ہین وہ لبا غنیمت ہین اور ان سے کچھ نہ کچھ زندہ دلی اور چہل پہل معلوم ہوتی ہے لیکن ان مین بھی سلیقہ کی خاص ضرورت ہے اور ذیل مین اسی سلیقہ کے متعلق کچھ ہدایات لکھی جاتی ہین ۔

رمضان کی دعوتین رمضان وہ متبرک مہینہ ہے جسمین ہر مسلمان کو جو پابندی کے ساتھ روزے رکھتا ہے تنقیہ جسم اور تزکیہ نفس کا موقع ملتا ہے اور خدا نے جو نعمتین عطا فرمائی ہین اون کا اصلی لطف بھی اسکو اسی خیر و برکت کے مہینے مین نصیب ہوتا ہے ہر شخص بقدر توفیق ماکولات اور مشروبات مین خاص تکلف کرتا ہے اور اپنے احباب اور اعزہ کو دعوت دیکر اپنے لطف کو دو بالا کرتا ہے ان دنون مین علی العموم تین قسم کی دعوتین ہوتی ہین ، روزہ کشائی ، محض تفریحی افطار ، اور ختم قرآن ۔

روزہ کشائی | یہ دعوت اپنے لڑکے یا لڑکی کے پہلی مرتبہ روزہ رکھنے کی خوشی مین کی جاتی ہے اس دعوت مین افطاری کے ساتھ کھانا بھی لازمی ہوتا ھے اور یا تو گھر ہی پر اپنے عزیز و اقارب اور دوستون کو بلا کر کھانا کھلاتے ہین یا سب کے گھرون پر بھیجدیا جاتا ھے، بہتر یہی ہو کہ اگر خاص مجبوری نہ ہو تو اپنے ہی گھر پر بلا کر کھانا کھلایا جاے لیکن اسکا اہتمام رکھنا بھی ضروری ہے کہ کھانا قبل از مغرب تیار رہے تاکہ مہمانون کی تراویح فوت نہ ہون ۔

تفریحی دعوت | اس دعوت مین یا تو صرف افطاری ہوتی ہے ، یا افطاری اور کھانا دونون ہوتے ہین ، اس مین اپنے ہمسایہ احباب اور عزیزون کو زبانی اذن دیدیا جاتا ہے ، یہ ایسی دعوت ہے جسکا سلسلہ اسمین مہینہ بھر تک رہتا ہے ۔

ختم قرآن | اسمین صرف جس روز قرآن ختم ہوتا ہے اوس روز بعد تراویح مقتدیون کو تختیان یا کوئی اور شیرینی تقسیم کردی جاتی ھے علاوہ مقتدیون کے حافظ جو قرآن پڑھتا ہے یا وہ شخص جو حافظ سے قرآن پڑھواتا ھے وہ اپنے دوسرے احباب اور اعزہ کو بھی اذن دیتا ھے بعض لوگ کسی مسجد مین یا اپنے گھر ہی پر قرآن پڑھتے ہین ، یا کسی حافظ سے پڑھواتے ہین وہ ختم قرآن کے دن افطار اور کھانے کی بھی

دعوت کرتے ہین ۔

اگران تقریبات مین دعوتین دی جائین تو احباب اور اعزا کو ذریعہ خطاون دعوت بھیجنا چاہیئے ، ختم قرآن کی دعوت مین علاوہ اون کے جو روزانہ شریک تراویح ہوتے ہین اور احباب کے نام بھی بھیجے جائین ، اگر گھر کے نزدیک مسجد نہ ہو تو اپنے گھر ہی پر سب مہمانون کے واسطے جنکو اذن دیا جاے وضو کے لئے پانی اور جانمازون کا انتظام پہلے سے کرلیا جاے ۔

افطاری مین زیادہ تر لطیف و مفرح چیزین مثلاً میوہ جات اور موسمی پھل ہونے چاہئین ، اور ایک پارٹی کی طرح ان سب چیزون کا انتظام کرنا چاہیئے اگر فرش پر دعوت دی جاے تو چھوٹی چوکیان رکھکر افطاری چن دی جاے یا تختون پر چنی چاہیئے ، اگر گرمیون کا موسم ہے تو ٹھنڈے پانی کا انتظام لازمی ہے ، مٹی کی صراحیون اور آبخورون مین افطار سے پہلے پانی بھرکر کھلی ہوا مین رکھ دیا جاے ، آبخورے کافی تعداد مین ہونے چاہئین ، اگر موسم سرما ہے تو چاے کا انتظام کرنا چاہیئے افطار کے بعد ہی سب کے لئے وضو کے واسطے لوٹے رکھدئے جائین ، اگر مسجد قریب ہو تو بھی گھر پر وضو کا انتظام ضرور کردیا جاے کہ یہان سے وضو کرکے سب مسجد مین جاکر نماز پڑھ لین ، حقہ پینے اور زردہ کھانے والون کے لئے افطار سے ذرا پہلے حقے اور پان تیار کراکر رکھوا دیے جائین ، اس بات کا خاص طور سے

لحاظ رکھا جاے کہ اگر مہمانون مین زیادہ لوگ حقہ پینے والے ہون تو متعدد حقے ہونے چاہئین ، اگر کھانے کی بھی دعوت دی ہو تو جب تک سب لوگ نماز سے فارغ ہون کھانا برتنون مین نکلوا کر رکھدینا چاہئے یا نماز کے بعد ہی نکلوایا جاے اور دستر خوان یا میز پر چن دیا جاے ، عموماً کل دعوتون مین یہی پسندیدہ ہے کہ پہلے کھانا چن دیا جاے ، پھر اسکے بعد مہمان دستر خوان پر بٹھاے جائین ، مہمانون کو دستر خوان پر بٹھلا کر کھانا لانا کسیقدر معیوب اور تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔

مجلس میلاد ماہ ربیع الاول کی مختلف تاریخون مین مجلس میلاد نبوی منعقد کی جاتی ہے ، یہ مجلس مسلمانون کی اس دلی عقیدت و عظمت اور محبت کا ثبوت ہین جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کر ساتھ ہے ان مجلسون کو نہایت سلیقہ اور نفاست کے ساتھ آراستہ کرنا چاہئے اگرچہ جدید مذاق اور طرز لباس ان مجلسون کا انعقاد بھی کرسیون پر چاہتا ہے اور بلاشبہ اس مین کوئی ہرج بھی نہین ، لیکن مذاق مذہب نہین مانتا اور اس سادگی کو دل کسی طرح نہین چھوڑنا چاہتا جو بمنزلہ شعائر اسلام ہے ، اس لئے ایسی مجالس فرش پر ہی منعقد کی جائین تو مناسب ہے مکان کو پھول پتون سے آراستہ کرنا چاہئے ، فرش صاف و سفید ہو خوشبودار بخور جلاے جائین ، اگر شب ہو تو مومی شمعین روشن ہون

جن کی روشنی ٹھنڈی اور لطیف ہوتی ہے ورنہ جیسی روشنی اچھی معلوم ہو کیجائے بلند مقام پر ایک چوکی ہو جسپر گلاب کے گلدستے رکھے ہون، عود سلگ رہا ہو، تمام حاضرین سفید مصفیٰ لباس پہنکر آئین اور ادب و خاموشی کیساتھ بیٹھین، شور وغل مطلق نہ ہو، جب حاضرین جمع ہو چکین یا وقت معترہ پورا ہو جائے تو میلاد شروع کیا جائے، میلاد وعظ کی صورت مین ہونا چاہیئے جس مین اخلاق وفضائل نبویؐ اور ایسے واقعات جن سے قلب پر خاص اثر ہوتا ہے بیان کئے جائین، جہان تک ممکن ہو واعظ خوش بیان ہو اور اوسکی صورت سے عظمت ہویدا ہو، محض معجزات وولادت ہی کا بیان نہو نعتیہ غزلون مین کوئی ہرج نہین لیکن درحقیقت بہت سی غزلین اس عظمت و مرتبہ سے بہت گری ہوئی ہوتی ہین جو ایسے وجود مقدس اور ذات عالی صفات کی شان مبارک کے شایان نہین۔

حاضرین خاموشی کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہین اور کسی کی تعظیم وغیرہ کے لئے سکوت وسکون مین فرق نہ ڈالین، اگر کوئی اچھا واعظ خطیب نہ ہو تو کسی اچھی اور مستند کتاب سے انتخابات پڑہی جائین یہ جلس ایک گھنٹہ مین ختم ہو جانی چاہئے اختتام پر جو شیرینی وغیرہ تقسیم کی جائے اس مین خاص سلیقہ ونفاست ہو، ٹین کی طشتریان یا چینی کی رکابیان نئے سفید کپڑے مین باندھ کر پیش کی جائین یا اون کو

رنگ برنگ کاغذون مین لپیٹا جاے۔

مجلس عزا — مجالس عزا بالعموم ماہ محرم مین منعقد کی جاتی ہین، ان مجالس مین بجز سلیقہ صفائی کے کسی قسم کا تکلف نہین ہونا چاہیئے رنگین شمعین یا لیمپ وغیرہ روشن نہ کئے جائین اور نہ پر تکلف لباس ہو، درحقیقت یہ مجالس ماتم و رنج کی مجلسین ہین اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اہل بیت نبوی پر جنکی محبت مسلمانون کا ایمان ہے جو مصائب گزرے ہین اون کی یاد تازہ کرکے ان کے صبر و استقلال سے سبق حاصل کیا جاے یہ واقعات کچھ ایسے حیرت انگیز ہین جن کے تذکرے سے ہر انسان کا دل بھر آتا ہے اور آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے، لیکن چلا چلا کر رونا کسی طرح جائز نہین — مرثیون کے پڑھنے سے وعظ کا طریقہ ہزارہا درجہ بہتر ہے، مرثیون مین شاعری ہوتی ہے اور مجلس عزا بزم مشاعرہ بن جاتی ہے یا سوز خوانی مجلس طرب کا بدل ہو جاتی ہے،

وعظ ہو اور پر درد لہجہ مین ہو، صحیح روایات و واقعات بیان کئے جائین اور امت محمدی کو اوس رضا و تسلیم کی ہدایت کی جاے جو جگر گوشگان نبوی نے ایسے موقع پر ظاہر کی، خصوصاً اون مخدرات عظمت مآب کے صبر و شکر کو جنکی زندگی تمام نسوان اسلام کے لئے نمونہ عمل ہے نہایت وضاحت سے بیان کیا جاے۔

ان مجالس مین موسم کے لحاظ سے صرف شربت یا چار کا انتظام کیا جاے شیرینی و دعوت طعام سے میرے نزدیک یہ زیادہ ثواب ہے کہ کسی غریب سیکے بچے کی تعلیم مین مدد کی جاے یا اور جو اوسکی ضرورت ہو اوسکو پورا کیا جاے، خود مسلمانون کو غور کرنا چاہیئے کہ ان دونون طریقون مین سے کونسا طریقہ سچی عقیدت مندی اور محبت کے اظہار کا ہے اور مناسبت موقع کا اقتضا کیا ہے۔

دعوت کا سلیقہ

اب ذیل مین دعوتون کے وہ چند طریقے لکھے جاتے ہین جن پر حالات کو ملحوظ رکھتے ہوے کم وبیش عمل کرنے سے اپنے طرز معاشرت کے لحاظ سے زنانہ و مردانہ دعوتون مین سلیقہ و نفاست پیدا ہوسکتی ہے۔

اگر مکان بڑا ہو تو کھانے کا کمرہ باورچی خانہ سے اتنا دور نہ ہو کہ وہان تک کھانا لیجاتے ہوے ٹھنڈا ہو جاے اور نہ اتنا قریب ہو کہ جو چیز باورچیخانہ مین پکے یا بھونی جاے اسکی بو وہان تک پہونچے اگر مردانے مین مہمانون کو کھانا بھیجا جاے تو پہلے ہاتھ دہونے کا سامان مناسب جگہہ رکھا جاے اور کمرے یا صحن مین جہان کھانا کھایا جاے دسترخوان یا اگر میز ہو تو اس پر چادر کو بچھایا جاے، پانی کی صراحیون اور گلاسون کو بھی رکھ دیا جاے روٹی جھاڑ کر اور صاف کر کے ایک

دسترخوان مین لپیٹ کر بھیجی جاے ، پھر کھانے کی قابین اور ڈونگے
وغیرہ کشتی اور خوان مین جائین ، خوان پوش سفید ہو اور کھانے والونکا
اندازہ کرکے اتنا کھانا باہر بھیجا جاے کہ بار بار مانگنے کی ضرورت نہ ہو
اگر یہ خیال ہو کہ اندر سے باہر جاتے جاتے کھانا ٹھنڈا ہو جاے گا
تو پہلے سے ایک ہاٹ کیس* کو (کھانا گرم رکھنے کی الماری) مہیا رکھا جاے
ورنہ ڈونگے بند بھیجے جائین اور ان پر کپڑا ڈھکا ہوا رہے ۔

خاص دعوتون مین یہ طریقہ سب سے بہتر ہے کہ ایک صاف و
سفید فرش پر لٹھہ کا دھرا سلا ہوا اُجلا دسترخوان بچھایا جاے اور
یہ خیال رکھا جاے کہ بیٹھنے مین تنگی نہ ہو آٹھ آدمیون کے لئے ۱۲ فٹ
طولانی اور ۴ فٹ عرض جگہہ کافی ہے ۔ دسترخوان ایک میز پر ہو جو فرش
سے فٹ سوا فٹ اونچی ہو اور اس کے گرد گدے بچھاے جائین اور
دسترخوان پر بیچ مین بھرے گلدان رکھدئے جائین اور ہر شخص کے
روبرو جو چیزین پکوائی گئی ہین پلیٹون مین نکالکر رکھدی جائین درمیان مین
ڈونگون اور قابون مین کھانا بھر کر رکھدیا جاے یا جتنی قسم کا کھانا ہو
اتنی ہی پلیٹون مین ہر آدمی کے سامنے رکھا جاے اگر زیادہ قسم کا
کھانا ہو تو کھانے کے اقسام کے مطابق پلیٹ ، رکابی ، پیالہ ، پیالی

* (Hot Case)

ہر آدمی کے سامنے ہونے چاہئین ، دودھ کسی جگ مین رکھ دیا جائے اور اس کے لئے ہر ایک کے سامنے ایک برتن رکھا جاے ، اگر مربہ چٹنی ، اور اچار بھی ہے تو متعدد برتنون مین جو انہین چیزون کیلئے مخصوص ہوتے ہین ہر ایک کے سامنے رکھنا چاہئے ورنہ دسترخوان پر جابجا چھوٹے چھوٹے کانچ کے مرتبا نون کو چنا جاے ضرورت کے مطابق چھوٹے بڑے چمچے رکھدیے جائین دُھلے ہوے صاف تولئے بھی ہون جو کھانے والے اپنے زانو پر ڈال لین ۔

دسترخوان سے علٰحدہ مگر قریب ہی دو چار صراحیون یا جگون مین بھرا ہوا پانی رکھا جاے اور اوسی میز پر گلاس بھی رکھے رہین بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ ہر آدمی کے سامنے ایک ایک کانچ کا گلاس بائین ہاتھ پر رکھا جاے اور خادم وسر براہ کار دیکھتے رہین کہ جب گلاس خالی ہو جاے تو اوٹھا کر اور پھر پانی بھر کر رکھ دین ۔

اگر اقسام طعام یا آدمی زیادہ ہون تو اون کی مناسبت سے دسترخوان چوڑا اور جگہہ وسیع ہونی چاہئے ، شب کے وقت روشنی کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب دسترخوان بڑا ہو تو شمعدانون مین مومی بتیان دس بارہ منٹ پہلے روشن کر کے وسط مین رکھدی جائین ورنہ کنارون اور وسط مین لیمپ جلا دیے جائین

ان لیمپون کے گلوب سبز یا دودھیا ہون تو بہتر ہے تاکہ آنکھون مین تیز روشنی کا مضر اثر نہ پہونچے، دسترخوان پر خدام یا خادمات کی تعداد کھانے والون کی تعداد کے لحاظ سے مقرر کی جاے، مندرجہ بالا طریقہ پر ایک آدمی آٹھ آدمی کو اچھی طرح کھانا کھلا سکتا ہے، کیونکہ ہر چیز دسترخوان یا میز پر موجود ہوتی ہے، بہرحال خادم ایک سے زیادہ ہون تو اون کو خاموشی کے ساتھ اپنی خدمات بجا لانی چاہئے، اور میزبان کو قبل کھانے کے ہر ایک کے فرائض و خدمات معین کر دینے چاہئین کھانے سے فارغ ہونے کے بعد قبل اس کے کہ ہاتھ دھلاے جائین تازہ پھل، نارنگی، کیلا، امرود انبہ قلمی، شفتالو، لوکاٹ، وغیرہ مل سکتے ہون اور وقت کے مناسب ہون پیش کئے جائین اور ساتھ ساتھ ایک چھری بھی پیش کرنی چاہیئے اگر عرب کے مروجہ طریقہ سے کھانا کھلایا جاے تو چوکی کے گرد جو فرش سے چند انچ اونچی ہو چھوٹے چھوٹے گدے بچھا دیے جائین جو تین فٹ مربع ہون اور چوکی پر سفید چادر ڈالی جاے جو اس کے پایون کو چھپالے پھر ایک قسم کا کھانا رکھا جاے، اگر شوربے کی قسم سے ہے تو پیالے مین اور اگر چاول کی قسم سے ہے تو قاب مین بھر کر وسط مین رکھدین شوربے کے برتن مین لانبی ڈنڈی کا گھرا

چمچہ ہو جو خاص اسی کام کے واسطے ہوتا ہے اور قاب میں کئی *سرپون یعنے بڑا چمچہ رکھدین اس برتن کے گرد مہمانون کی تعداد کے مطابق خالی پلیٹین لگا دین مہمان چوکی کے اس پاس بیٹھین اور اپنی اپنی پلیٹ مین کھانا نکال کر نوش جان کرین، جب ایک قسم کا کھانا ختم ہوجاے تو خدام پاسہ بر اہی اس کھانے کے ظرف کو اور پلیٹون کو اٹھالین اور مثل سابق پھر دوسرے کھانے کا برتن اور خالی پلیٹین لاکر رکھدین یہانتک کہ جملہ اقسام کے کھانے ختم ہو جائین۔

یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ اگر گوشت ہوگا تو اوس کے ساتھ شیرمال، باقرخانی، چپاتی، یا پراٹھا، یا پوری کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا، اس لئے ان چیزون کو بھی بقدر ضرورت مہمانون کے سامنے کھانا پیش کرنے سے پہلے ہی ایک ایک خالی رکابی مین لگادیا جاے اور اس رکابی کے نزدیک خالی رکابی رکھی جاے میٹھی چیزین آخر مین پیش کی جائین، کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جو کھانے مہمانون کے لئے تیار کئے گئے تھے وہ ختم ہونے والے ہین یا ہو گئے ہین ایک لوہے یا لکڑی کی ہلکی خوبصورت نیچی تپائی ہو جسپر سیلا بچی صابون دانی بیسن والی، رکھی جاے اس کے پاس ہی ایک چوکی بچھی ہوئی ہو،

* (Dinner Spoon)

وہان مہمان جاکر ہاتھ دھوئین یا خدمت گار سیلابچی اور صابون دانی لیکر ہر ایک کے نزدیک آئے اور ہاتھ دھلاکر تولیہ پیش کرے جو اسکے کاندھے پر ہو۔

میز پر کھانے کی صورت مین سیلابچی والی نیپائی ہر مہمان کے سامنے لانی چاہئے۔

ہاتھ دھونے کے بعد مہمان دوسرے کمرے مین جو نشست کے واسطے مخصوص ہو جاکر بیٹھین اور وہان نیم کی صاف شدہ یا پرن کی خلالین پیش کی جائین اسکے بعد کافی، چا، وغیرہ جو مرغوب ہو طلب کی جاے، حقہ، سگریٹ[۵۱]، یا سگار[۵۲] کو بھی اس کمرہ مین پیش کیا جاے، اگر موسم گرما ہے تو ایس کریم[۵۳] وغیرہ حاضر کیا جاے بعدہ خاصدان یا تھالی مین نفاست کے ساتھ گلوریان آئین، زردہ یا گولیان علیحدہ چھوٹی چھوٹی خوب صورت ڈبیون مین رکھی ہون، نشست کے کمرہ مین شغل کے مختلف سامان ہون تاکہ مہمان چند گھنٹے وہان بیٹھکر اشغال سے مسرت حاصل کرین۔

[۵۱] (Cigaratte) [۵۲] (Cigar)
[۵۳] (Ice cream)

جب رخصت کا وقت ہو تو عطر اور پھول وغیرہ دیکر رخصت کرین ، بعض
مردانہ اور زنانہ دعوتین ایسی بھی ہوتی ہین جہان میز کی مغربی طریقون
کی پابندی تو نہین کی جاتی تاہم میزون پر کھانا کھلایا جاتا ہے اور اُن
کھانون مین زیادہ تعداد ہندوستانی کھانون کی ہی ہوتی ہے
ایسے موقع پر جس کمرے مین یا جس جگہہ کھانا کھلانا مقصود ہو اُسکے
وسط مین مربع یا مستطیل میزین بچھائی جائین اون پر سفید و صاف
چادر ہو ، پھر خالی رکابیان رکھدی جائین ، چمچے ، چھری ،
کانٹے ، قرینے سے لگا دیے جائین کرسیون مین اتنا فصل ہو کہ
بیٹھنے والون کو تکلیف نہ ہو اور کرسیون کے سامنے ہی پلیٹین اور چمچے
رہین پلیٹون کی بائین جانب کانٹے اور اور داہنے جانب چمچے اور
چھریان ہون ، ہر پلیٹ کے سامنے ایک تہ شدہ تولیہ ہو جس کے
اندر روٹی اس طریقہ سے رکھی جاے کہ باہر اس کا سر نظر آتا رہے
میزون پر جا بجا گلدان بھر کر لگا دیے جائین اور پھر صاف لباس پہنے ہوے
خادم کھانا پیش کرین اگر روٹی طلب کی جاے تو پلیٹ مین لگا کر لائی جاے
اگر برف بھی ہو تو اوسکو توڑ کر اور دھو کر رکابی مین لانا چاہیے
تاکہ کھانے والا خود چمچہ سے لے کر ڈال لے باقی ہاتھ دھونے اور
چیزون کے پیش کرنے کا طریقہ اوپر لکھا جا چکا ہے میز ہو یا دسترخوان

اگر کھانون کی تعداد زیادہ ہے تو پہلے نمکین کھانے رکھے جائین اور پھر اون کی قابین وغیرہ اوٹھا کر میٹھے کھانے پیش کیۓ جائین، لیکن یہ تمام باتین صاحب خانہ کی تہذیب و شایستگی پر موقوف ہین وہ جس ترتیب سے مناسب سمجھے کھانا پیش کراے لیکن مٹھائیان اور فواکہات[1] آخر مین پیش ہون ۔

دعوتون کے علاوہ گھر مین روزمرہ بھی ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور جب گھر مین کئی اہالی خاندان ہون تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ سب ملکر کھانا کھائین ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جماعت[2] کے ساتھ کھانا کھانے سے برکت ہوتی ہے" ٭

تقریبات مین انتظام

شادی بیاہ وغیرہ تقریبات کی دعوتین نہایت اہم ہوتی ہین ان مین مہمان بھی کثرت سے ہوتے ہین اگر ممکن ہو تو مذکورۂ بالا طریقون مین سے کسی طریقے پر کھانا کھلایا جاے ورنہ عموماً ہر قصبہ اور شہر مین وسیع اور ہوادار مکانات مل سکتے ہین جنمین سے ایک مکان انتخاب کیا جاے اور اوسکے ایک جداگانہ قطع مین مہمانون کے بٹھانے کی جگہ معین ہو ایک کونے مین ہاتھ دھونے کا

[2] عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا جمیعًا ولا تتفرقوا فان البرکۃ مع الجماعہ

[1] میوے تر و خشک ۱۲

سامان ہو دوسرے قطعہ مین صاف فرش پر ایک دسترخوان بچھایا جاے خالی پلیٹین اور چمچے اون کے سامنے رکھدیے جائین اور ڈونگون اور قابون اور بڑے پیالون مین کھانا نکال کر دسترخوان کے درمیان چن دیا جاے اور دسترخوان کے چارون طرف اُسی قدر آدمیون کو صفون مین بٹھایا جاے جتنی گنجائش ہو جابجا وسط مین مٹی یا کانچ کی صراحیان ہون جس کے نیچے طشتریان رکھدی جائین گلاس بھی متعدد رکھے ہوے ہون ہر شخص خود بقدر ضرورت کھانا نکالیگا اور کھاے گا، اس طرح کھانا گرم رہیگا اور ضائع بھی نہوگا، اس عرصہ مین جو اشخاص جمع ہو جائین وہ اسی کمرہ مین بٹھائے جائین اور کھانے کے کمرے مین جب پہلی جماعت کھانا کھاچکے تو فوراً فرش صاف کر دیا جاے، گلاس اور پلیٹین دھو دی جائین اور پھر اسی طریقے سے ان کو چن دیا جاے اس طرح نہایت صفائی کے ساتھ تقریب کا کھانا کھلا دیا جاے گا +

دعوت کے کھانون کے اہتمام عام طور پر بڑی دعوتون مین حسب ذیل اقسام کے کھانے دیے جاتے ہین۔

پلاؤ، بریانی، قورمہ یا قلیہ، کباب، شیرمال، پراٹھہ فیرنی، زردہ یا مزعفر، مرغن ہونے کے باعث ثقیل ہوتے ہین

اوران مین خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے میرے نزدیک کھانون کی قسمین
ایسی ہونی چاہئین جو سادہ ہون اور رغبت کے ساتھ کھائی جائین
اور اس مین دو ایک چیزین انگریزی طرز کی پکی ہوئی بھی ہون
اسواسطے کہ اب مذاق بدلتا جارہا ہے اور ذائقہ نئی نئی چیزون کو
چاہتا ہے۔

کھانون مین چٹنی، مربہ، اچار بھی ضرور ہونا چاہئے، کھانونکی
ترتیب مین سلیقہ بھی درکار ہے، عموماً پلاؤ یا بریانی کے ساتھ
قورمہ دیا جاتا ہے، شیرمال کے ساتھ کباب ضروری ہین، مرغ
کے ساتھ پراٹھہ۔ قورمہ کے ساتھ سادہ پوری۔ خشکے کے ساتھ کڑہی
دال یا قورمہ سویون کے ساتھ دودھ یا بالائی ہو۔ مقشر میوہ کھوپرا
بادام، پستہ، چھوارے، سب ملاکر سویون پر ڈالدیا جاوے
زردہ کے ساتھ فیرینی، کوفتہ کے ساتھ پراٹھے، سنبوسہ وغیرہ ہو
لیکن یہ کلیہ قاعدہ نہین ہے ہر شخص کا ایک خاص سلیقہ اور مذاق ہوتا ہی
اور وہ اُسی کی پیروی کرتا ہے، البتہ بطور اصول کے یہ بات
ہمیشہ ملحوظ رہنی چاہئے کہ سادہ اور لذید اغذیہ ہون مرغن ور
ثقیل غذائین دیر ہضم اور نقصان رسان ہوتی ہین ❖

(ب) یورپین طرز کی پارٹیان

عموماً یوروپین طرز کی جو پارٹیان دی جاتی ہین وہ صبح سہ پہر اور شام کے وقت ہوتی ہین، صبح کی پارٹی بہت سادہ ہوتی ہے جس مین ناشتہ کا سامان ہوتا ہے سہ پہر کو اگر مکان پر پارٹی دی جاے تو اوسکو ایٹ ہوم[1] اور اگر باغ مین پارٹی دی جائی تو اوسکو گارڈن پارٹی[2] کہتے ہین، ناشتہ اور ایٹ ہوم کے اذن کے کارڈ چھپوا کر بھیجے جاتے ہین یا بعض اوقات وزیٹنگ کارڈ پر لکھ کر اذن بھجوا دیا جاتا ہے اور بعض حالتون مین زبانی ہی اذن کہلا دیتے ہین۔

ناشتہ کی پارٹی ناشتہ کی پارٹی مین کچھ زیادہ صرفہ نہین ہوتا اور اگر سلیقہ مندی سے انتظام کیا جاے تو ایک متوسط الحال میزبان نہایت خوبی کے ساتھ ایک اچھے خاصے مجمع کی ضیافت کر سکتا ہے۔ ناشتہ مین

[1] (At Home)
[2] (Garden Party)

ہلکی قسم کی غذا ہونی چاہئیے جو موسم کے اعتبار سے ہو ایک یا
چند میزین آراستہ کی جائین اور تمیز وسلیقہ کے ساتھ جیسا کہ آئندہ
مذکور ہے ناشتہ کرایا جاے، زیادہ تر توس، بسکٹ، حلوا، مکھن
مربے اور اچار کا ہونا ضروری ہے، کچھ فواکہات کا بھی موجود ہونا
مناسب ہے -

سہ پہر کی چاے | سہ پہر کے وقت کھانے کی چیزون مین میوہ وغیرہ
کھایا جاتا ہے، یہ عموماً ڈائینگ[1] روم یا ڈرائینگ[2] روم مین کی جاتی ہے
اس کا وقت چار اور پانچ بجے کے درمیان ہوتا ہے حالانکہ یہ بہت
سادہ ہوتی ہے مگر اس پر اکثر ملاقاتی مدعو کئے جاتے ہین اس مین
سلیقہ کو بہت دخل ہے تمام چیزین نہایت دل کش ہونی چاہئین
اس پر چاء بہت اچھی ہونی چاہئیے اور نہایت سلیقہ سے تیار
کی جاے اس امر کے متعلق کہ کس قسم کی چاے استعمال کی جاے
کوئی راے نہین دی جا سکتی اس کا زیادہ تر انحصار اپنی اپنی پسند پر
ہے، عموماً اول درجہ کی لپٹن[3] کی چاے پسند کی جاتی ہے، اس

[1] (Dining room)
[2] (Drawing room) [3] Lipton

ناشتہ کے موقع پر چینی کے خوشنما ظروف ہونے نہایت ضروری ہین چاے کا سٹ نہایت سبک اور اچھے وضع کا ہونا چاہیئے چاے کے چمچے وغیرہ بھی سٹ ہی کے مناسبت سے ہون وہ پلیٹین جنمین بسکٹ یا کیک وغیرہ پیش کئے جائین بہت چھوٹے ہونے چاہئین کیک اور بسکٹ اس قسم کے ہون جنمین علاوہ ذائقہ کے خوشنمائی بھی ہو بھدی شکل کے کیک یا بسکٹون سی بدسلیقگی ظاہر ہوگی روٹی کے توس نہایت پتلی کاٹے جائین اگر چاہین تو اونہین چھوٹے چھوٹے ٹکڑون مین بھی کاٹ سکتے ہین، اسکونسز اور ٹی کیک گرم کرکے ان پر اچھی طرح مکھن لگایا جاے اور پلیٹ پر کپڑا بچھا کر یا کاغذ کی ڈائی لیز بنا کر جو ایک سلیقہ دار خاتون گھر مین بنا سکتی ہے یا دوکانات سے مل سکتی ہین ان کو رکھا جاے، ٹی ٹرے وغیرہ سب گھر مین بن سکتا ہے۔ مختلف قسم کی چھوٹی سینڈوچ بھی ہونی چاہیئے کیک کا انتخاب بہت احتیاط سے کرنا چاہیئے عمدہ بسکٹ ہون اور ایسے خشک ہون کہ اون کو ہاتھ سی کھانے سی دستانون کے خراب ہونے کا احتمال نہ ہو۔

---

[۱] (Biscuit) [۲] (Scones) [۳] (Tea Cake) [۴] (Tea tray) [۵] (Sandwich)

بسکٹ اور کیک کی پلیٹین یا تو کپڑے سے ڈھکی ہون یا ان پر
لیس کے حاشیہ کا کاغذ رکھا ہو۔ حاشیہ دار کاغذ عموماً ہر کیک
کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے، ٹرے چاندی کا ہو یا نہ ہو اوس پر خوبصورت
کپڑا بچھا دینا چاہیئے، اور پھر اوس پر پیالیان طشتریان۔ چادان
شکردان، دودھ دان جما دینا چاہیئے اور ایک دوسری ٹرے
(سینی) مین بسکٹ اور کیک اور توس کی طشتریان تیار رہین، جب
یہ تمام چیزین تیار ہو جاٰین تو اس کے بعد ڈرائنگ روم مین چھوٹی
چھوٹی یا ایک خاص بڑی میز جو مستطیل ہو بچھانی چاہیئے، یہ اختیاری
امر ہے کہ اس میز پر میز پوش بچھا دیا جاے، اگر بچھانا چاہین تو
یہ میز پوش بہت صاف اور خوش وضع ہونا چاہیئے، سب سے بہتر
سفید میز پوش ہے جس کے کنارون پر خوش وضع لیس ٹکی ہو، اگر
کوئی رنگین کپڑا بچھایا جاے تو اس کا رنگ چاے کے سٹ کے
رنگ کے مشابہ ہونا چاہیئے، یہ میز عموماً نیچی ہوتی ہے اور اس
میز کو میزبان کے بازو پر رکھنا چاہیئے کیک بسکٹ کی پلیٹین یا تو
ایک دوسری میز پر یا کیک اسٹینڈ (کیک رکھنے کی جگہہ) پر رکھی جاٰین

ڈرائنگ روم (Drawing Room)
کیک اسٹینڈ (Cake Stand)

چاے دان مین سب کے آخر مین مقررہ وقت پر چاے بھر کر لیجانی چاہیئے چائے دان پر غلاف ڈھانکنے یا نہ ڈھانکنے کا اختیار ہے مگر غلاف کا ڈھانکنا بہتر ہے مہمانون کے آنے سے پہلے سب چیزون کو تیار رکھنا چاہیئے' چاے کا پانی بھی تیار رہنا چاہیئے جب مہمان آجائین تو چاے تیار کرنی چاہیئے، اگر خلاف توقع زائد مہمان آجائین تو ایسے موقع کے لئے خدام کو ہدایت کر رکھنی چاہیئے کہ بلا طلب چاے کی اور پیالیان بقدر ضرورت لاکر رکھدین، اگر ضرورت ہو تو اور چاے تیار کر لی جائے اور توس وغیرہ کاٹ لئے جائین۔

یوروپین تہذیب مین چاے، یا تو میزبان خاتون یا اس کی سب سے بڑی لڑکی پیالیون مین بناتی ہے اب رہا پیالیون کا پیش کرنا تو یہ خدمت یا تو مہمان خود ایک دوسرے کی کرتے ہین یا گھر کے اور آدمیون کو کرنا چاہیئے ملازمون کو کمرے مین ٹھیرنے کی ضرورت نہین، جب کوئی چیز درکار ہو تو گھنٹی بجا کر منگا لی جاے۔

سہ پہر کے وقت ایٹ ہوم جب سہ پہر کی چاے کے وقت زیادہ مہمان مدعو کئے جائین تو چاے ڈرائنگ روم (Drawing room) کے پچھلے حصہ مین دی جانی مناسب ہے۔

کمرے کے ایک کونہ مین ایک بڑی میز بچھائی جاے اور اس پر میز پوش ہونا ضروری ہے، اور اس پر کیک بسکٹ وغیرہ رکھے جائین

چاے یا تو گھر کی سب سے بڑی لڑکی یا میزبان کی کوئی خاص دوست
بناے اور میزبان خود مہمانون کا استقبال کرے اور اون کو ڈرائنگ روم
(Drawing room) مین لیجا کر بٹھلاے، بڑے ایٹ ہوم
مین چاے ڈائننگ روم (کھانے کے کمرے) مین پیش کی جاتی ہے
نوکرون کا فرض ہے کہ وہ کمرے سے باہر کھڑے رہین اور جو مہمان
آتا جاے اوسکو کمرے کا راستہ تبلاتے جائین۔

ناشتہ مہمان خود ایک دوسرے کے سامنے پیش کرتے ہین
اگر کمرے مین جگہ کافی نہ ہو تو میز کو کمرے کے ایک کنارے پر
لگا دین، ایک میز پر چاے کی پیالیان چنی جائین اور دوسرے پر
شکردان اور شیر دان وغیرہ پہلو مین رکھے رہین، ایک میز پر
مختلف قسم کے خوشنما اور خوش ذائقہ کیک اور بسکٹ موجود ہون
وسط مین بڑے کیک رکھنا چاہئے، میز پر کچھ پھولون کی آرایش بھی ہو
غرض ہر چیز ایک نہایت دلکش پیراے مین ہو، پھل چھوٹی چھوٹی
پلیٹون مین رکھے جائین۔

شام کے وقت ایٹ ہوم دو طرح کے ہوتے ہین ایک معمولی
اور عام جس مین انتظام بہت اعلیٰ پیمانہ پر کیا جاتا ہے، اور کھانا سپر
(Supper) بھی دیا جاتا ہے اور دوسرا غیر معمولی اور خاص جسمین

ہلکا ریفرشمنٹ (Refreshment) دیا جاتا ہے اور مہمان آپس مین مسرت آمیز گفتگو کرتے ہین۔

گارڈن پارٹی | گارڈن پارٹی ہی ایک ایسی دعوت ہے جو متوسط الحال شخص کو کم صرف مین بہت زیادہ خوشی کا موقع دیتی ہے۔

گارڈن پارٹی کے دینے کا زمانہ اکتوبر کے مہینہ سے مارچ کے آخر تک ہوتا ہے، اپریل کے مہینے مین گرم ہوا چلنے لگتی ہے البتہ اگر پہاڑون پر ہو تو مئی مین بھی پارٹی دی جاسکتی ہے، لطف او سی وقت ہے جب کہ موسم اچھا ہو بارش کا زمانہ موزون نہین ہے کیونکہ گھاس اور دوب تر رہتی ہے اور چلنے پھرنے کا لطف نہین آتا، ایسے موسم مین تاریخ پہلے سے مقرر نہ کردینی چاہئے جبتک کہ مطلع صاف نظر نہ آئے اور اس بات کا خیال ہر ایک ضیافت مین رکھنا چاہئیے، کیونکہ اگر بارش ہوئی تو بہت کم لوگ آسکین گے اور جو آئین گے بھی اون کو بھی چھوٹے مکان مین سخت تکلیف ہوگی، گارڈن پارٹیون مین اکثر لوگ زیادہ تعداد مین مدعو کئے جاتے ہین تاکہ اگر سب نہ آسکین تب بھی زیادہ بے لطفی نہ ہو۔

اذن دو تین روز پیشتر دیا جاے تو بہتر ہے، مہمانون کی ایک فہرست مرتب کی جاے اور جو لوگ شرکت قبول کرین اون کے

نام کے آگے کچھ نشان بنا دیا جاے تاکہ شرکار کی تعداد ٹھیک
معلوم ہوسکے ۔
میزبان کو سبزہ زار کے کنارے جہان گارڈن پارٹی دی جاے
مہمانون کا استقبال کرنے کے لئے اوسوقت تک کھڑا ہونا چاہیئے
جب تک تقریباً تمام مہمان جمع نہ ہوجائین ، اگر میزبان کسی وجہ سے
کھڑا نہ ہوسکے تو اپنے کسی عزیز یا قریب مین سے ایک شخص کو ضرور
اس کام کے لئے متعین کردے کیونکہ ایک شخص کا استقبال کیلئے
موجود رہنا نہایت ضروری ہے اور اس سے مہمانون کے دلون پر اچھا
اثر پڑتا ہے ۔
اگر ممکن ہو تو چائے ہمیشہ سبزہ زار پر دی جاے اور مہمانون کے
اجتماع کے آدھے گھنٹہ بعد پیش کی جائے پہلے جو خاص معزز
مہمان ہون اون کے سامنے لائی جاے میزون پر بالکل سفید کپڑا
بچھا ہوا اور اوس پر پھولون کے چھوٹے چھوٹے گلدان رکھے جائین
بڑے گلدان وسط مین رکھنے چاہئین اگر تمام پھول ایک ہی قسم کے
ہون تو بہت مناسب ہے ورنہ کم از کم ان کے رنگ مین ہی تناسب ہو
دو تین میزین بقدر ضرورت چاے کی پیالیون کے لئے مخصوص رکھی
جائین، چاے، کافی کے برتن چاے کی پیالیون کے پیچھے رکھے جائین ۔

چاے بہت اچھے قسم کی ہو اور پانی بالکل کھولتا ہوا ہو، کافی کے لئے کھولتا ہوا دودھ اور خاص کافی کی شکر ہونی چاہیئے، صرف چاے پیالیون مین ڈال کر دودھ اور شکر کشتیون اور سینیون مین رکھکر پیش کی جاے مختلف قسم کے کیک اور مٹھائیان وغیرہ سامنے رکھی ہون تاکہ مہمان خود اپنے ہاتھ سے جو چاہین لے سکین۔

چونکہ لمنیڈ وغیرہ ٹینس (Tennis) کھیلنے مین اکثر مانگا جاتا ہے لہذا کورٹ (Court) کے قریب ایک میز پر اسکی بوتلین اور گلاس وغیرہ سب سامان رکھدینا چاہیئے، ایک رکابی مین کچھ پھل ہون انگور کے ساتھ اگر تازہ پتیان بھی نیچے لٹکتی ہون تو بہت خوشنما معلوم ہوتی ہین پارٹیون کے لئے لباس بھی مناسب وقت پہنا جاتا ہے خواتین کے جلسون مین اگر بیڈمنٹن (Badminton) اور ٹینس کا انتظام ہو تو ان کو غرارے دار پاجامے اور دوپٹہ سے سخت تکلیف ہوگی، اسلئے کھیلنے والی بی بیان ایسا لباس پہنین جس سے آسانی کے ساتھ کھیل سکین تنگ مہری کے پاپجامے پر نیچا کُرتہ ہونا چاہیئے دوپٹہ مین سیفٹی پن لگا لینا چاہیئے تاکہ ادھر ادھر نہ گرے، جوتہ بھی ٹینس کھیلنے کا ہو، ڈھلی کا جوتہ بھی کام دے سکتا ہے۔

میزبان کا فرض ہے کہ اپنے مہمانون کی دلچسپیون کا بہت خیال رکھے

اگر اونہین ٹینس کھیلنے سے شوق ہو تو اوسکے اسباب ضرور فراہم کر دیے جائین اور اگر وہ کوئی اور کھیل وغیرہ پسند کرین تو جہانتک ممکن ہو اسکا انتظام کیا جاے ٹینس کے کھیل مین ساتھی پہلے ہی تجویز ہونے چاہئین مہمانون کو اون کی مرضی کے خلاف کوئی کھیل کھیلنے کیلئے مجبور نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ان مین سے اکثر صرف بیٹھے رہنا یا جلد واپس جانا چاہتی ہین۔

دیہات مین اگر پارٹی دی جاے تو سواریون کے ٹھیرانے کا معقول انتظام کر دیا جاے تاکہ دھوپ سے جانورون کو تکلیف نہو اور گاڑیون وغیرہ کا رنگ وروغن خراب نہو، نوکرون کو بھی چاے یا کوکو وغیرہ دی جاے ان کو مکان مین آنے کی ضرورت نہین کہین باہر ہی انتظام کر دیا جاے، خادمات کے لئے ایک خاص جگہہ معین کردیجاے اون سواریون کی نگہداشت کے لئے جن کے ساتھ آدمی نہ ہون کوئی آدمی مقرر کر دینا چاہیئے، مہمان کو چاہیئے کہ چلتے وقت اوس آدمی کو کچھ دیتے جائین۔

جب مہمان رخصت ہونے لگین تو میزبان سے "خدا حافظ" کہنا ضروری ہے، لیکن اگر دیکھین کہ میزبان کو مہلت نہین ہے تو اوسکے کسی عزیز سے جو میزبان تک خبر پہونچا سکے خدا حافظ کہہ کر رخصت ہو جائین

مہمانون کے لئے جیسے آمد کے وقت استقبال کی رسم ادا کی گئی تھی ایسے ہی تپاک سے واپسی پر بھی دروازہ تک خود میزبان یا اوس کے کسی عزیز کو چاہئے کہ مشایعت کی رسم ادا کرے ؛

ناشتہ، لنچن، اور ڈنر مین سلیقہ مندی

ناشتہ ناشتہ کا عام طریقہ اور سلیقہ یہ ہے کہ چاے و بسکٹ وغیرہ کو میز کے ایک کنارے پر صاحب خانہ یا صاحبہ خانہ کے سامنے رکھا جائے چاے دان، شیردان اور شکر کا برتن پیش کرنے والے سے اس قدر قریب رہے کہ اسکا ہاتھ ہر چیز تک آسانی سے پہونچ سکے میز کے ایک کنارے پر پیش کی جانے والی پلیٹین رکھی جائین اگر اُبلے ہوے انڈے بھی ناشتے مین دیے جائین تو انہین انڈون کی پیالیون مین رکھنا چاہئے، مکھن، مربے، اور مارملیڈ (Marmalade) میز پر رکھا جاے، مکھن اور مربون کو ڈبون مین سے نکال کر ان کی خاص پیالیون اور طشتریون مین رکھا جاے، توس (Toast) جو پیش کئے جائین اون کو پہلے روٹی رکھنے کی پلیٹون مین رومال بچھا کر

رکھنا چاہیئے کچھ فاضل توس الماری پر رکھنے چاہیئین تاکہ جب میز پر ختم ہوجائین اور اون کی ضرورت ہو تو جلد پیش کئے جاسکین پھل عموماً ناشتہ کے ساتھ کھائے جاتے ہین اون کا انتخاب موسم کے اعتبار سے ہونا چاہیئے ناشتہ کے وقت اگر کھانا ہیٹ پروف (Heat Proof) پلیٹون مین (ایسی پلیٹین جو گرم چیزون کے رکھنے سے نہین ٹوٹتین) پیش کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے، ہر کرسی کے سامنے پلیٹین اور چھری کانٹے اور وسط میز مین مکھن کھانے کی چھریان، مربے نکالنے کے چمچے اور نمکدان وغیرہ رکھ دیئے جائین، اگر سردی کا سخت موسم ہو اور کھانا جلد منجمد ہوجائے تو ناشتہ کی میز پر ٹیبل ہیٹر (Table Heater) (میز گرم کرنے کا آلہ) رکھا جائے، اسکی مدد سے پلیٹین ہمیشہ گرم رہین گی بعض ٹیبل ہیٹر (Table heater) سے جنکو ہیٹر بائل (Heater Boil) کہتے ہین تھوڑا سا پانی گرم کرنے یا انڈے ابالنے کا کام لیا جاسکتا ہے ناشتہ کے وقت سربراہ کاری کی زیادہ ضرورت نہین ہوتی اسوجہ سے کہ تقریباً تمام چیزین میز ہی پر موجود رہتی ہین ناشتہ کے وقت زیادہ پر تکلف کھانون کی ضرورت نہین البتہ خوشنما اور مزیدار ہون وہ یا تو رات کے وقت پکا کر رکھے جائین یا صبح ہی جلدی سے تیار کرلئے جائین صبح کے وقت عام طور پر بھنی ہوئی مچھلی، اُبلے ہوے انڈے، بھنا ہوا گوشت

سنبوسے اور مختلف قسم کے کیک اور روٹیان اور ہلکے کھانے ہونے چاہئین ۔

لنچن (Luncheon) لنچن کئی قسم کے ہوتے ہین اور اونکے کھلانے کے طریقے بھی مختلف ہین لنچن ایک تو اوسکو کہتے ہین جو گھر کے بچے اور ملازم بجاے ڈنر کے کھاتے ہین اس مین دو یا تین سادے قسم کے کھانے ہوتے ہین ، اکثر پھل ، پنیر ، اور کافی بھی ہوتی ہے ، لنچن پر تکلف بھی ہوتا ہے جو ڈنر سے بہت مشابہ ہوتا ہے فرق صرف اسقدر ہوتا ہے کہ اسمین کھانے زیادہ اقسام کے نہین ہوتے اور ڈنر کی طرح بہت زیادہ تکلف نہین کیا جاتا ، اصل مین لنچن دوپہر کا معمولی کھانا ہوتا ہے کھانے کی پلیٹین عموماً میز ہی پر رکھ دی جاتی ہین ، ترکاری وغیرہ کی چند پلیٹین پیش کی جاتی ہین گھر کے لوگ آپس ہی مین ایک دوسرے کو پلیٹین پیش کرتے رہتے ہین بعض بعض گھرانون مین یہ کام خادمہ سے لیا جاتا ہے ، میز وغیرہ کی آرائش نہایت سادہ ہوتی ہے فہرست اقسام طعام یا خاص خاص لوگون کے لئے خاص جگہہ مقرر کرنا ضروری نہین وہ لنچن (Luncheon) جسمین کھانے کئی قسم کے ہون یا زیادہ مرغن ہون پسند نہین کیا جاتا ۔ اگر لنچن پر سوپ (Soup) (شوربا) دیا جاے تو اسکو پلیٹون مین میز پر لگانا چاہئے لنچن مین توس زیادہ رکھے جاتے ہین ، بعض اوقات لنچن کو زیادہ

طول نہ دینے کے خیال سے نُقل نہین رکھتے لیکن ڈنر کی طرح بان بان Bonbon اور نمکین بادام رکھ دینا چاہیئے نُقل رکھتے وقت میز بالکل صاف نہین کی جاتی انگلیان دھونے کے لئے پیالون مین عموماً پانی نہین دیا جاتا لنچ Luncheon کے آخر مین بعض لوگ کافی بھی پیتے ہین۔

ڈنر

کھانے خواہ کتنے ہی قسم کے کیون نہ ہون مگران کو نہایت باسلیقہ اور دلکش طریقے سے پیش کرنا چاہیئے آداب طعام کے چند نہایت معمولی اصول ہین جنکو ہر شخص بغیر کسی دشواری کے اختیار کرسکتا ہے اور جن سے اوس کے سلیقہ و نفاست اور آداب و اخلاق کا پتہ لگتا ہے روزمرہ کا کھانا بھی ایسی ہی احتیاط سے تیار ہونا چاہیئے جس احتیاط سے کہ کسی مہمان کے لئے ہوتا ہے میز کی آرائش خواہ کتنی ہی سادہ ہو اقسام طعام خواہ کتنے ہی مختصر ہون، پلیٹین خواہ کتنی ہی کم قیمت کیون نہ ہون مگر کھانا نہایت تمیز سے پیش کیا جانا چاہیئے، تاکہ اگر اتفاقاً کوئی ملاقاتی کھانے کے وقت آجاے تو کسی قسم کی کلفت نہ پیدا ہو اور گھر کے آدمیون کی طرح بے تکلف شریک ہوسکے کھانیکا وقت خاندان کے لوگون کی آسانی کو مدنظر رکھتے ہوے مقرر کرنا چاہیئے، اگر ممکن ہو تو کم از کم ایک گھنٹہ کھانے کے لئے دینا چاہیئے، اور اس دوران مین

دل خوش کن گفتگو ہونی چاہیئے اور دنیا کے تفکرات اور جھگڑے قصے دل سے نکال دینے چاہیئین اس لئے کہ بے فکری اور خوشدلی غذا کے ہضم ہونے مین مدد دیتی ہے۔

اس امر کا التزام رکھنا چاہیئے کہ وقت مقررہ پر کھانا تیار ہو جاوے اور مانگے جانے پر فوراً پیش کیا جا سکے، وقت کی پابندی، باورچی اور اہالی خاندان دونون کے لئے ضروری ہے تندرستی کے نقطۂ خیال سے بھی پابندی وقت نہایت لازمی ہے اور خاص کر اون لوگون کے لئے جنکی صحت خراب ہو، کھانے بہت سادہ اور کم خرچ ہونے چاہیئین مگر اچھی طرح پکائے جائین اور تمیز کے ساتھ پیش ہون اس کے بعد نہایت ضروری امر میز وغیرہ کی ترتیب ہے یہ تو امر مسلمہ ہے کہ ہر شخص اعلیٰ قسم کے ظروف، اور میز پوش وغیرہ استعمال نہین کر سکتا مگر صاف ستھرے برتن اور بے داغ اور صاف میز پوش ہر متوسط الحال شخص آسانی سے رکھ سکتا ہے میز کی زیب و زینت گلدستون سے خوب ہوتی ہے بعض لوگ اسے فضول خرچی تصور کرتے ہین مگر تھوڑے سے پھولونمین کچھ زیادہ صرفہ نہین ہو سکتا، اگر پھول قیمتی یا کمیاب ہون تو ترو تازہ پتیان بھی کافی ہو سکتی ہین۔ کاغذ کے چھوٹے چھوٹے گلدستے بھی

میز پر ایک پرلطف بہار دکھلا دیتے ہین۔
کھانے کا کمرہ گرد و غبار سے پاک ہونا چاہئے، اگر ممکن ہو تو اوسمین ایک آتشدان بھی ہو جو موسم سرما مین روشن کیا جاے کھانے کے کمرہ مین روشن دان کا ہونا نہایت ضروری ہے اگر کمرہ پہلے سے بند ہو تو کھانا کھانے سے کچھ پہلے دروازے اور کھڑکیان کھول دینی چاہئین تاکہ کمرے کی بند ہوا نکل جاے اور تر و تازہ ہوا کی آمد و رفت شروع ہو جاے، صاف ستھرا میز پوش اور اچھی طرح صاف کئے ہوے گلاس اور برتن اور خوب صاف جھڑا ہوا کمرہ یہ ایسی چیزین ہین جو کھانے کے لطف کو بڑھا دیتی ہین، بہت کم لوگ ان باتون پر توجہ کرتے ہین مگر کوئی شخص ان چیزون کے اثرات کو قبول کئے بغیر نہین رہ سکتا جیسے کہ لباس کی خرابی اور بے احتیاطی قابل لحاظ ہے اسی طرح میز پوش اور ظروف کا میلا ہونا بھی قابل اعتراض ہے، سب سے پہلے صاحبہ خانہ کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہئے اس کے بعد عمر کے لحاظ سے بیٹیون کے سامنے رکھنا چاہئے اس کے بعد گورنس (Governess) (اتالیقہ) کو اگر وہ موجود ہو اس کے بعد صاحب خانہ کو اور پھر اوسکے بعد عمر کے لحاظ سے بیٹون کے سامنے رکھا جاے، اگر دو یا تین مہمان موجود ہون

تو پہلے اون کے سامنے پیش کیا جاے اور آغاز طعام مہمان
خاتون سے کیا جاے اور اوس کے بعد خاص خاص مہمانون کے
سامنے پیش کیا جاے پر تکلف دعوت مین جسمین متعدد مہمان شریک
ہون میزبان کے داہنے جانب والی مہمان خاتون سے شروع کیا جاے اور
اسی سلسلہ سے بغیر جنس اناث اور ذکور کا خیال کئے ہوے پیش کرتے
جائین ، ایسی حالت مین لیڈیز کو جنٹلمین سے پہلے پیش کرنے کا رواج
نہین ہے ، اگر کئی خادمات تقسیم کرنے پر متعدد ہون تو میزبان کے
دائین اور بائین جانب والی لیڈیز سے تقسیم شروع کی جاے ، اگر
تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کئی میزین بچھی ہون تو پہلے اُس میز سے
شروع ہو جس پر خاص مہمان بیٹھے ہون۔

کھانے کے برتنون مین جو پلیٹین ہون وہ اعلیٰ درجہ کی چینی کی ہون
یا برقی قوت سے ملمع کی ہوئی دھات کی ہون مگر برتنون کے انتخاب کا
دار و مدار اپنے اپنے مذاق و استطاعت پر ہے جہان تک ممکن ہو
رنگین برتنون اور سنہرے نقش و نگار کی پلیٹون کو نہ استعمال کیا جاے
چمچے عمدہ قسم کے ہون ، چھریان قیمتی ہون کیونکہ ادنیٰ قسم کی
چھریون کے دستے اچھی طرح نہین جمے ہوتے ، ان کا پھل ہلکے فولاد
کا ہوتا ہے جس پر دھار اچھی نہین رہ سکتی کھانے کی میز کی شان و رونق

زیادہ تر صاف اور اچھے شیشہ کے گلاسون پر موقوف ہے، گلاس ہمیشہ سادہ وضع کے انتخاب کیٔے جائین شیشہ اعلیٰ درجہ کا ہو اون پر نقش و نگار نہ ہون کیونکہ اس سے گلاس کی خوبی جو اوسکے صاف و شفاف ہونے پر ہوتی ہے وہ جاتی رہتی ہے پتلے شیشہ کی گلاس کے دھونے اور خشک کرنے مین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اگر کنارون پر ہلکی سی منقش بیل ہو تو چندان ہرج نہین۔

بڑی دعوتون مین سب سے پہلے پنیٹری (Pantry) یا اگر پنیٹری نہ ہو تو اوس جگہ جو ایسے سامان کے واسطے موزون ہو سرکہ کی بوتلین صاف کی جائین اور اون مین سرکہ بھرا جاے، نمک دان مین نمک ڈالا جاے اور اس پر ایک چمچہ صاف کر کے رکھا جاے۔ سرسون یا رائی کے برتن کو صاف کر کے ان مین یہ چیزین بھری جائین، اگر رائی مین پانی ملانے کی ضرورت ہو تو اسی برتن مین نہ ملایا جاے بلکہ کسی پیالی مین حل کر کے پھر اس مین بھرا جاے مرچ دان صاف کیا جاے اس مین پسی ہوئی مرچ سیاہ بھری جاے سرکہ کی چھوٹی شفاف شیشیان رکھی جائین، اس کے بعد جسقدر آدمی شریک طعام ہون اون کی تعداد کے موافق گلاس چھریان اور کانٹے صاف کئے جائین چھریون کو زیادہ صاف کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان مین زنگ نہ لگا رہجاے

پرڈبل روٹی کے توس کاٹ کر پلیٹون مین رکھے جائین اور کشتی مین ان
تمام چیزون کو رکھکر میز پر پہونچایا جاے، کھانے کے کمرہ کے
دروازون اور کھڑکیون کو کھول دیا جاے اور اگر ضرورت ہو تو
آتشدان مین آگ روشن کر دی جاے، کھانے کے کمرے مین
مدور یا بیضاوی میز مربع یا مستطیل میز سے بہتر سمجھی جاتی ہے
میزپوش کے نیچے ایک اور کپڑا بھی بچھانا چاہئے تاکہ گرم پلیٹون
کی وجہہ سے میز کا روغن خراب نہ ہو یہ کپڑا خواہ پرانا کمل ہو یا سبج
سوتی ہو یا اونی ایسا ہو کہ میز کے پایون سے باندھا جاسکے اس پر سفید
چادر یعنی میزپوش بچھایا جاے جو چارون طرف برابر لٹکا رہے گرم استری
سے شکل بھی دور کئے جائین اس کے بعد کھانا چننے سے پیشتر گلدستے
رکھ دیے جائین

وہ کشتیاں جنمین پلیٹیں رکھ کر لائی جائین ان پر بھی اگر کپڑا بچھا ہو تو
اچھا ہے وہ میز جس پر پس خوردہ پلیٹ یا پیش کی جانے والی پلیٹین
رکھی جاتی ہین اگر کمرہ سے دروازہ کے قریب ہی رکھی جاے تو زیادہ
مناسب ہے ہر شخص کی کرسی کے درمیان کم از کم ۲۰ انچ کا فاصلہ ہونا چاہئے
اگر میز کافی طور سے بڑی ہو تو اس سے قدرے زیادہ فاصلہ
چھوڑنے مین بھی کچھ مضائقہ نہین، چھری، چمچے، کانٹے وغیرہ غرض

چیز بھی میز پر پہونچائی جاے پلیٹ مین رکھی ہو ، ہاتھ مین لے کر کوئی چیز
نہ دی جاے ، کھانے والے کے داہنی جانب چھری اور بائین جانب
کانٹا رکھا جاے ، ان دونون کے درمیان پلیٹ رکھنے کی جگہہ چھوڑ دیجاے
سامنے چمچہ رکھا جاتاہے ، چمچہ کا دستہ بائین جانب ہونا چاہئے ، اگر مچھلی
بھی ہو تو مچھلی کھانے کے کانٹے اور چھری کو معمولی استعمال کی چھری اور کانٹے
کے پہلو مین رکھا جاے ، اگر سوپ ہو تو سوپ پینے کا چمچہ داہنی جانب ہو
اور اگر سامنے اگلے چمچے کے برابر رکھا جاے تو بھی درست اور زیادہ
خوشنمائی کا موجب ہے اگر پنیر ہو تو چھوٹی چھری پلیٹ کے قریب داہنی
جانب رکھی جاے یہ تمام چیزین برابر برابر میز کے کنارے سے ایک انچ
آگے بڑہا کر رکھی جائین وسط میز پر وہ چھریان اور کانٹے وغیرہ رکھے
جائین جن سے پلیٹون اور ڈونگون سے کھانا لیا جاتا ہے پانی کا گلاس
داہنی جانب رکھنا چاہئے۔

توس یا تو پلیٹون مین رکھدیے جائین یا پیش کئے جائین ،
مگر بہتر یہ ہے کہ توسدان مین رکھکر میز پر لگا دیے جائین مہمانون
کے کرسیون پر بیٹھنے سے قبل سوپ کو میز پر رکھدینا چاہئے ، ایک اور
علٰحدہ میز پر زائد چھری ، کانٹے وغیرہ اور نیز توس اور مکھن رکھا رہے ۔
ایک کشتی مین مستعمل چمچے اور کانٹے وغیرہ اور دوسری کشتی مین

پس خوردہ پلیٹین رکھین ، کھانا تیار ہونے کی اطلاعی گھنٹی بجانے سے پیشتر کرسیان وغیرہ ٹھیک کر دینی چاہئین ۔

کھانا پیش کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ میز پر کوئی کھانا نہین رکھا جاتا بلکہ خانسامان خود پیش کرتے ہین یہ دستور پرانے رواج سے زیادہ مستحسن ھے پہلے یہ رواج تھا کہ تمام کھانے میز پر رکھے رہتے تھے اور میزبان اپنے مہمانون کو تقسیم کرتے تھے مگر اب میزبان کو بجاے اس بے کار کام کرنیکے مہمانون سے دل خوش کن گفتگو کرنے کا موقع ملتا ھے ۔

ملازمون کے کھانے پیش کرنے مین ایک قباحت یہ ہے کہ اگر کسی گھر مین صرف ایک نوکر ہو تو وہ اس کام کو تنہا انجام نہین دے سکتا لیکن اس طریقہ کے ڈنر مین متذکرہ بالا طریقہ سے زیادہ کفایت شعاری ہوتی ھے اس وجہ سے کہ اگر پلیٹین میز پر رکھی جائین تو اون مین زیادہ مقدار مین کھانا ہونا چاہئے لیکن جن کھانون کو ملازم پیش کرتے ہین انہین چھوٹی بوٹیان بھی رکھی جا سکتی ہین اور ضرورت سے زیادہ بھی رکھنے کی ضرورت نہین ہے بعض لوگ سہولت کے لحاظ سے درمیانہ طریقہ برتتے ہین یعنی سوپ اور جوائنٹ (Joint) کی پلیٹون کو پیش کرتے ہین اور باقی پلیٹون کو میز پر رکھ دیتے ہین ۔

ڈنر کے وقت سے پیشتر تمام چیزین پورے طور پر تیار ہو جانی چاہئین

تاکہ آخر تک کسی قسم کی دقت اور پریشانی نہ ہو، چمچے، کانٹے، اور پلیٹون وغیرہ کو پہلے سے شمار کرکے اور صاف کرکے تیار رکھنا چاہیے میز کی آراستگی اور چھری کانٹون کی ترتیب کا طریقہ اوپر لکھا جاچکا ہے بعض لوگ بجاے ایک بڑی میز بچھانے کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھوٹی چھوٹی میزین جن پر چار پانچ آدمی بیٹھ کر کھا سکین بچھاتے ہین اس طریقہ سے لوگون کو آپس مین گفتگو کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے آرائش کے متعلق سب سے اچھا اصول یہ ہے کہ جہان تک ہو سادگی ہی رہے۔

میز پوش اور برتن اور گلاس وغیرہ نہایت صاف شفاف ہون میز پر ضرورت سے زائد چھری، کانٹے، رکھنے فضول ہین، جب ایک پلیٹ اُٹھائی جاے اور دوسری پلیٹ لائی جاے تو اسکے ساتھ چھری کانٹے بدل دیے جائین، گلاسون کو داہنی جانب اتنی فاصلے پر رکھا جاے کہ پلیٹون کے رکھنے اُٹھانے مین کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو اور اون کے گرنے کا اندیشہ نہ ہو۔

ہر مہمان کے سامنے توس رکھے جائین اور جب وہ ختم ہو جائین تو اون کی جگہہ دوسرے رکھدیے جائین مہمانون کو ترتیب سے بٹھاتے کے لئے جو پرچے لکھے جائین ان مین ان کا نام نہایت صاف، اور

واضح طور پر لکھا ہو فہرست طعام کا کارڈ ہر دو تین شخصون کے درمیان مین رکھا جائے

فواکہات اور پھل چاہے شروع سے میز پر رکھ دیے جائین یا بعد مین لائے جائین ، اس کا ہر شخص کے مذاق سے تعلق ہے عموماً لوگ انہین میز کی آرائش کے لئے پہلے سے چن دیتے ہین ۔

سب سے زیادہ لحاظ کھانے کے کمرے مین روشنی کا رکھنا چاہئے خاص کر میز پر جہان تک ہو سب سے زیادہ روشنی ہو اگر وسط میز پر کوئی بڑا روشن لیمپ ہو تو اوس پر شیڈ (Shade) اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کے میز پر پھول ہون اور ان کا رنگ دیوارون کے رنگ کی مناسبت سے ہو ، سب سے اچھی روشنی موم بتی یا بجلی کی ہوتی ہے اگر موم بتیان استعمال کی جائین تو کم از کم ان کو پندرہ منٹ پیشتر روشن کرنا چاہئے تاکہ وہ وقت پر خوب روشنی دینے لگین ۔

ایک الماری (سائڈ بورڈ) (Side board) پر خالی پلیٹین گلاس ، چھری ، کانٹے ، انگلیان دھونے کے پیالے وغیرہ موجود ہین ۔

اگر فواکہات میز پر نہ رکھے ہون تو الماریون مین رکھے جائین ، اگر گوشت اور کھانے وغیرہ ایسے ہون جن مین ملازم کاٹ کاٹ کر پیش کرے تو ایک میز پر کھانے کی پلیٹین بھی رکھی رہنی چاہئین تاکہ خانساماں ان مین کاٹ کر رکھتا جائے ۔

موسم گرما مین پنکھون کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یا تو برقی پنکھے ہون یا ایسی جگہہ کھانا ہو جہان قدرتی طور پر ہوا آتی ہو۔

کمرے کے آتشدان کے متعلق اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ اوسکی دیکھہ بھال رکھی جاے اول تو عموماً ہمارے ملک مین چندان اس کی ضرورت نہین ہوتی لیکن پہاڑون پر یا جہان سخت سردی ہو وہان اسکے گرم رکھنے کی تاکید رہنی چاہئے جسوقت مہمان کھانے کے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے مین جائین تو وہان بھی آتشدان اونکو روشن ملے۔

میز کی آرائش کے لئے دو تین باتون کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے، بیک گراونڈ (Back ground) کا اور اس کے بعد دیوارون اور پردون اور چلمنون کی رنگت اور فرنیچر کے عام منظر کا خیال بدرجہ اعلیٰ رہنا چاہیئے ورنہ آرائش مین کتنی ہی جدت کیون نہ کیجاے منظر کی غیر موزونیت اس کا لطف کھودے گی، ڈائننگ روم Diningroom کا رنگ پیازی، انگوری یا بادامی ہونا چاہیئے، اسی مناسبت سے پردے وغیرہ بھی ہون اگر ڈائننگ روم (Diningroom) بادامی ہے تو پردے اوسی کے ہم رنگ رکھے جائین یا قدرے مختلف یعنی بادامی مین خشخاشی، پیازی، مین انگوری، سفید یا چاے کے رنگے ہوے پردے بھی بہت خوشنما ہوتے ہین، پھول بھی وہی

رکھے جائین جن کا ڈائننگ روم (Dining room) کی دیوارون
یا پردون سے رنگ ملتا ہوا ہو مگر تعداد مین زیادہ رنگ نہ ملانے
چاہئین ، اگر گلابی پھول ہین تو سب گلابی ہون اور اگر سفید ہین تو
سب سفید اگر زرد ہین تو سب زرد اگر گل نافرمان سے سجایا جاے
توسب نافرمان ہی ہون اگر داؤدی ہے تو ایسا ہی اس مین لحاظ رہے
اگر ہمرنگ پھول دستیاب نہ ہون اور اونکی آرائش مین یہ لحاظ نہ بھی رہے
تو مضائقہ نہین ، آرائش بہت زیادہ شوخ اور منقش نہ ہو اور رنگ
مین موزونیت ہو ، صرف چمکدار سُرخی مائل ہی رنگ ایسا ہوتا ہے
جو گیس (Gas) یا معمولی تیل کے لمپون کی روشنی سے اوس کے
آب وتاب مین تبدیلی نہین ہوتی ، زرد اور نیلے رنگ مین یہ عیب ہے
کہ رات کے وقت لیمپ کی روشنی سے بہت دھندلا اور پھیکا پڑجاتا ہے
لیکن فیروزی رنگ روشنی مین خوشنما معلوم ہوتا ہے ، سبز رنگ گیس
کی روشنی مین اچھا نہین دکھائی دیتا اس لئے ڈنر کے موقع پر سبز
رنگ کے فرش وغیرہ کو نہ رکھنا چاہئے ، گلابی ، پیازی زرد رنگ کی شمع
اور لیمپ ڈنر کے موقع پر جلائے جائین اور فرنیچر (Furniture)
کی مناسبت کا بھی خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی موزونیت
دلفریب ہوتی ہے ، اس مین شک نہین کہ سفید رنگ عام طور پر

مرغوب ہوتا ہے لیکن سبزا ودا ، زعفرانی ، رنگ کا بھی چہرے اور لباس پر عجب اثر پڑتا ہے۔

جب پھول لئے جائین تو خریدار کو خیال رکھنا چاہئے کہ پھولون کی ڈنڈیان بدرنگ یا چیپ دار اور نیچے سے پھٹی ہوئی نہ ہون اگر سرسبز کلیان پورے طور پر شگفتہ نہ ہون اور پھولون کی پنکھڑیان بھی ٹھیک طور پر نہ کھلی ہون تو زیبائش کچھ خوشگوار نہ معلوم ہوگی مالی کے گلدستے کی بندش کی خوبی غور کے بعد معلوم ہوسکتی ہے اور بعض گلدستون کی بندش ظاہر دیکھنے مین بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے لیکن وہ صرف ایک سہارے پر بندھے رہتے ہین اور ذرا سے اشارے مین اون کے بکھر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ، ذرا غور سے یہ نقص معلوم ہوسکتا ہے لیکن سب سے اچھا گلدستہ تو وہی ہے جو اپنے ہاتھون سے بنایا جای پھول جہانتک ہو ایسے انتخاب کئے جائین جو پورے طور پر شگفتہ ہون بڑی بڑی ڈنڈیان ہون جساون پر خوب پتیان ہون علی الصباح اور شام کے وقت اچھے پھول جمع ہوسکتے ہین ، لیکن دوپہر کے وقت کملائے ہوئے ملین گے اور ان کا گلدستہ باندھنے سے پہلے اون کو کسی کشادہ برتن مین پانی بھر کر دو گھنٹہ کے قریب کسی سایہ دار ٹھنڈی جگہہ مین رکھدین ، اگر پھول ٹہنیون سمیت علٰحدہ کئے جائین تو زیادہ دیر تک سرسبز رہین گے

جو پھول پارسل کے ذریعہ سے بھیجے جائین اون کی ڈنڈیون کی نوکین تراش دی جائین اور اون کو گنگنے پانی مین رکھا جاے تاکہ وہ سرسبز رہین ، ڈنر کی میز سجاوٹ مین سب سے زیادہ مشکل کام گلدستہ بندی ہے اس کے متعلق جسقدر بیان کیا جاے کم ہے ، پھولون کی مناسب ترتیب اور خوبصورتی کے ہرایک کا ایسا جوڑ ملانا کہ بہت زیادہ شوخ نہ ہو جاے خاص توجہ کی بات ہے ، کیونکہ ایسی ہی باتون سے سلیقہ ظاہر ہوتا ہے ، غرض کہ ان سب باتون پر اگر بحث کی جاے تو بجاے خود ایک کتاب ہو جاے ، گلدستہ بندی کی کوئی خاص تعلیم نہین دی جاسکتی ، اس کی عمدگی اور قابل تعریف بندش محض تجربہ اور مشق پر منحصر ہے ۔

پھولون کے ہارون کو جو مہمانون کے گلے مین ڈالے جاتے ہین سرسبز رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے ، ان کو یا تو نم کپڑے یا کاغذ مین آئل سلک (Oil silk) مین رکھنا چاہیئے ۔

اگر دعوت کو پر لطف اور بارونق بنانا ہے تو حتی المقدور اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر چیز سلیقہ اور نفاست سے ترتیب دی جاے اور میز کے اوپر کھانون وغیرہ کی سربراہی اسطرح ہو کہ خفیف سے اعتراض کا بھی موقع نہ ملے ، سربراہی مین بدانتظامی

ہونے سے اچھی سی اچھی دعوت بھی خراب ہوجاتی ہے ، چاہے کھانا کتناہی اچھا کیون نہ پکا ہو اور میز کتنی ہی اچھی کیون نہ سجی ہو لیکن اگر کھانا دیر میں آئے یا ملازم سست ہون اور مہمانون کی ضروریات کا خیال نہ رکھتے ہون تو اس بد انتظامی کیوجہ سے اعتراض کا موقع ملتا ہے ، میز پر جو خادم یا خادمات ہون ان کو بہت صاف ستھرا رہنا چاہیئے لباس میلا نہ ہو خوب صاف ہو بال ٹھیک طور پر بنے ہون ہاتھ اور ناخن کی صفائی کا خاص لحاظ رہے ، اگر ان کو آگ جلانے اور چولہون کا کام کرنا پڑتا ہو تو دستانے پہننے کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ بعض سیاہ داغ جلد پر ایسے پڑ جاتے ہین کہ جن کے دھونے مین بڑی دشواری ہوتی ہے ، ایسی صورت مین جلد پر لیمون کے چھلکے ملتے رہنا چاہیئے یہ کام جسقدر ممکن ہو خاموشی سے کیا جاے ، رکابیون اور چھری کانٹون کی جھنکار نہ ہونی چاہیئے ، کھانا پیش کرنے والون کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے اور چھوٹی سی چھوٹی ضرورت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے ، اس امر کا پہلے ہی سے خیال کر لیا جاے کہ کسی چیز کی کمی نہ ہو اور اُسے لینے کے لئے باہر نہ جانا پڑے۔

مہمانون کی ضروریات کو محسوس کر کے نہایت خوش اسلوبی اور اچھے طریقہ سے ان ضرورتون کو پورا کرنا چاہیئے۔

خدام کو ان کی باہمی گفتگو سے کچھ تعلق نہ رکھنا چاہیئے اور مذاق آمیز قصون مین محو ہو کر اپنے کام کو نہ بھلا دینا چاہیئے، اگر کوئی مہمان عام قواعد کی پابندی نہ کرے تو خدام کو اس کا کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے اگر غلطی سے پانی کا گلاس یا اور کوئی چیز گر جاے تو نہایت خاموشی اور مستعدی سے اوس کے اُٹھانے یا جگہہ کے صاف کرنے مین مہمانون کی مدد کرنا چاہیئے، جب کھانا تیار ہو جاے اور میز کرسی درست کردی جائین تو قریب کے کمرہ کو جس مین یہ سب سامان رکھا ہو بند کر دینا چاہیئے اور جب ایک کھانا میز پر چن دیا جاے تو مہمانون کو کسی گھنٹی کے ذریعہ سے یا کمرے مین داخل ہو کر اطلاع کر دی جاے کہ کھانا تیار ہے۔

خدام کو دو چیزین ایک مرتبہ مین لیجانے کی عادت ڈالنی چاہیئے مثلاً داہنے ہاتھ مین گوشت کی رکابی اور بائین ہاتھ مین ترکاری کی رکابی۔

جب رکابیان مہمان کے سامنے لائی جائین تو ان کو مضبوط پکڑے رہنا چاہیئے اور اتنی اونچی نہ رکھنا چاہیئے کہ لینے والے کو دقت ہو چمچہ یا چھری، کانٹا جسکی ضرورت ہو موجود رہنا چاہیئے سواے خاص دعوتون کے عام طور پر رکابی ہٹاتے وقت یہ پوچھ لینا چاہیئے کہ اس چیز کی اور تو ضرورت نہین ہے، مہمانون کے سامنے سے شوربہ کا برتن

یا کوئی اور رکابی اُسوقت تک نہ ہٹائی جاوے جسوقت تک وہ کھانا
تمام میز پر نہ پہونچ جاوے چھوٹی رکابیان کھانا ختم ہونے کے بعد
فوراً اوٹھالی جائین، رکابیان کھانے والے کے سامنے جمع نہ ہونی
چاہئین اِن کو آہستہ سے اوٹھا لینا چاہئے اور اس بات کا خیال
رکھنا چاہئے کہ چھری وغیرہ گرنے نہ پاوے دونون ہاتھون مین ایک
ایک پلیٹ لے جانی چاہئے، کانٹے چھری وغیرہ ٹوکری مین رکھے جائین
اور پلیٹون کو کشتی مین رکھین، چھری، کانٹے میز پر رکھنے کو کشتی مین
لے جانا چاہئے، پلیٹین ہاتھ مین لیکر رکھی جائین۔
میز پر کی پلیٹین مع چھری کانٹون کے نہ اُٹھائین اسوجہ سے کہ
چھری کانٹے وزنی ہوتے ہین ان کے گر جانے کا احتمال ہوتا ہے
اس لئے ایک چھوٹی کشتی مین ان کو رکھ کر لائین پلیٹون کو نہایت
احتیاط سے اوٹھائین تاکہ میز پر ان مین کا پس خوردہ نہ گرنے پاوے
مٹھائی اور پھل پیش کرنے سے پہلے میز پر جو نمکدان اور سرکے کی
شیشیان وغیرہ ہوتی ہین سب اوٹھا دینی چاہئین، چھریان اور کانٹے
وغیرہ جن کی ضرورت نہ ہو میز پر نہ چھوڑے جائین ہر شخص کی بائین
جانب سے میز پر کے توس وغیرہ کے ٹکڑے جو گر گئے ہون اُٹھالئے
جائین، میز پر کوئی چیز رکھنے یا اوٹھانے کے لئے کھانے والے

کے سامنے نہ آنا چاہئے بلکہ آہستہ سے بائین یا داہنی جانب سے میز تک پہونچین
اگر کسی کو زائد کانٹے یا چمچہ کی ضرورت ہو تو خالی پلیٹ مین رکھ کر پیش کرنا چاہئے
کشتی مین لے جانے کی ضرورت نہین ، اگر کسی کو توس کی ضرورت ہو تو
ان کو بھی پلیٹ ہی مین لے جائین ۔

اگر ایک خادم یا خادمہ ہوشیار اور تجربہ کار ہو تو تنہا چھہ یا آٹھہ
آدمیون کی بآسانی سربراہ کاری کر سکتی ھے ، مگر اسکو اسقدر مدد
ملنی چاہئے کہ کوئی دوسرا آدمی باورچی خانہ سے کھانے کے کمرے کے
دروازے تک کھانا پہونچا دیا کرے اور پس خوردہ برتن آکر لے جایا کرے
اگر دو خادمات یا خادم کھانا پیش کرین تو ایک کو چاہئے کہ کمرے مین
موجود رھے اگر ایک ہی شخص سربراہی کے لئے مقرر ہو اور وہ اتفاقاً
کمرے سے باہر جاے تو میزبان کو چاہئے کہ جب ایک کھانا ختم ہو جاے
تو گھنٹی بجا دے ۔

ذیل مین کچھ اور مفید ہدایات درج کی جاتی ہین ۔

(۱) اگر کوئی ایسا کھانا ہو جس مین کھانے والے کو انتخاب کا موقع
نہ ہو تو ایسی حالت مین کھانے کی پلیٹ کو کھانے والے کی داہنی جانب
رکھنا چاہئے ۔

(۲) جب کھانون مین انتخاب کا موقع ہو مثلاً دو قسم کی مٹھائیان یا دو قسم کی مچھلیان

پیش کی جائین تو ایسی حالت مین کھانے والے کے بائین جانب سے پیش کیا جاے۔

(۳) جب کوئی خاص کھانا پیش کرنا ہو مثلاً ترکاری وغیرہ تو اس کو بائین جانب سے پیش کیا جاے، ایک عام قاعدہ یہ ہے کہ تمام چیزین بائین جانب سے پیش کی جائین۔

(۴) چھوٹی پلیٹین بائین جانب سے اوٹھائی جائین۔

(۵) صاف اور خالی پلیٹین بائین جانب سے رکھی جائین سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ کھانے جلد جلد آنے چاہئین اور کسی قسم کا گھبراہٹ ظاہر نہ ہو، مگر اتنی تیزی بھی ٹھیک نہین کہ ایک کھانا ختم نہ ہو کہ دوسرا کھانا آجاے ؛

جام صحت

دعوتون مین کھانے کے بعد مین اس رسم کو بہت پسند کرتی ہون کہ شہنشاہ اور رئیس اور مہمان و میزبان کا جام صحت نوش کیا جاے یہ رسم یورپین آداب دعوت کا ایک جزو ہو گئی ہے اور ان مین جام صحت نوش کرنے کی تحریک کرتے ہوے جو تقریرین ہوتی ہین وہ نہ صرف

دلچسپ ہوتی ہین بلکہ ان سے باعتبار نتائج کے بہترین فوائد مرتب ہوتے ہین
ہندوستان مین بھی اس رسم کا کسی قدر رواج ہوتا جاتا ہے اور
ان دعوتون مین جو حکام سلطنت کے اعزاز مین دیجاتی ہین خاص طور پر
یہ رسم داخل ہے۔

بے شک اس موقع پر ایسی تقریرون اور جام صحت کی تحریکون سے
وہ عقیدت و وفاداری جو شہنشاہ یا رئیس کی ذات کے ساتھ ہوتی ہے اور
وہ قدر و منزلت جو میزبان کے دل مین اپنے مہمان عزیز کی ہوتی ہے
پر لطف طریقہ سے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن اس رسم کو عمومیت کے ساتھ
جاری کرنے کی ضرورت ہے اور مسلمانون کے یہان بھی جب کہ فارس
کے تمدن و معاشرت کی بہت سی باتین خلفاے بنی عباس مین رائج
ہو رہی تھین یہ رسم جاری ہوئی اور عرصہ دراز تک آداب دعوت مین
اس کا رواج رہا، اس کے علاوہ میزبان کے لئے دعا کرنا ایک
مسنون فعل ہے اور صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعوت کھانے کے بعد میزبان کے حق مین دعاء خیر فرمائی ہے،
آپ نے یہ الفاظ بھی فرماے ہین کہ:-

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا

یعنی اے اللہ تو اوس شخص کو کھلا جس نے ہم کو کھلایا اور اوس شخص کو پلا

جس نے ہم کو پلایا۔

پس تحریک جام صحت مین میزبان کے حق مین بھی دعائے خیر ہوتی تھے۔

اس رسم کو اس طریقہ سے جاری کیا جاے کہ کھانا کھانے کے بعد میوے کے ساتھ چاے کافی یا شربت دسترخوان پر حاضر کیا جاے اور میزبان سب کو مخاطب کر کے شہنشاہ کی صحت و تندرستی کی دعا کرے اس کے بعد میزبان اپنے مہمان خاص کا جس کے اعزاز مین سبکو مدعو کیا ہے شکریہ ادا کرے اور مہمان اپنے میزبان کے شکریہ مین چند دُعائیہ الفاظ کہے۔ اور اگران تقریرون مین موقع اور ضرورت ہو تو دیگر امور کی نسبت بھی اپنے اپنے خیالات ظاہر کرے، اور چاء و کافی یا شربت سے جیسا موقع ہو اس رسم کو پورا کرے۔

دعوتون مین چھوٹے بچّے

دعوتون مین ایک بڑا مسئلہ چھوٹے بچون کی شرکت کا بھی ہے بلاشبہ ایسے ہی بچے کھانے کی محفلون مین زیادہ بدسلیقگی کا باعث ہوتے ہین اور یہ بدسلیقگی اس سبب سے ہوتی ہے کہ اون کو ابتدا سے

گھرون مین کھانے کا طریقہ نہین سکھلایا جاتا اس لئے بچون کو ایسی تقریبات
اور دعوتون مین نہ لیجانا ہی مناسب ہے کیونکہ میزبان اور مہمان
دونون کو تکلیف ہوگی ، بچے آخر بچے ہی ہوتے ہین ، لاکھ تمیزدار ہون
لیکن پھر بھی اون سے بعض باتین ایسی سرزد ہو جاتی ہین جو والدین
کے سلیقہ پر دھبہ لگاتی ہین ، ممکن ہے کہ بعض خواتین یہ اعتراض کرین کہ
وہی عورتین بچون کو مکان پر چھوڑ سکتی ہین جن کے یہان کھلائیان
اور انّائین مقرر ہون لیکن وہ عورتین جن کے یہان انائین وغیرہ نہ ہون
اپنے بچون کو تنہا گھر مین کس پر چھوڑ کر جا سکتی ہین لیکن کیا ضرور ہے کہ
گھر کا گھر ہی مہمان جائے آخر کوئی تو دادی ، پھوپی ، نانی ، وغیرہ ہونگی
جن کے پاس بچون کو وہ چھوڑ سکتی ہین لیکن اگر ایسا ہی موقع پیش آئے
کہ تقریب دعوت مین بچے ضرور ہون تو بچون کے لئے ہمیشہ ایک مخصوص
جگہ کر دینی چاہئے جہان ان کے بیٹھنے ، کھیلنے ، اور کھانے کا انتظام ہو
ان کے لئے کھیلنے کا کچھ سامان بھی وہان رہنا چاہئے ، اور گھر کی چند
بڑی بوڑھیون کو جو میزبان کی امداد کرنے والیان ہون اوس جگہہ موجود
رہنا چاہئے تا کہ بچے آپس مین لڑائی جھگڑا نہ کرین اور وہی اون کے
پیشاب پاخانہ کی خبرگیری رکھین تا کہ گھر مین صفائی رہے اور گندگی
نہ پھیلے اس طرح بچون کے سبب سے جو بدسلیقگی ہوتی ہے اوس سے

اطمینان رہیگا مگر ایسے چھوٹے بچے جو دودھ پیتے ہون اون کا بجز خاص خاص عزیزون کی تقریبات مین لے جانا میزبان اور مہمان کے لئے ایک تکلیف دہ امر ہے کیونکہ اون کے پیشاب ، پاخانہ وغیرہ کا نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ اون کو یہ سمجھہ ہوتی ہے کہ اشارے سے ضرورت کو ظاہر کردین اس لئے اون کو نہ لے جائین تو اچھا ہے۔

یہان یہ اعتراض ہوگا کہ جب اون کو چھوڑا جائیگا تو دودھ کی تکلیف ہوگی بے شک یہ صحیح ہے لیکن اگر ابتدا سے ہی وقت پر دودھ پلانے کی عادت ڈالی جاے اور خود مہمان وقت کی پابندی کرین تو یہ تکلیف نہین ہوسکتی اگر ان کا لیجانا ناگزیر ہو تو ایسے بچون کے لئے بھی مخصوص جگہہ ہو جہان مائین یا اور عزیز عورتین اون کو کھلاتی رہین بہرحال وہ انتظام کیا جاے جو آسان ہو اور تکلیف دہ نہ ہو۔

اذن کے متعلق چند ہدایات

مہانون کو معمولی اور چھوٹی تقریبات یا دعوتون اور نجی پارٹیون کے موقع پر یا تو خط کے ذریعہ سے یا وزیٹنگ کارڈ (Visiting room) پر لکھکر اطلاع کردی جاسے ، شادی کے اذن نوٹ پیپر (Note paper) پر چھپوا کر بھیجے جائین لیکن کاغذ بالکل سادہ ہونا چاہیئے ایک گھر مین جن کو بلانا ہو اون سب کو یا تو علٰحدہ علٰحدہ اذن بھیجا جاسے یا ایک ہی اذن مین سب کو شامل کردیا جاسے بچون کو اگر بلانا ہو تو خاص طور پر لکھا جاسے

اذن تقریبات کے جو کارڈ بھیجے جائین وہ عموماً والد یا ولیون کی طرف سے ہونے چاہئین اور عورتون کو مدعو کرنے کی صورت مین والدہ یا ولیہ کی طرف سے ہون اگر اون کے والدین یا ولی نہ ہون جس کی تقریب ہو تو اپنی طرف سے بھی جاری کرتے ہین کوئی ہرج نہین لیکن عورتون کی طرف سے اونکی شادی کی دعوت کا اذن موزون نہین ہے۔

کارڈ کا مضمون نہایت سادہ ہونا چاہیئے ، اوس مین شرکت کی استدعا جسکی تقریب ہو اوس کا نام تقریب ، تاریخ ، وقت اور مقام

درج کرنا چاہئے۔

مثال کے لئے ذیل مین ایک نمونہ درج کیا جاتا ہے :-

مین آپ کا ممنون ہون گا اگر آپ بتاریخ ....
وقت .... میرے فرزند .... کی
تقریب نکاح مین بمقام .... اور دعوت مین
بتاریخ .... بوقت .... مکان واقع محلہ
.... مین شرکت فرمائین گے ۔

آپ کا

دستخط ....

اگر کسی اور خوشی یا موقع پر دعوت کی جاے تو میزبان کی طرف سے کارڈ پر مضمون چھاپا جاے یا کاغذ پر لکھا جاے ، جس کا نمونہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

" مجھے نہایت مسرت ہوگی اگر آپ بتاریخ ....
بوقت ..... دعوت مین شرکت فرمائین گے ۔

اسلامی اداب معاشرت مین جو خطوط لکھے جاتے ہین اون مین القاب وآداب کا خیال ضروری ہے اس لحاظ سے اون کارڈون پر بھی القاب وآداب کا لکھا جانا ضروری ہے ، مثلاً مخاطب مرد کو "محترمی"

اور مخاطب عورت کو " محترمہ من " القاب مین ، اور آداب مین الفاظ " السلام علیکم " تحریر کئے جائین ، اگر یہ خطوط عورتون کی طرف سے ہون تو ضمائر مذکور کو ضمائر اناث سے بدل دیا جاے ۔

گارڈن پارٹی (Garden party) یا ایٹ ہوم (At home) کے اذن جو دیے جائین اون مین مطبوعہ کارڈ بھیجنے چاہئین اس مین لفظ " مع احباب " کے لکھدینا مناسب ہے ۔

اگر اس موقع پر جس شخص کو کہ مدعو کیا گیا ہے اوس کے یہان کچھ مہمان موجود ہون تو اذن مین اس بات کے اظہار کی ضرورت نہین کہ وہ بھی شریک ہون بلکہ یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ بھی مدعو ہین ۔

ہندوستانی خواتین مین اس قسم کی پارٹیان بہت کم ہوتی ہین لیکن اب جابجا جو زنانہ کلب اور زنانہ سوسائٹیان اور انجمنین قائم ہورہی ہین اور تعلیم کے اثر سے آیندہ روز بروز اون مین اضافہ ہوتا رہے گا اس لئے اب ایسی پارٹیون کی تہذیب اور تمیز پر خواتین کو زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے زنانہ پارٹیون مین ہمیشہ خواتین کی طرف سے کارڈ جانے چاہئین ، کسی کی اعزازی اور خاص دعوتون مین بھی کارڈ یا خطوط استعمال ہوتے ہین ، ایسی ہی چاے اور ناشتہ کی دعوت مین بھی ۔

اگر کسی کے اعزاز مین دعوت ہو تو مہمان کو جو کارڈ بھیجے جائین یا خطوط لکھے جائین اوس مین اوسکی صراحت کرنی چاہیئے۔
مثال کے لئے دو نمونے ذیل مین درج ہین :۔

(۱)

محترمی ! السلام علیکم

مین نے بتاریخ بوقت بمقام
شمس العلما کے اعزاز مین اپنے احباب کو
کھانے پر مدعو کیا ھے ، مجھے امید ہے کہ آپ شرکت
فرما کر مشکور کرینگے ۔

مخلص

....

(۲)

محترمہ من ! السلام علیکم

مین نے بتاریخ.......... بوقت.......... بمقام..........
جناب بیگم صاحبہ.......... کے اعزاز مین اپنی احباب
خواتین کو کھانے پر مدعو کیا ہے ، مجھے امید ہے کہ آپ شرکت
فرما کر مشکور کرینگی ۔

مخلصہ

....

اذن کے کارڈ یا خطوط کم سی کم چار پانچ دن پہلے بھیجنے چاہئین اور اگر کسی دوسرے مقام پر شہر سے باہر بھیجنے ہون تو کم از کم ایک ہفتہ پہلے بھیجے جائین جو لوگ مدعو کئے جائین اون کا یہ فرض ہے کہ وہ میزبان کو دو تین دن پہلے اپنی شرکت یا عدم شرکت سے مطلع کر دین۔

عورتون کو بھی اسیطرح مدعو کیا جاے اور اون کی طرف سی بھی ضرور جواب دیا جاسے تاکہ مہمانون کی تعداد کے لحاظ سے انتظام کیا جاے۔

دن کی دعوتین تو دس بجے تک اور شام کی آٹھ نو بجے تک ختم ہو جانی چاہئین،

چاے کی دعوت صبح موسم گرما مین سات بجے تک اور موسم سرما مین آٹھ بجے تک ہو جانی چاہئے۔

گارڈن پارٹی (Garden party) اور ایٹ ہوم (At home) کا وقت موسم سرما مین چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک اور موسم گرما مین پانچ سے سات بجے تک ہے۔

کلب وغیرہ کے معمولی کھیل

اگرچہ خواتین کو بیڈمنٹن اور ٹینس وغیرہ کھیلوںٹ کے موقعے کہان ملتے ہین لیکن جہان جہان زنانہ سوسائٹیان اور کلب قائم ہین وہان ان کھیلون کا بھی انتظام ہوجاتا ھے اس لئے اس کے قواعد کا جاننا علم نشے بہ از جہل شئ کا مصداق ھے، خصوصاً اون خواتین کو جن کے محلات اور کوٹھیون مین پردہ دار احاطے ہون ضرور انتظام کرنا چاہیئے، کیونکہ اون کے گھر کے کاروبار مین بھی ورزش کا بہت ہی کم وقت ملتا ھے، ورزشی کھیلو مین عورتون کے لئے ہی نہین بلکہ مردون کے لئے بھی خواہ وہ کتنی ہی عمر کے ہون بیڈمنٹن اور ٹینس نہایت موزون کھیل ہین اور ان مین ایک معتدل ورزش ہوجاتی ھے۔

ؔلہ اس باب مین صرف اون ہی کھیلون کو لیا گیا ہے جو ورزشی ہین اور جنہین عورتین آسانی سے کھیل سکتی ہین۔

ڈرائنگ روم کے بہت سے کھیل ہین جنکی نسبت ارادہ ہے کہ ایک مستقل کتاب کی شکل مین خواتین کے لئے جمع کئے جائین، اور خدا نے چاہا تو یہ کتاب جلد مرتب ہو کر شائع ہوگی۔

ٹینس | وہ زمین یا لان (سبزہ) جس پر ٹینس کے کورٹ بنائے جائین بالکل مسطح ہونا چاہیئے ، گھاس پر ہمیشہ بیلن پھرا جائے اور وقتاً فوقتاً اُسے کاٹتے رہین اور اوس پر چونے سے لائنین (لکیرین) ڈالی جائین ، لائن ڈالنے کے مختلف قسم کے (مارکر) ہوتے ہین ، طول کے بیچ سے جال تانا جاتا ہے ، جال کے ڈنڈون کا طول ۳ ½ فٹ ہوتا ہے اور کورٹ کے بیچ مین جال کی بلندی ۳ فٹ ہوتی ہے جب چار آدمی کھیلتے ہین تو کورٹ پورا ہوتا ہے اور جب دو کھیلتے ہین تو دونون طرف سے ۴ ½ فٹ ہوتا ہے۔

ٹینس کے قواعد | کل کھیل مین چار پوائنٹ (Point) ہوتے ہین پہلے کے اور دوسرے کے نمبر ۱۵ اور تیسرے اور چوتھے کے ۱۰ ہوتے ہین - یعنی ایک مرتبہ غلطی ہو جانے سے مخالف کو ۱۵ نمبر مل جاتے ہین اسی طرح دوسری مرتبہ ۱۵ اور تیسرے اور چوتھے مرتبہ ۱۰ نمبر ہوتے جاتے ہین ، جس جانب سے سروس (Service) ہوتی ہے اوس جانب کے نمبر پہلے بولے جاتے ہین اور دوسری جانب کے بعد مین جب دونون جانب کے چالیس چالیس نمبر ہو جائین یعنی تین پوائنٹ ایک طرف جیتین اور تین ہی پوائنٹ دوسری جانب والے بھی جیتین تو اوسکو ڈیوس کہتے ہین اسکے بعد جو دو پوائنٹ متواتر جیت لے وہ جیت جاتا ہے اور

ایک گیم پورا ہو جاتا ہے ۔ ڈیوس کے بعد اگر سروس کرنے والا پوائنٹ
جیت لے تو اوسے ایڈوانٹیج ان (Advantage in)
کہتے ہین اور اگر مخالف جیت لے تو ایڈوانٹیج آوٹ (Ad-
vantage out) ۔ کہتے ہین ۔

گیم اوس وقت ہو جاتا ھے کہ جب ۵۰ نمبر یعنی چارون پوائنٹ
کوئی جانب پہلے جیت لے اور دوسری جانب چالیس تک یعنی تیسرے
پوائنٹ تک نہ پہونچنے پاے ، جسکے پہلے چھہ گیم ہو جائین تو وہ سیٹ
(Set) جیت لیتا ہے ، اور اگر دونون جانب کے برابر پانچ پانچ
گیم ہو جائین تو جب تک دو گیم کا فرق نہ ہو جاے اوسوقت تک ہار جیت نہین ہوتی
باقاعدہ کھیل مین دو سیٹ جیتنے لازمی ہین اگر پہلے دو سیٹ
مین سے ایک تو ایک طرف والے جیت لین اور دوسرا دوسری
طرف والے تو تیسرے سیٹ پر فیصلہ ہوتا ہے ۔

کھیل شروع کرنے کے لئے دائین جانب کے گوشہ سے سروس
کی جاتی ھے ۔ سروس یہ ہوتی ہے کہ دائین جانب کھڑے ہو کر مخالف
جانب یعنی بائین جانب کے چھوٹے کورٹ مین جس کی پیمائش ۲۱×۱۲½
فٹ ھے ، گیند پھینکی جاتی ھے اور پھر اسی طرح بائین جانب سے
دائین جانب گیند پھینکی جاتی ھے ، ایک مرتبہ دائین جانب سے اور پھر

بائین جانب سے سروس ہوتی ہے، گویا باری باری سے دائین بائین بدلنا پڑتا ہے
اگر پہلی گیند ٹھیک کورٹ مین نہ گرے تو دوسری گیند پھینکنے کی اجازت
دی جاتی ھے کُل دو موقع دیے جاتے ہین اور اگر دونون گیندین غلط
ہو جائین تو مخالف کا ایک پائنٹ ہو جاتا ھے ، اگر گیند سروس
کرنے مین جال سے لگ کر صحیح کورٹ مین گرے تو اوسکو لیٹ
کہتے ہین اور یہ گیند نہ صحیح مانی جاتی ہے اور نہ غلط یعنی پھر سے یہ
گیند پھینکی جاتی ہے ، سروس کے بعد وہ شخص جسکے کورٹ مین
گیند پھینکی گئی گیند کو واپس کرتا ھے اور پھر اس طرف سے
وہ شخص جسکے نزدیک گیند آئے اوسکو لوٹاتا ھے اور پھر اس
طرف سے لوٹائی جاتی ھے ، غرض کہ یہ سلسلہ اوس وقت تک
جاری رہتا ھے جب تک گیند کورٹ کے حدود کی لکیر سے باہر گرجائے
یا جالی سے رُک جائے جس طرف سے گیند غلط لوٹائی جاتی ہے اوسکے
مخالف جانب کا ایک پوائنٹ ہو جاتا ھے جس کے نمبر اوپر بیان
کئے ہوے طریقے کے موافق شمار کئے جاتے ہین ۔

ٹینس کھیلنے کے بلّے مختلف اوزان کے ہوتے ہین خواتین کے
استعمال کے لئے تقریباً ۱۳ ½ اونس (۴۰ تولہ) وزنی بلاّ بہت موزون
ہوتا ہے ، بلون کی شکلون مین بھی آئے دن اختراع ہوتا رہتا ہے

لیکن اسکی کچھ اہمیت نہین ، گیندین ۲ ۱/۲ انچ سے کم یا ۲ ۹/۱۶ انچ سے زیادہ کے قطر کی نہ ہونی چاہئین ، جال اور ڈنڈے ہمیشہ اچھی قسم کے استعمال کئے جائین ، یہ دیر پا ہوتے ہین۔ کھیلنے کے بعد جال وغیرہ نکال کر رکھدینا چاہئیے ، ہمشہ لگا ے رکھنے سے یہ جلد خراب ہوجاتا

بیڈمٹن کے قواعد

یہ کھیل ٹینس سے بہت مشابہ ھے ، اس کے بلے اور ٹینس کے بلے مین بہت کم فرق ہوتا ھے ، البتہ اس کی گیند پرون کی ہوتی ہے ، بہ خلاف ٹینس کے بیڈمنٹن کے کھیل کا سامان گران نہین ہوتا اور نہ اسکے کورٹ کے لئے زیادہ جگہہ درکار ہوتی ہے بیڈمنٹن کا جال ۵ فٹ بلند ہوتا ھے اور کنارے مین اس کی بلندی ۵ فٹ ایک انچ ہوتی ہے ، ٹینس کی طرح اس مین بھی سروس کی جاتی ہے ، سروس کرنے والے کا فرض ہوتا ہے کہ بلّے سے گیند اس طرح مارے کہ بغیر جال مین لگے ہوے مخالف پارٹی کے کورٹ مین جاگر گرے اور مخالف پارٹی کا یہ فرض ہے کہ قبل اسکے کہ زمین پر گیند گرے اوسے جال پر سے دوسری جانب واپس کرے جو کھیلنے والا دوسری جانب جال کے گیند پہونچادے اور اس کا حریف اسکو واپس نہ کرسکے تو پہلے کھیلنے والے کا پائنٹ شمار کیا جاے گا ، بیڈمنٹن Badminton مین پندرہ پائنٹ کا گیم ہوتا ہے ، لیکن اگر دونون

جانب کے تیرہ تیرہ پائنٹ ہو جائین تو پانچ پائنٹ اور کھیلے جاتے ہین

متفرق

کتب خانہ

جن گھرون مین سلسلہ تعلم و تعلیم جاری ہے اور علم کا چرچا ہے اون گھرون مین تھوڑا بہت کتابون کا ذخیرہ ہوتا ہے اور آج کل تعلیم کے عام ہو جانے کی وجہ سے کتب بینی کا مذاق بڑھ گیا ہے اور شائقین کتب کے یہان ہر سال نئی نئی کتابون کا اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہین جو اپنے کتب خانہ کا باقاعدہ انتظام رکھتے ہون اور اوس کی حفاظت و احتیاط کے اصول سے واقف ہون اور نہ وہ لوگ جن کو کتب بینی یا اخبار بینی کا شوق ہوتا ہے اس بات کا لحاظ رکھتے ہین کہ اپنے کتب خانہ کے لئے کس قسم کی کتابون کی ضرورت ہے جن کا ہر گھر مین ہونا لازمی ہے نہ کتابون کی فہرست مرتب کی جاتی ہے ۔ اور نہ اون کے ترتیب سے رکھنے کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ گھر مین ردی کے ڈھیر کی طرح طاقون مین یا

زمین پر کتابین اور اخبارات پڑے رہتے ہین یا بے احتیاطی کے ساتھ صندوقون مین بھر دیے جاتے ہین ، انھین بے احتیاطیون سے کتابین دیمک کے نظر ہوجاتی ہین یا تلف ہوجاتی ہین ، یہ حالت اس بات کا ثبوت ہے کہ اون کو کتابون اور اخبارون کی قدر نہین اور محض تفریح طبع کے لئے ایک مرتبہ دیکھہ لینا کافی سمجھتے ہین ، لیکن یہ ایک نہایت سخت غلطی ہے کتاب یا اخبار ایک ہی دفعہ دیکھہ لینے کے لئے نہین ہوتے بلکہ اون کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اس لیے جس شخص کو کتب بینی یا اخبار بینی کا شوق ہو اوسکا فرض ہے کہ اون کی حفاظت و احتیاط کا باقاعدہ اہتمام وانتظام کرے ۔

کتابون کا انتخاب سب سے پہلے ہر شخص کو اسپر غور کرنا چاہئے کہ اوس کے ذاتی کتب خانہ مین کس قسم کی کتابون کی ضرورت ہے اوس کا جواب ہر شخص کے مذاق پر موقوف ہے ، سب کا مذاق جداگانہ ہوتا ہے ، لیکن بعض اس قسم کی کتابین بھی ہوتی ہین جن کا ہر گھر مین ہونا ضروری ہے مثلاً اپنے مذہب کے احکام و مسائل کی کتابین لازماً ہونا چاہئین اور ایسی کتابین بھی ہون جن سے امور خانہ داری مین مدد مل سکے ۔

اخبارات اور کتابون مین بھی اکثر مقامات کے نام آتے ہین

اس لئے جغرافیہ کی کتابین بھی ہونی چاہئین چند ایسی کتابین ضروری
ہین جن بین دنیا کے مشاہیر کے حالات ہون ، لغت اور اگر اپنے
ملک کا گزیٹر (Gazetteer) اور عام معلومات واعداد و شمار
کی کتابین بھی فراہم کی جائین تو بہت مفید و کار آمد ہو سکتی ہین غرضکہ
ایسی کتابون کا ذخیرہ ضرور جمع رکھا جائے جن کی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔

کتابون کی جلدین کتاب کے لئے جلد اسی طرح ضروری ہے جس طرح
انسان کے لئے لباس کی ضرورت ہے ، نفیس اور قیمتی کتابون کی
جلدین اعلیٰ قسم کی بنوائی جائین اور پوری جلد چمڑے کی ہو معمولی کتابین
جو اکثر استعمال بین رہتی ہین ان کے صرف پشتہ اور کونون پہ
چمڑا اور باقی کپڑا ہو جلد بین ہمیشہ یہ بات دیکھ لینی چاہئے اور کتاب
دینے کے قبل ہی تاکید کر دینی چاہئے کہ وہ اس طرح سی جائے کہ پڑھتے وقت
کتاب پوری کھل جائے اور پشتہ مضبوط ہو سستی جلد ہمیشہ خراب
ہو جاتی ہے اور پھر بار بار جلد بنوانے سے اچھی جلد ہی کی قیمت پڑ جاتی ہے۔

دو یا زیادہ کتابون کو ایک جلد بین کبھی نہ بندھوانا چاہئے۔
کیونکہ اس طرح ترتیب کتب بین دقت ہوگی۔

اگر جلد بندی کے وقت ہی جلد ساز سے کتاب اور مصنف کا نام
ٹائپ کرا لیا جائے تو بمقابلہ چٹون کے زیادہ خوشنما رہین گی۔

کتابون کی الماریان کتابون کی الماریان جہان تک ممکن ہو اچھی اور صاف لکڑی کی ہون، چٹکنے والی لکڑی کی الماریان خراب ہوتی ہین۔

مخصوص طور پر کتابون کی الماریان متعدد قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ تیار ملتی ہین اور یہ اپنی استطاعت پر منحصر ہے کہ کس قیمت اور وضع کی الماریان استعمال کی جائین۔

کتابین برابر اور ایک لائن مین رکھی جائین اور جب کوئی ایک فن ختم ہو جاے تو ایک لکڑی کے تختہ یا مضبوط دفتی کو درمیان مین لگا دیا جاے اگر زیادہ الماریان رکھنے کی استطاعت ہے تو مناسب یہ ہے کہ ہر ایک فن کی علیحدہ الماری ہو۔

کتب خانہ کا سامان گھومنے والی اور جھکنے والی کرسیان اور کتاب رکھنے کی تپائیان جو اونچی نیچی کیجا سکین اون لوگون کے لئے جو آرام و آسائش سے کتاب دیکھنا چاہتے ہین مناسب ہین، آرام کرسیون پر کتاب کے دیکھنے کے تختے ضروری ہوتے ہین تاکہ کتاب سیدھی رہے، اسکے علاوہ اس طرح گرنے اور شکل بگڑنے سے محفوظ رہتی ہے، ایک ہاتھی دانت کا کاغذ تراش نئی کتابون کے تراشنے کے لئے ہمیشہ پاس رکھنا چاہیئے۔

ضروری نقشے بھی رہنے چاہئین، اگر وہ بنے بناے ایسے ملجائین جو دیوارون پر لٹکا دیے جائین تو خیر ورنہ دفتی پر چسپان کر کے لٹکا دئے جائین

کتابون کی فہرست اگر کتابین کم ہون تو اون کی صرف ایک ہی فہرست کافی ہوگی لیکن اگر زیادہ ہین تو تین فہرستین مرتب کرنا چاہئین ایک عام فہرست جس مین نمبر شمار ، تاریخ اندراج ، نام کتاب ، موضوع کتاب قیمت قلمی یا مطبوعہ ، نام مصنف ، سنہ تصنیف یا طبع وغیرہ کو مختلف خانے ہون ، اور دوسری فن وار اور تیسری مصنف وار فہرست بنانا چاہئے ، فن وار اور مصنف وار فہرست مین (اگر مصنف زندہ ہو تو) درمیان مین جگہہ چھوڑ دینا چاہئے تاکہ نئی کتابین جسقدر اضافہ ہون درج کردی جائین ۔ عام فہرست مین جس نمبر پر جو کتاب ہو وہی نمبر ایک چٹ پر مع نام کتاب لکھکر کتاب کے پشتہ پر لگا دینا چاہئے ، فن وار اور مصنف وار فہرستون مین ہر کتاب پر وہی نمبر ڈالدیا جاسے جو عام فہرست مین اوس کتاب کا نمبر ہو ۔

کتابون کی حفاظت کتابون کی حفاظت کے لئے سب سے مقدم اس بات کی ضرورت ہے کہ اگر جلد نہ بندہی ہو تو پہلے جلد بنوالی جاسے اور اس امر کا لحاظ رکھا جاسے کہ کتابون مین نمی نہ اثر کرنے پاسے ، بارش کے ایام مین اور شام کے وقت کتب خانہ کی کھڑکیان نہ کھولنی چاہئین لیکن جب موسم خشک ہو تو اوس وقت ضرورت ہے کہ ہوا بلا روک آنے دیجاسے کتابون کی الماریان دیوار سے بالکل ملا کر اور چھت کی بلندی تک نہین

رکھنا چاہئین کیونکہ اوپر کی گرمی اور خراب ہوا جلدون کے لئے مضر ہوتی ہے ، ان کے رکھنے کی بہترین جگہ وہ ہے جہان دھوپ تری اور گرد سے حفاظت رہے ورنہ دیمک اور کیڑے کے لگ جانے کا اندیشہ ہے۔

یہ خیال کہ نفیس مجلد کتابین شیشہ دار الماریون مین رکھی جائین ایک غلط خیال ہے نم ہوا ضرور اون کے اندر داخل ہو جائیگی۔

کتب خانہ مین روشن دان بھی ہونا لازمی ہے۔ ورنہ کتابون مین پھپوندی لگجائیگی اور کتابین اس حالت سے بدتر ہو جائینگی جو کھلی ہوئی الماریون مین رکھی ہوتی ، اگر کتابون کی حفاظت مقصود ہو تو شیشے نکال ڈالے جائین اور اون کے بجاے تختے لگانے چاہئین۔

وقتاً فوقتاً کتابون اور الماریون کی خاک جھاڑتے رہنا چاہئے اور کتاب کھولنے سے پہلے بھی اوس کی خاک دور کر دینا چاہئے الماریون مین نیم کے خشک پتے یا فنائل کی گولیان بھی ڈالدینا چاہئے کبھی کبھی الماریون پر صندل کا تیل بھی لگا دیا جاے۔

جب کتاب کے ورق تراشے جائین تو کاغذ تراش کو تہ کے اندر سیدھا رکھنا چاہئے ورنہ نصف تراشے ہوے ورق غالباً پھٹ جائینگے کتاب کو کبھی کھول کر اولٹا نہین رکھنا چاہئے ، نشانی کی غرض سے ورق موڑے نہ جائین بلکہ وہان کوئی کاغذ کا پرزہ یا فیتہ رکھدیا جاے،

جلد بندی ہی مین اس بات کا لحاظ رکھا جاے کہ ایک فیتہ بھی لگا دیا جاے

جب کوئی کتاب جلد بنانے کے واسطے یا کسی اور وجہ سے کہین بھیجی جاے تو فہرست مین یادداشت لکھ لینا چاہیئے یا الماری مین اوس کتاب کی جگہ ایک پرچہ رکھدیا جاے۔

اخبارات مطالعہ کے بعد فائل مین لگا دیے جائین مطالعہ کرتے وقت ایسے مضامین پر نشان کر دیا جاے جو کسی حوالہ یا یادداشت کے لئے کام مین آئین۔ پھر اوقات فرصت مین اون کو کاٹ کر بطور کتاب مرتب کر لیا جاے اور اخبارات کا باقی حصہ جب کافی طور پر جمع ہو جاے تو ردیون مین فروخت کر دیا جاے،

رسائل حفاظت کے ساتھ رکھے جائین اور جب سال کے پورے نمبر ہو جائین تو اونکی جلد بندھوالی جاے۔

کتابون کی خریداری مناسب تو یہ ہے کہ کوئی کتاب جس کا مصنف مشہور ہو جب تک خود نہ دیکھ لی جاے یا کسی معتبر یا اہل فن سے اوسکی تعریف نہ سنی جاے اوس وقت تک نہ خریدنا چاہیئے محض اشتہاری تعریف پر کوئی کتاب خریدنا غلطی ہے، ہر نئی کتاب کا غور سے ایک ایک صفحہ دیکھنا چاہیئے کہ کوئی تصویر یا ورق تو کم نہین ہے کچھ کمی ہو تو مکمل جلد لینا چاہیئے اگر باہر سے کتاب منگوائی جاوے تو فہرست سے جسے دیکھ [illegible] ب طلب

کی گئی تھی قیمت کی جانچ کرلی جاے اگر مشتہرہ قیمت سے زیادہ ہو تو کتاب واپس کر دینا چاہیئے - یا دام واپس منگواے جائین -

کتابون کی دیمک

کتابون مین اکثر دیمک لگجایا کرتی ہے اور اس سے بہت نقصان ہوتا ہے ، جس کتاب مین دیمک ہوتی ہے اگر اس کی جلد دیکھ بھال نہ کی جاے تو رفتہ رفتہ تمام کتاب خراب ہو جاتی ہے اور ایک کتاب سے دوسری کتاب مین لگ جاتی ہے ، دیمک عموماً ایسے مقامات مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے جہان نمی ہو ، بارش کی ٹھنڈی ہوا لگنے سے بھی کتابون مین دیمک پیدا ہو جاتی ہے ، اس لئے کتابین ایسی جگہہ پر ہرگز نہ رکھی جائین جہان ذرا سی بھی نمی کا اثر پہونچے اور بارش کے بعد اور اثنار بارش مین بھی جس دن سورج نکلے کتابون کو دھوپ دیدی جاے -

دیمک سے حفاظت کا عام دستور یہ ہے کہ جس الماری مین کتابین رکھی جاتی ہین اوسکے تختون پر نیب کی پتیان بچھا دیتے ہین اور کتابون کی تہ مین بھی کئی جگہہ رکھدی جاتی ہین پھر دیمک نہین لگنے پاتی +

خط وکتابت

خطوط کا فائل (File) اور رجسٹر (Register)

جن لوگون کو خط وکتابت کا زیادہ اتفاق ہوتا ہی اون کو چاہئے کہ خطون کا ایک فائل بھی رکھین جس مین خطون کو ترتیب کے ساتھ رکھ سکین اور ایک رجسٹر بھی ضروری ہے جس مین ہر خط کا مضمون یا خلاصہ درج کیا جاے ، یہ مشہور اور جامع مقولہ ہے اور نہایت صحیح ہے کہ "المکتوب نصف الملاقات" یعنی خط و کتابت آدھی ملاقات ہے ، اس سے دور بیٹھے ہوے اعزا اور احبا کی خیریت معلوم ہوتی ہے ، مصیبتون مین تسکین دی جاتی ہے ، مسرت مین خوشی ظاہر کی جاتی ہے ، ایک دوسرے کے حالات کا علم ہوتا رہتا ہے ، جو آدمی خط لکھنے مین جی چراتا ہے وہ اس کے مفید نتائج سے محروم رہتا ہے ، ہمیشہ خط وکتابت کے لئے ایک مخصوص ومحفوظ وقت رکھنا چاہئے اور اوقات معینہ پر تمام خطوط لکھکر روانہ کردینے چاہئین ۔

خطون کی ترتیب و حفاظت

جو خط اس قابل نہ ہون کہ اون کی حفاظت کی ضرورت ہو وہ ضائع کردیے جائین اور جنکا رکھنا منظور ہو اونکی حروف

تہجی کے قاعدہ سے یا خط کے مضمون کے لحاظ سے ترتیب دی جاے
مشاہیر و اکابر کے خطوط خاص طور پر احتیاط کے ساتھ رکھے جائین
کیونکہ وہ ایک زمانہ مین قابل فخر قیمتی شے ہو جاتے ہین۔

خطون کو بے ترتیبی کے ساتھ ڈال دینے سے ممکن ھے کہ ایسے
لوگ اونکو دیکھ لین جن کا دیکھنا کاتب یا مکتوب الیہ کی مصلحتون کے خلاف ہو
یا کوئی بات اوس مین ایسی لکھی ہو جو بطور راز کے ہو۔

خط کا جواب | جواب طلب خطوط کا جواب فوراً دینا چاہیئے، خط کا
فوراً جواب نہ دینا، یا قطعی جواب نہ دینا تہذیب و شائستگی کے
بالکل منافی ہے۔

جس خط کا جواب لکھنا ہو اوس خط کو سامنے رکھ لینا چاہیئے ورنہ
ممکن ھے کہ بعض امور کا جواب نظر انداز ہو جاے اگر کوئی اہم معاملہ ہے
تو پہلے جواب کا مسودہ کر لینا چاہیئے، یہ مسودہ بطور یادداشت کے بھی
کام آسکتا ھے۔

خط لکھنے کا ایک عمدہ اصول یہ ہے کہ مختصر عبارت مین تمام مضامین
آجائین اور عبارت ایسی سادہ ہو کہ جیسے باتین کرتے ہین، نمونہ کیلئے
مرزا غالب مرحوم کی "عود ہندی" اور "اردوے معلیٰ" نہایت اچھی
کتابین ہین۔

جب کسی عدیم الفرصت شخص سے مراسلت کی جاے تو اس امر کا خیال رہے کہ خط مین فضول طوالت نہ ہو۔

خط مین مکتوب الیہ کے القاب و اداب کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ اوسکے ترک کرنے سے اوسپر برا اثر پڑتا ہے۔

خط وکتابت کا سامان علاوہ کاغذ، قلم، دوات، جاذب، پن (Pin) نتھی، جنتری، خطوط گیر، میز پر رکھنے کی دفتیان کاغذ تراش، رول وغیرہ کے ایک بیاض مکتوب الیہم کے پتون کیلیے جس مین حروف بقاعدہ تہجی تراشے ہوے ہون کارآمد ہوتی ہے، اس بیاض مین پورا آداب والقاب درج رہنا چاہیئے اور وزن کرنے کا ایک کانٹہ بھی ہونا چاہیئے جو لکھنے کی میز پر رکھا رہے، بھاری کاغذ اور لفافہ کے خطوط یا پیکٹون وغیرہ کو اسی پر وزن کرلیا جایا کرے، اگر وزن زیادہ ہو تو اوس پر زیادہ محصول کا ٹکٹ لگا دیا جاے۔

ڈاک خانہ سے مہینہ بھر کے تخمینی صرفہ کے اکھٹے ٹکٹ منگوا لینے چاہیئن جو چھوٹے چھوٹے پیکٹون کی صورت مین ملتے ہین تار اور منی آرڈر کے منتشر فارم منگوا کر رکھنے سے یہ بہتر ہے کہ فارمون کی کتابین منگالی جائین تاکہ یادداشتین بھی یکجا درج ہوتی رہین۔

سامان خط و کتابت کے استعمال کا طریقہ

روزانہ صبح اور شام گھر کی صفائی کے وقت دوات قلمدان وغیرہ کو بھی گرد سے پاک کر دینا اور ہر چیز کو میز پر ترتیب اور قرینے سے رکھ دینا چاہیئے ، لکھتے وقت اس بات کی احتیاط رکھی جائے کہ قلم لکھکر دوات ہی مین نہ چھوڑ دیا جائے کیونکہ اس سے لوہے کے نب بہت خراب ہو جاتے ہین ، مناسب یہ ہے کہ قلم کو برش سے صاف کر کے رکھا جائے یا سیاہ بانات کے چار پانچ چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑے کاٹ کر درمیان مین ریشم سے ٹانکے لگا دیے جائین اور ان کو اس کام کے لئے میز پر رکھدینا چاہیئے۔

دوات ایک ہفتہ کے بعد دھو ڈالی جائے اور اوس مین تازہ روشنائی بھری جائے اگر اس سے کم عرصہ مین روشنائی ختم ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ دوات دھلوا کر روشنائی بھری جائے روشنائی خصوصاً بلیو بلیک مین پانی ڈالنے کا طریقہ بُرا ہے علاوہ روشنائی پھیکی ہو جانے کے کاغذ پر حروف پھیل جاتے ہین چونکہ یہ روشنائی اگر کھلی رہتی ہے تو اُڑ جاتی ہے اسلئے ہمیشہ ڈھکن دار دوات استعمال کی جائے ، اور استعمال کے بعد فوراً ڈھکن بند کر دیا جائے ، روشنائی زیادہ گاڑھی بھی نہ ہونی چاہیئے۔

اگر قلم اچھا نہ ہو یا روشنائی روان نہ ہو تو طبیعت بھی رکتی ہے اور لکھتے وقت ذہن کُند ہو جاتا ہے بر خلاف اسکے اگر قلم اچھا ہو

اور روشنائی صاف اور روان ہو تو طبیعت بھی روان ہوتی ہے۔

روزانہ جس قدر پنون کی ضرورت سمجھی جاے پیکیٹ مین سے نکال کر پن کوشن مین لگا لینے چاہئین اور جو پن کسی کاغذ وغیرہ مین سے نکالی جاے وہ بھی اسمین لگا دیا جاے میز یا فرش پر انہین ڈال دینے سے اندیشہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پاؤن مین چبھ جاے۔

ٹکٹ یا لفافہ ہمیشہ پانی سے چسپان کیا جاے کبھی زبان، یا لب سے نم نہ کیا جاے، قطع نظر اسکے کہ یہ ایک قابل نفرت طریقہ ہے دانتون کے لئے بھی مضر ہے۔ اس کے واسطے پیالی مین پانی رکھ کر اسفنج کا ٹکڑا پانی مین ڈال دیا جاے۔

لفافون اور کارڈون پر مکتوب الیہ کا پتہ جہان تک ممکن ہو تو اردو کے ساتھ انگریزی مین بھی لکھا جاے، خصوصاً ڈاک خانہ اور شہر کا نام ضرور انگریزی مین ہو تاکہ اگر ڈاک خانہ مین اردو یا کسی اور ہندوستانی زبان کے جاننے والے نہ ہون تو خطون کے تلف ہونے کا اندیشہ نہ رہے +

مضمون نویسی

ہر مبتدی مضمون نگار کو چاہئے کہ ابتدا مین اپنے مضامین اخبارات ورسائل مین چھپوانے کا شوق نہ کرے بلکہ پہلے گھر ہی مین مضمون نگاری کی مشق کرے اور اپنے کسی تعلیم یافتہ عزیز قریب کو دکھلایا کرے اور جو کچھ وہ اصلاح کرے اوس کا خیال رکھے جب کافی مشق ہو جاے تو پھر کسی اخبار یا رسالہ مین مضمون بھیجنے کی جرأت کرے۔

ابتدا اگر ایسے مضامین پر بحث کرنا جن پر بڑے بڑے مشہور مصنف یا مضمون نگار قلم فرسائی کر چکے ہون بالکل بے سود ھے بلکہ شروع مین اپنے روزمرہ کے واقعات اور حادثات کو اپنے مذاق کے مطابق قلم بند کرنا چاہئے، یا چھوٹی چھوٹی کہانیان لکھے اور عبارات مین کسی قسم کا تکلف او تصنع نہ کرے بلکہ سلیس اور عام فہم ہو کیونکہ بلا کافی مہارت کے عبارت آرائی اور تکلف سے مضمون خبط ہو جاتا ھے اور شاندار الفاظ اور جملون کی فکر مین اصل مضمون ہاتھ سے جاتا رہتا ہے جب مضمون نویسی مین اچھی طرح مہارت ہو جاے تو پھر عبارت آرائی کا بھی مضائقہ نہین لیکن ابتدا مین ضرور احتراز چاہئے۔

ہر مضمون مین اس بات کا خیال رکھا جاے کہ ابتدا اچھی ہو اور نتیجہ اچھا نکالا جاے ایسے مضمون جن مین کوئی نتیجہ نہین نکالا جاتا یا جنکا نتیجہ اچھا نہین ہوتا اکثر بے لطف ہوتے ہین جو مضمون لکھا جاے اوس پر خود ایک مرتبہ غور کے ساتھ نظر ثانی کر لینی چاہیئے اور جو نقائص معلوم ہون اون کی اصلاح و درستی کر لی جاے نیز اپنا اطمینان کئے بغیر کوئی مضمون چھپنے کے لئے نہین بھیجنا چاہیئے، جب مضمون بالکل مکمل ہو جاے اور دُھرا بھی لیا جاے تو اپنے گھر والون کو جو پڑھے لکھے ہون زور سے پڑھ کر سناے اور غور سے اس بات کو مشاہدہ کرے کہ ان پر کیسا اثر پڑتا ہے آیا ان کو نئے معلومات کے حاصل ہونے سے چہرون پر خوشی کے آثار نمایان ہوتے ہین یا کوئی دردناک واقعہ بیان کیا گیا ہو تو اوس سے اون کے چہرون پر رنج و ملال کے آثار نمودار ہوتے ہین یا نہین اگر اس طرح وہ اپنے سامعین کو متاثر کرے تو اپنے مضمون کی کامیابی کی قوی امید رکھنی چاہیئے۔

اگر مضمون اخبار یا رسالہ مین نہ چھاپا جاے تو رنجیدہ نہین ہونا چاہیئے نہ اڈیٹر رسالہ پر بد مذاقی کا الزام لگانا چاہیئے بلکہ ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ اسمین کیا کیا نقائص رہ گئے تھے پھر جو نقائص معلوم ہون اونکو دور کرنا چاہیئے یا دوسرا مضمون اس سے بہتر لکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے، مضامین ایسے اخبار یا رسالون مین لکھے جائین جو اپنے مذاق کے ہون اس لئے

پہلے مختلف اخبارات ورسائل کی کاپیان نمونتاً منگاکر دیکھ لینی چاہئین جو اخبار یارسالہ اپنے مذاق کا ہو اُسی پرچہ کو مضمون بھیجنے کے لئے انتخاب کرے۔

جس کاغذ پر مضمون لکھ کر بھیجا جاے اوس کے بائین جانب ایک کالم سادہ چھوڑ دینا چاہئے، اور ہر صفحہ پر نمبر ڈالدئے جائین اور کُل اوراق کو ایک نتھی سے منسلک کردینا یا الپین لگا دینا چاہئے۔ اگر اڈیٹر مضمون مین کچھ اصلاح یا ترمیم کرے تو اس پر کوئی اعتراض نہین کرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات اسکو فاش غلطی یا فضول عبارت نکالنے کے علاوہ کوئی اور مصلحت بھی مجبور کرتی ہے جسکو مضمون نگار نہین سمجھ سکتے آخر مین یہ بات بھی لکھنا ضروری ہے کہ مضمون نگاری کو جسقدر سہل اور آسان سمجھ لیا گیا ھے اوس قدر سہل و آسان نہین ہے اس کے لئے بڑی قابلیت اور کافی علم و استعداد کی ضرورت ھے، بغیر اچھی استعداد پیدا کئے مضمون نگاری کی جرأت نہ کی جاے تجربہ اور استعداد بڑہانے کے لئے ہروقت کتب بینی کا مشغلہ اور اخبارات ورسائل کے مضامین کا غور سے مطالعہ جاری رہے اچھے مضمون نگارون کی طرز تحریر اور انداز بیان سے سبق حاصل کرنا چاہئے، دوسرون کے مضمون دیکھکر اپنے مضامین مین جو نقائص نظر آئین ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض مضامین ایسے ہوتے ہین جن کے لئے بہت سی معلومات فراہم کرنے کی

ضرورت ہوتی ہے اس لئے جب تک اُس موضوع کے متعلق کافی ذخیرہ فراہم نہ کرلیا جاے اوس وقت تک اوس پر قلم نہ اُٹھایا جاے ✦

گھرون مین پیشے

عموماً تمام ملکون مین گھر مین بیٹھکر ہی عورتین خانہ داری کے کام انجام نہین دیتین بلکہ اسباب معیشت کے فراہم کرنے مین بھی مردون کی مددگار نظر آتی ہین ، ہندوستان مین بھی عورتین کھیتی باڑی کے کام مین مدد دیتی ہین محنت اور مزدوری مین بھی مردون کے ساتھ ساتھ نظر آتی ہین پیشہ ورون کی بی بیان پیشیون کے کامون مین ساتھ ساتھ رہتی ہین لیکن ایسے لوگون کو دہقانی اور اجلاف کہا جاتا ہے مگر شریف عورتین جو ہمیشہ احاطہ چار دیواری مین ہی رہتی ہین وہ بھی سخت مصیبت اور ضرورت کے وقت سلائی وغیرہ کر کامون سے اپنا اور اپنے بچون کا پیٹ پالتی ہین ورنہ عموماً ایسے خاندانون کی عورتون کو جہان کچھ بھی سہارا ہے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ بیکار ہی اور زیادہ سے زیادہ بچون کے کپڑے سینے سلانے مین گذار دیتی ہین اور پھر وہ کپڑے بھی

پورے نہین بلکہ صرف کرتے پا جامے سی لینا جانتی ہین ۔ لیکن امرا اور دولت مند خواتین سے اس کی بھی توقع فضول ہے ، کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک جلاہے کی بیٹی یا کونجڑے کی بیوی تو اپنے کاروبار معیشت مین اپنے گھر کے مردون کو مدد دے لیکن شیخ و سید کی بیٹیان اور مغل اور افغان کی بیبیان تمام دن رات گھر مین بیٹھی ہوئی تنگدستی کا اللہ میان سے گلہ کرتی رہین اور چار پیسے بھی نہ پیدا کر سکین ، اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو گھر کے اندر بہت سے ایسے پیشے اختیار کئے جا سکتے ہین کہ اگر اون کو شریف اور پردہ نشین عورتین اختیار کرین تو بہت کچھ اپنے گھر کی آمدنی مین اضافہ کر سکتی ہین اور ان کا یہ کام کسی طرح ذلت کی نظر سے نہین دیکھا جائے گا بلکہ ان کی عزت کا باعث ہوگا ۔

اس کے علاوہ عورتون مین ایسے کام کرنے کی فطرتی طور پر استعداد ہوتی ہے اور جب وہ کرتی ہین تو نہایت اچھی طرح سے کرتی ہین ۔

گوٹہ ٹھپہ وغیرہ ہمارے ملک مین عورتون اور بچون کے لباس مین گوٹہ ٹھپہ کا استعمال بہت زیادہ ہے اور چونکہ چھوٹا بہت سستا ملتا ہے اور سچا خراب ہونے کے بعد بھی کچھ نہ کچھ قیمت دے جاتا ہے اسلئے ہر طریقہ سے مفید ہے ، اس کا کام زیادہ تر دہلی مین ہوتا تھا اور عورتین بھی گھرون مین بیٹھکر اسکے بنانے مین حصہ لیتی تھین مگر اب غیر ملکون کی

ایسی ہی چند مصنوعات نے اس کام کو کسیقدر گرا دیا ہے لیکن اگر اب بھی اس مین کچھ جدتین کی جائین اور صفائی اور نفاست کی کوشش کی جاے تو یہ صنعت بہت فروغ پا سکتی ہے اور عورتین اسکو آسانی کے ساتھ کرکے نفع اُٹھا سکتی ہین ۔

زر دوزی | ہندوستان مین زردوزی کا کام ابھی تک مقبول عام ہے یورپ کی اعلیٰ درجہ کی فیشن ایبل بیگمات بھی اس کام کو کیسا کچھ پسند کرتی ہین سنہ ۱۹۰۳ع کے دربار مین لیڈی کرزن کی اور سنہ ۱۹۱۱ع کے دربار مین ملکہ معظمہ کی پوشاکین اسی کام کے مشہور نمونے تھے اگرچہ بڑے بڑے کارخانون مین مرد اس کام کو انجام دیتے ہین لیکن عورتین بھی کرتی رہتی ہین اور ان کی آمدنی کا اچھا خاصہ ذریعہ ہے ، عورتون مین اسکو زیادہ رواج دینے کی ضرورت ہے ۔

چکن سازی | لکھنوٗ چکن کے کام مین ہمیشہ مشہور رہا ہے اور اگرچہ اوسکی شہرت کو جرمن اور انگلستان کی مشین کی چیزون نے مٹا دیا ہے لیکن پھر بھی اونکی مانگ اور خواہش زیادہ ہے لکھنوٗ مین عورتین بھی یہ کام بناتی ہین اسکو ہر جگہ رواج دینا چاہیئے جس کو صرف سیکھنے کی ضرورت ہے اور ابتدائی صرفہ بھی بہت نہین ہے ۔

کپڑون کا سینا | ایک غریب گھر کے لئے کپڑون کا سلائی پر سینا بھی

بہت کچھ مفید ہوسکتا ہے ۔ اکثر شہر و قصبات مین غریب بیوائین مصیبت زدہ
عورتین اجرت پر یہ کام کرتی ہین اور بعض متوسط گھرانون مین شوقیہ طور پر
سنگر (Singers machine) کی مشین نظر آتی ہے جس سے
وہ بچون کے معمولی کپڑون پر بخیہ کر لیتی ہین ، لیکن سلائی کی آمدنی
اور سلائی کا خرچ ہمیشہ فیشن ایبل کپڑون پر زیادہ ہوتا ہے پس
اگر اون عورتون کو جو ضرورت مند ہین رائج لباسون کی قطع و برید
اور اون کا سینا اچھی طرح آجاے تو کوئی وجہہ نہین ہے کہ وہ
گھرون مین مثل مردون کے کچھ روپیہ نہ پیدا کر سکین اور خوشحال
گھرانون مین سلائی کے خرچ مین سے بہت کچھ کفایت ہوسکتی ہی
سافٹ (نرم) (Soft Collar) کالر جو آسٹریا ، جرمن ،
اور انگلینڈ سے بنے ہوے آتے ہین وہ عموماً پانچ چھہ آنہ کو ملتے ہین
لیکن اگر اوسی قسم کے کپڑے کے اپنے گھرون مین سلواے جائین
تو سلائی اور نفع کی مجرائی کے بعد بھی اس قیمت مین کم از کم دو کالر
تیار ہون گے ، اگر انہی گھر کے کالرون مین سلائی کی وہ نفاست اور
صفائی رہے جو ملک غیر کے کالرون مین ہوتی ہے تو کوئی وجہہ نہین کہ یہہ
ارزان چیز بمقابلہ اوس گران چیز کے نہ خریدی جاے ، اسی طرح ٹائی
وغیرہ مین بھی نفع ہوتا ہے ۔

جفت سازی | مخملی سلیپر عام طور سے شوق یا ضرورت سے بنائے
جاتے ہین جسکے پتّے عموماً عورتین بناتی ہین، دھلی کے جوتے نہایت
خوبصورت اور اچھے ہوتے ہین اور ان کے پتّے بھی عورتون کے
ہاتھون کے ہوتے ہین اور بوٹ بھی اکثر جگہ اسیطرح بنائے
جاتے ہین لیکن بالعموم یہ کام نہایت حقارت سے دیکھا جاتا ھے،
حالانکہ اس مین کوئی حقارت کی بات نہین ھے اور اگر اس قسم کی
عورتین جو گھر سے نہین نکلتین مختلف وضع کے جوتون کے پتّے وغیرہ
بنائین اور جوتون کی سلائی کرین تو بہت اچھے جوڑے تیار ہونگے
اور آسانی کے ساتھ فروخت ہو سکتے ہین۔

اونی کام | اونی گلوبند، موزے، ٹوپ، اور کوٹ وغیرہ کے
بنانے مین بھی منفعت ھے اور یہ کام کچھ مشکل نہین ھے، نہ اس مین
زیادہ صرفہ کی ضرورت ھے، اکثر چھوٹی چھوٹی مشین اس قسم کی بکثرت
ملتی ہین کہ اون کو خریدکر اونسے موزے وغیرہ بُنے جاسکتے ہین اور ایک گھر مین
جہان تین چار عورتین ہون اپنے اوقات فرصت مین بہت کچھ پیدا
کر سکتی ہین۔

کاپی نویسی | تمام پیشون مین جو عورتون کے لئے موزون ہین یہ کام
بہت آسان ہے، اگرچہ ٹائپ روز بروز بڑھتا جارہا ھے لیکن پھر بھی

پتھر کا چھاپہ ہی پسند کیا جاتا ہے لیکن کاپی نویسون کی کمیابی اور گرانی کا ہر جگہہ رونا ہے اس لئے اگر گھرون کی بیٹھنے والی بی بیان اس کام کو کرین تو بہت کچھہ فائدہ اُٹھا سکتی ہین اور اس طرح گویا علم کی خدمت بھی ہوسکتی ھے، ہمارے ملک مین چونکہ طبع کتاب کے مصارف بہت ہین اسلئے اونکی قیمتین بھی زیادہ ہوتی ہین اور چونکہ قیمتین زیادہ ہوتی ہین اس لئے اونکی فروخت کم ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ھے کہ علوم وفنون کی اشاعت پورے طور پر نہین ہوسکتی، چھپائی ارزان ہونا علم کے حق مین ایک نعمت ہے اور جس ملک مین چھپائی ارزان نہین ہوتی وہ بدنصیب ہوتا ھے چھپائی کی ارزانی کا زیادہ تر دارمدار کاپی نویسی پر ھے، کاپی نویسی کیلئے پہلے خط کی صفائی کی ضرورت ھے جب خط صاف اور اچھا ہوجاے اُسوقت کاغذ کی کاپی پر صرف مشق کرنے کی ضرورت ہوگی اور جب مشق ہوجائیگی تو نہایت اچھی کاپی لکھنے لگین گی ۔ اس طرح جو عورتین کاپی نویسی کا پیشیہ اختیار کرین گی وہ "ہم خرما و ہم صواب" کا مصداق ہونگی۔

مصوری ونقاشی فن مصوری ایک نہایت دلچسپ فن ہے اور فنون لطیفہ مین خاص اہمیت رکھتا ھے اور ہمیشہ عزت سے دیکھا گیا ھے جن کو قدرتاً اس فن کی طرف رجحان طبع ھے اور جو اس مین دلچسپی لیتے ہین وہی اس مین پوری کامیابی حاصل کرسکتے ہین اس کے لئے

نہایت صبر و استقلال اور محنت و جانفشانی کی ضرورت ہے اگر اسمین کوئی شخص کافی مہارت حاصل کرے تو وہ بہت آسانی سے اپنی روزی بخوبی کما سکتا ہے۔ اچھے مصور کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نہایت خوشخط اور نستعلیق لکھنے والا ہو جو شخص تصویر بنانا یا نقاشی سیکھنا چاہے سب سے پہلے وہ خوش خط بننے کی کوشش کرے۔ جس تصویر یا نقشہ پر خراب حروف مین کچھ لکھا ہو تو اوسکی آدھی خوبی جاتی رہتی ہے۔

جن گھرون مین کہ مرد اس کام کو جانتے ہین وہان تو عورتین سیکھہ سکتی ہین ورنہ ابھی نہ اس فن کے خاص مدارس ہین اور نہ موجودہ مدارس مین اسکی تعلیم ہوتی ہے، ہان ڈرائنگ (Drawing) اور پینٹنگ (Painting) کی کہین کسی قدر تعلیم دی جاتی ہے، البتہ امرا کے لئے مصوری دلچسپ فن ہے جو تعلیم یافتہ لیڈیز کو ملازم رکھکر اون سے حاصل کرکے اوسکی ہر شاخ مین مہارت حاصل کر سکتی ہین۔

عورتون کے ہاتھہ مین قدرتاً نرمی ہوتی ہے اور اس فن کے لئے نرمی ہی ایک چیز ہے جو خاص نفاست پیدا کرتی ہے اس لئے وہ عورتین جن کا کچھ بھی اس طرف رجحان ہو ضرور اس فن کو حاصل کرین اسکی تکمیل کیلئے مدت کا مقرر کرنا بہت مشکل ہے، یہ اپنی ذہانت، مشق، اور دلچسپی پر منحصر ہے۔

البتہ یہان یہ سوال پیدا ہوگا کہ جاندار چیزون کی تصویر بنانا شرعاً
ممنوع ہے ، اگرچہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے لیکن اتقا یہی ہے کہ اسکو
ممنوع ہی سمجھا جاے ، مگر پھر بھی مناظر قدرت کے نقشے، ڈرائنگ
بیل بوٹے جو ایمبرایڈری (Embroidery) کے واسطے ضروری ہین
اور ایسی ہی دوسری چیزین ، ایسے کام ہین جن کی شرعاً کوئی ممانعت نہین
مسلمانون کے لئے چونکہ شرعاً جاندار چیز کی تصویر نہین بنانی چاہئے اسلئے
جو مسلمان عورتین ہین وہ اس سے احتراز کرین لیکن دیگر مذہب کی خواتین
جن کے یہان ممنوع نہین ہے تصاویر بنانے سے مجبور نہین ہین۔
سائن بورڈ (Sign board) وغیرہ کے بنوانے مین
اس فن کے جاننے والے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ، اور چونکہ اب
مطابع کو ترقی ہوتی جارہی ہے اس لئے کتابون مین تصاویر بنوانے
کے لئے بھی اس فن کے ماہرون کی تلاش ہوگی ، خصوصاً پتھر کے چھاپے
کی ترقی کا انحصار بہت کچھ مصوری اور نقاشی پر ہے ، اس فن کے ماہر کو
کبھی ملازمت کی پروا نہین ہوتی ، وہ جہان کہین بھی رہے اپنے ہنر سے
روزی پیدا کرسکتا ہے اور جو لوگ اس فن مین پورا کمال حاصل کرلین
وہ اسکی بدولت مالا مال ہوسکتے ہین۔

اِسی سلسلہ مین دھاتون کے برتنون پر نقش کھودنا	دھاتون کے برتنون پر نقش کھودنا۔

کام بھی ھے جیسا کہ مراد آباد اور جے پور مین ہوتا ھے اگرچہ اس کی تعلیم کیلئے باقاعدہ مدرسے نہین ہین لیکن ان پیشہ ورون کی اولاد سینہ بسینہ تعلیم سے اس فن کو حاصل کرتی ھے، پس جس طرح لڑکون کو سکھایا جاتا ھے اُسیطرح لڑکیون کو بھی تعلیم دیجاے۔

لکڑی پر نقش بنانا

لکڑی پر نقش بنانا بھی بہت اچھا فن خیال کیا جاتا ھے اس فن کے ماہرین کی ہر جگہ ضرورت محسوس ہوتی ھے ان فنون مین کوئی حد کمال مقرر نہین ہوسکتی جس قدر انسان اس مین مشق اور محنت کرے گا اتنی ہی نئی نئی ترقیان ظاہر ہون گی جاپانیون نے اس فن کو ایک حد تک کمال پر پہونچایا ھے۔

یہ ہنر کچھ زیادہ دشوار نہین ھے جو شخص ڈرائنگ خوب اچھی طرح جانتا ہو اوسے بہت آسانی ہوتی ہے صرف چند اصولی باتین جاننے کی ضرورت ہے باقی سب وہی کام ہے، لکڑی پر نقش کرنے کے اوزار بھی کچھ زیادہ قیمتی نہین ہوتے اگر شروع مین سامان خرید لیا جاے تو بہت عرصہ تک کافی ہے۔

لکڑی کے ٹکڑون پر نقش کرکے چھاپے کا کام بھی لے سکتے ہین اور اون کے فروخت کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ہر سال اس قسم کے کئے چھاپے نمائش مین آتے ہین ان پر انعام بھی مقرر کئے جاتے ہین

اور کثیر تعداد مین فروخت بھی کئے جاتے ہین۔

کپڑے کی چھپائی ہندوستان مین اگر رضائی لحاف، پلنگ پوش وغیرہ کی چھپائی کے کام کو ترقی دی جاسے جس مین نہ زیادہ محنت ہے اور نہ زیادہ صرفہ تو یہ کام بھی خانہ نشین عورتون کے لئے بہت منفعت خیز بن سکتا ہے فرخ آباد لکھنو وغیرہ کے چھاپے کے کام مشہور ہین جو نہایت خوبصورت ہوتے ہین، ایک اچھی چھپی ہوئی رضائی اچھے سے اچھے کمبل سے ہزار درجہ زیادہ خوشنمائی رکھتی اور بہتر ہوتی ہے۔

جلد بندی اگر جلد بندی پیشہ کے طور پر نہ کی جاسے اور شوقیہ ہی کرین تو بھی بہت دلچسپ کام ہے اگر اپنی کسی عزیز کتاب کی جلد باندہی جاسے تو اس سے زیادہ دلچسپ کوئی مسئلہ نہین لیکن اگر پیشہ کے طور پر کی جاسے تو بہت نفع ہوتا ہے اس فن کو حاصل کرنے کے لئے کوئی قدرتی ذہانت درکار نہین ہے صرف جانفشانی اور استقلال سے کام کرنیکی ضرورت ہے، شروع شروع مین بہت معمولی پیمانہ پر کام کرے اس پیشہ کی تعلیم حاصل کرنے کی مدت اس بات کے معلوم ہونے پر منحصر ہے کہ آیا یہ ہنر پیشہ اختیار کرنے کی غرض سے سیکھا جاتا ہے یا شوقیہ کام کرنے کے لئے اگر جلد بندی کو پیشہ اختیار کرنے کے لئے سیکھا جاسے تو اسکو لئے پورے ایک سال تعلیم پانے کی ضرورت ہے لیکن اگر ویسی ہی کوئی شوقیہ

سیکھنا چاہے تو اس سے کم مدت صرف ہوگی۔
یہ ہنر ایک ایسا ہنر ہے کہ اس مین عورتین بہت کچھ امداد
ے سکتی ہین اور تھوڑی توجہ اور محنت سے ان کو اچھی طرح
لھایا جاسکتا ہے۔

گھوڑے گاڑی کی احتیاط

ہر شخص کو جسکے پاس گھوڑا گاڑی یا کوئی سواری ہو بذات خود
لی نگرانی کرنی چاہئے، سائیسون اور ملازمون کے بھروسہ پر چھوڑ دینا
ل غلط اصول ہے، البتہ اگر اتفاق سے کوئی آدمی بہت ایماندار
ر تجربہ کار ملجائے تو خیر ایک حد تک جائز ہے، لیکن پھر بھی کبھی کبھی
یہ بھال ضرور کرنی چاہئے۔
نعلبندی کے لئے بھی بہت احتیاط لازم ہے، بُرے نعل خطرناک
تے ہین اور اُنسے اکثر حادثات پیش آتے ہین، ہر مہینہ مین ایک مرتبہ
، بندھوائے جائین، اگر اصطبل مین نعلبندی ہو تو اس سے فارغ ہونے
، بعد فوراً جگہ صاف کر دی جائے ورنہ اندیشہ ہے کہ کوئی کیل وغیرہ

اگر پڑی رہی اور گھوڑے کے پاؤن مین لگ گئی تو نقصان ہوگا۔

دانہ سے قبل مالش کی جاے اور جس قدر اچھی مالش ہوگی اُسقدر گھوڑا مضبوط اور تندرست رہیگا، سائیسون پر تاکید رکھنی چاہئے کہ مالش مستعدی اور محنت کے ساتھ کرین کھریرہ اور برش پھیرنے کے بعد پاؤن اچھی طرح دھوے جائین، سُم اور نیچے سے خوب صاف کئے جائین، سر دھویا جاے، نتھنون اور آنکھون کو اسفنج یا جھاڑن سے پونچھا جاے، ایال اور دم کی صفائی کی جاے اور پھر خشک ہو جانے کے بعد بدن کو ایک دفعہ خوب دبا کر برش پھیرین، اکثر سائیس گھوڑے کے ساتھ بہت بد مزاجی سے پیش آتے ہین اس سے گھوڑا ضدی ہو جاتا ہے اور ہٹ کرنے لگتا ہے، بعض گھوڑون کی جلد اسقدر پتلی ہوتی ہے کہ اگر کھریرہ زور سے کیا جاے تو تکلیف ہوگی جس کا اظہار اس طرح ہوگا کہ وہ اوسوقت سکڑا رہیگا اور لاتین مارنگا ایسی حالت مین سائیس گھوڑے کو تنگ باندھتا ہے اور جب وہ دولتیان پھینکتا ہے تو برش سے اوسے ٹھونسے دیتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ برتاؤ دو ایک ہفتہ جاری رکھا جاے تو گھوڑا یقینی مالش کے وقت عیبی اور شریر ہو جاے گا۔

ان سب خرابیون کا باعث مالک کی لاپروائی ہے کیونکہ اگر نوکر کو

اندیشہ ہو کہ مالک اس کی یہ حرکت معلوم کرنے پر خفا ہوگا تو شاید وہ اسطرح ضد سے کام لیکر جانور کو خراب نہ کرے۔

اگر کسی دن گھوڑے سے کام نہ لیا جاے تو مالش کے بعد ایک گھنٹہ ٹہلانا چاہیئے اور اگر گھوڑا کہین سے چلکر آیا ہوا اور گرم ہو تو آدھ گھنٹے تک اُسے اُڑھاے رکھنا چاہیئے اور اگر پیاسا ہو تو پانی نہین دینا چاہیے یہ احتیاط موسم سرما مین نہایت ضروری ہے۔

گھوڑے کی صحت مین تھان کی صفائی کو بھی بڑا دخل ہے دونون وقت اوسکو صاف کیا جاے، اور کامل احتیاط کا مقتضا یہ ہے کہ جسوقت گھوڑا پیشاب یا لید کرے تو فوراً سائیس تھان سے اُٹھا ڈالے پیشاب دیر تک رہنے سے زمین مین جذب ہو جاتا ہے، اگر وہ جذب ہو جاے تو مٹی کھود کر پھینک دی جاے اور خشک مٹی وہان ڈالدی جاے اگر تھان کا فرش پختہ ہو اور باہر کی طرف سلامی دار ہو اور اوسکے ساتھ نالی ملی ہوئی ہو تو پیشاب آسانی سے بہکر باہر چلا جائیگا اور فرش کے دھونے مین آسانی ہوگی، لید پر پاؤن رکھنے سے وہ یقیناً سُم مین بھر جاتی ہے اور مختلف قسم کے امراض پیدا کر دیتی ہے، گھوڑون کو اصطبل مین ہمیشہ آزاد رکھا جاے، اگر اگاڑی پچھاڑی باندھی جاے تو اوسکو کھینچ کر نہ باندھا جاے۔

عام طور پر گھوڑون کا بستر گھاس کا بچھایا جاتا ہے لیکن خصوصاً گرمیون مین لکڑی کے برادہ کو ترجیح دینی چاہئے جو تازہ بچھایا ہوا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور اس سے گھاس کی طرح گرمی نہین پہونچتی۔ بہت سے گھوڑون کو بچھی ہوئی گھاس کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے، اور جب ایک دفعہ یہ عادت پڑ جاتی ہے تو پھر اس کا چھوٹنا بہت دشوار ہوتا ہے، لیکن لکڑی کا برادہ کوئی گھوڑا نہین کھاتا۔

گھوڑے کا بستر اگر ممکن ہو تو ہر ہفتہ مین بدل دینا چاہئے، ورنہ ہر روز جب گھوڑا سواری مین جائے تو اوسے دھوپ مین خشک کر لین بارش کے موسم مین بستر جلد جلد بدلا جائے۔

بستر ہموار اور کافی طور پر نرم ہو کیونکہ اس سے گھوڑے کو بیٹھنے لیٹنے مین آرام ملیگا، ورنہ ممکن ہے اسکے جسم کا کوئی حصہ چھل جائے اگر گھوڑا بیمار ہو جائے تو کوئی ماہر سالوتری بلوایا جائے گھوڑے کی دوا اور علاج کا کام سائیس کے سپرد نہ ہو کیونکہ بہت ممکن ہے کہ وہ کوئی بے احتیاطی کر بیٹھے اور گھوڑے کی بیماری طول پکڑ جائے کوئی معمولی مرض ہو تو کچھ مضائقہ نہین ورنہ عام بیماریون مین جو اکثر ہوتی رہتی ہین کسی سالوتری کی رائے سے دوائین بنوا کر رکھ لی جائین جو موقع پیش آنے پر دیدی جایا کرین، یا سالوتر سے صرف حالت بیان

کر کے دو اُبالے لینا کافی ہے۔

گھوڑا جب بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو ٹاپین زمین پر مارتا ہے اس حالت مین اگر صرف چو کر دیا جاوے گا تو درد قولنج کا احتمال ہے بھوسی بہت مفید چیز ہے اگر پانی سے نرم کر کے دی جاوے تو دستاور ہوتی ہے اور جانور اچھی حالت مین رہتا ہے اور اگر خشک دی جاوے تو قابض ہوتی ہے، لیکن بہت دن پڑے رہنے سے خراب ہو جاتی ہے۔ اچھی بھوسی خوشبودار ہوتی ہے، پھپوند چڑھی ہوئی بھوسی نہ خریدی جاوے، سبز جو کے پودے کاٹ کر دیے جائین۔

بوٹ یعنی سبز چنا بھی گھوڑا شوق سے کھاتا ہے اور یہ قوت بخش بھی ہوتا ہے، لیکن پہلے اسکی مٹی وغیرہ اچھی طرح صاف کر لی جاوے، دانہ مین تھوڑی سی گھاس کاٹ کر دینا بھی مفید ہے، تندرست گھوڑے کو گاجر اور چقندر دیے جائین اس سے بہت جلد موٹا ہو جاتا ہے، جو کا بھوسہ بھی بہت مفید ہوتا ہے، لیکن اوسے گرد و غبار سے صاف کر لیا جاوے۔

گھاس بھی صاف کر کے دینی چاہئے، بغیر صاف کی ہوئی گھاس مضر ہوتی ہے، یہ صفائی پانی سے نہ کی جاوے بلکہ اچھی طرح جھاڑ لی جاوے، اور اگر پانی سے دھوئی جائے تو دیر تک رکھنے اور کافی طور پر خشک ہونے کے بعد دی جائے۔

السی کوٹ کر بھی گھوڑون کو دی جاتی ہے، چوکر اور السی خاص طور پر

تیار کر کے گھوڑون کو دیتے ہین اسکی ترکیب یہ ہی کہ ایک بالٹی مین سوا سیر کھولتا ہوا پانی لیکر اس مین ڈیڑھ سیر کے قریب جو کر اور آدھی چھٹانک نمک ڈال کر دو منٹ تک چلائین اور آدھے گھنٹہ تک ڈہانک کر چھوڑ دین ؛ پانی مین آدھ سیر السی کو خوب جوش دین ؛ یہان تک کہ صرف دو چوتھائی باقی رہجاے اس مین اندازاً تین گھنٹے صرف ہونگے ، ایک سیر کے قریب اس مین جو کر اور تھوڑا سا نمک ملائین اس کے بعد ڈہانک کر آدھا گھنٹہ رہنے دین ، اکثر گھوڑے السی بھی کھاتے ہین ایسی حالت مین اوس مین چوتھائی جو ملائین ، جو کی لالچ سے گھوڑا اوسے کھالیگا ، جو کے اوپر کا چھلکا پتلا اور چکنا ہونا چاہئے ، گھوڑون کو تیل کی روٹیان بھی دیا کرتے ہین لیکن ان روٹیون مین ادنیٰ قسم کا تیل استعمال نہ کیا جاے ۔

آلو اور دوسری ترکاریان بھی کٹی ہوئی گھاس مین ملا کر گھوڑے کو کھلاتے ہین ، جب گھوڑون سے بہت زیادہ کام لیا جاے تو رائی کی گھاس دی جاے ، گھوڑے نمک بہت پسند کرتے ہین اسلئے تھان کے سامنے ایک ڈلا نمک کا لٹکا دیا جاے ۔

دانہ چنون کو صاف کرا کے دلوایا جاے ، اور جو وقت مقرر ہو اوسی پر ہمیشہ دیا جاے ۔

پانی بھی معین اوقات پر پلایا جاے ۔

جہان تک ممکن ہو گھوڑے کی مالش اپنے سامنے کرائی جاے اور دانہ
بھی سامنے ہی کھلوایا جاے۔

اگر متعدد گھوڑے ہون تو ایک خاص آدمی نگرانی کے لئے معین ہو
جو تمام باتون کا ذمہ دار رہے۔

لیکن پھر بھی وقتاً فوقتاً خود نگرانی کیجاے۔ کیونکہ جب تک مالک
بذات خاص نگرانی نہین کرتا نوکرون پر اوس کا خوف
اور رعب قائم نہین رہتا اور وہ وقت پر اپنے فرائض کو انجام
نہین دیتا جس سے مالک کو تکلیف اور نقصان دونون کا برداشت کرنا
لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔

گاڑی کی خبرگیری | گاڑی کے رکھنے اور استعمال کرنے مین بھی بڑے سلیقہ کی ضرورت ہے،
کیونکہ یہ ایک قیمتی چیز ہوتی ہے، جس کا اثر امرا اور طبقہ متوسط کے
اشخاص پر برابر پڑتا ہے۔

گاڑی کے رکھنے اور دھونے کی طرف پوری توجہ رہنی چاہیے
کسی حالت مین اندر کے حصہ مین صاف نہ کی جاے کیونکہ جب وہ
جگہہ بند کر دی جائیگی اور گرم ہوگی تو ابخرات گاڑی پر جمینگے اور وارنش
کی آب و تاب جاتی رہیگی، گاڑی کے لئے ایک غلاف ضرور رکھا جاے
تاکہ گاڑی خاک اور رطوبت سے محفوظ رہے ورنہ وارنش خراب ہو جاتا ہے

گاڑی خاک آلود نہ چھوڑی جاے اور نہ دھوپ مین صاف کی جاے۔
ایک بڑے اسفنج (Sponge) یا دستر سے دھوئی جاے
اور پانی خوب بہا دیا جاے اگر ضرورت ہو تو پچکاری سے دھوئے اگر
گاڑی کے روغن مین کوئی دھبہ یا جلد مین کچھ نقص آگیا ہو تو السی کا تیل
گرم سرکہ اور تارپین کا تیل ہموزن لیکر اوس جگہہ لگا دیا جاے اس سے
صرف دھبہ ہی دور نہ ہو جاے گا بلکہ لکڑی بھی خراب ہونے سے محفوظ
رہیگی، اکثر گاڑی کو بارش مین استعمال کرنے سے پائدان وغیرہ زنگ آلود
ہو جاتے ہین اس لئے وہ بھی وقتاً فوقتاً صاف کئے جایا کرین اور اونپر
برنسوک (Brunswick) کے سیاہ روغن کا پالش کیا جاے
یہ روغن بہت ارزان ہوتا ہے اور ٹین کی ڈبیون مین بند ہو کر آتا ہی
گاڑی جب اصطبل مین رکھی جاے تو کھڑکیان وغیرہ بند کر دی جائین
اور اوسکو دھو دیا جاے جن جگھون مین اکثر رگڑ لگتی رہتی ہو وہان
اچھی طرح چربی لگا دی جاے، اونگن اور توے چھیدے کا خیال
رکھا جاے ورنہ تھوڑی سی غفلت سے دُھرے کو سخت نقصان پہونچیگا
ہفتہ مین ایک مرتبہ خاص طور پر تمام ڈھبریون کی جانچ کر لی جاے گدیون
اور پاانداز کو خاک سے صاف رکھنا اور اکثر اون پر برش کرنا چاہئے ۔
لال ٹینون کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے، جو گاڑیان برابر استعمال مین

نہین رہتین وہ بھی مہینہ مین ایک مرتبہ باہر نکالی جائین اور اون کو خوب اچھی طرح ہوا دی جاوے ، اسی طرح ٹانگہ اکہ اور دوسری سواریون کی بھی احتیاط رہے خاک دھول سے بچانا چاہئے لکڑی کی کوئی چیز اگر ٹوٹ جاوے یا ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو فوراً درست کرالیا جاوے ، پہیون مین گریس روغن وغیرہ ہمیشہ وقت پر ڈالنا چاہئے ، ورنہ دھرا بہت جلد خراب ہو جاوے گا۔

لوہے کی چیزون کی بھی دیکھ بھال رکھنی چاہئے اور جو چیزین مجلے کرنے کی ہون ان کو صاف کرتے رہنا چاہئے اگر زنگ لگ جاوے گا تو لوہا جلد خراب ہو جاوے گا۔

غرض ہر شخص جو اپنی چیزون کی نگرانی رکھیگا اوسکو تمام نقائص خود معلوم ہوتے رہین گے۔ اور وہ وقت کے وقت ان کو دور کر دیگا ورنہ بعض اوقات اس طرح غفلت اور لاپرواہی کرنے سے خطرات بھی پیش آجاتے ہین اور اکثر گاڑیون کے حادثات ایسی ہی غفلتون کے نتیجے ہوتے ہین۔

ساز | ساز جہانتک ہو اچھا خریدا جاوے قیمتی ساز دیرپا اور خوشنما ہوتا ہے اچھے ساز ہاتھ کے سلے ہوے ہوتے ہین اور ان پر اطمینان ہوتا ہے ، معمولی ساز جو مشین پر سلے ہوتے ہین اکثر جلد ٹوٹ جاتے ہین

فضول پتلی کڑیاں وغیرہ ساز مین نہ ہون اون کے صاف کرنے مین بہت
وقت ضائع ہوتا ہے ، ساز کے پتلی پرزون کو ملائم خشک کیمائس لیدر
(Chamois Leather) (یعنے چرم بزکوہی) سے
صاف کرین -

جب گھوڑا سواری سے آئے تو کوچمین کو چاہئے کہ ساز کے اون حصون کو
جو گھوڑے کے بدن سے ملے ہوے رہتے ہین کپڑے سے خوب صاف
کرے ورنہ پسینہ اون پر جم جاے گا -

ہر ہفتہ تیل مین کپڑا بھگو کر ساز پر ملا جاے اِس سے چمڑا اترخنے
نہین پاتا اور ملائم رہتا ہے ، مالک کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً ساز کا معاینہ
کرتا رہے ، بعض اوقات کچھ ایسا نقص نکل آتا ہے جس سی حادثہ ہوجانے کا
احتمال ہوتا ہے ، اگر ذرا سا بھی نقص نظر آئے تو فوراً دور کردینا چاہئے
ساز کو ہمیشہ کھونٹیون پر لٹکانا چاہئے اور اون پر ایک کپڑا بھی پڑا رہے
تاکہ گرد وغبار نہ جم سکے ، اس طرح کبھی حادثہ کا اندیشہ نہین ہوتا ، اور ساز
دیر تک کام دیتا ہے +

گھر کے مواشی اور پرند

شیر دار مویشیون کی حفاظت اور پرورش۔

جس کے گھر مین گائین اور بھینسین ہون اوسکو چند باتون کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے ، سب سے مقدم یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ مویشی نہ رکھے جائین اور جس قدر مویشی ہون اون کے گھاس چارے کا کافی بندوبست کیا جاے اور جہان تک ممکن ہو عمدہ چارہ کھلایا جاے اون کا تھان صاف رکھنا چاہئے خود مویشیون کی صفائی اون کی تندرستی کے لئے ضروری بات ہے ، اگر مویشی باہر چرنے کو جاتے ہین تو ایسی جگہ بھیجنا چاہیئے جہان چارہ اچھا ہو اور صاف پانی بھی وہان موجود ہو اور اگر مقدور ہو تو چراگاہ مین دو تین حوض بنوا دیے جائین اور اون مین تازہ پانی دو تین روز کے وقفہ سے بھروا دیا جاے کہ مویشیون کو پانی کی تکلیف نہ ہو۔ مویشی خانہ گھر کے اندر ہی یا گھر سے بالکل ملا ہوا نہ ہونا چاہیئے بلکہ کم سے کم ۳۰، ۴۰ فٹ دور بنوایا جاے اور اس مین تازہ ہوا کی آمد رفت کے لئے دو تین دروازے اور کھڑکیان ضرور بنوائی جائین کیونکہ اون کے

ناک اور مُنھ سے جو سانس نکلتی ہے وہ بہت زہریلی ہوتی ہے۔

گاے بیل اور بچھڑون کو سردی سے بہت تکلیف ہوتی ہے اسلئے وہ جاڑے اور برسات مین باہر نہ باندھے جائین، گائین اکثر مسلول ہوتی ہین ان کے اطمینان کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ ٹیکہ لگوادیا جاے، اگر سل کا مادہ ہے تو ٹیکہ اوٹھیگا ورنہ خشک ہو جاے گا، جب کسی مویشی کو کوئی متعدی بیماری ہو جاے تو اوسے دوسری مویشیون سے دور باندھنا چاہئے ورنہ اور مویشی بھی اس بیماری مین مبتلا ہو جائینگے، اور بیمار مویشی کا بہت غور و فکر سے علاج کیا جاے، جانورون کے متعدی امراض کے لئے ٹیکا بہت مفید ثابت ہوا ہے، ٹیکا لگانے سے اول تو جانور متعدی مرض سے محفوظ رہتے ہین، اگر مرض ہو بھی جاے تو زیادہ زور نہین ہوتا۔

جب گاے یا بھینس مین کسی بیماری کے آثار پاے جائین یا وہ سُست رہنے لگے یا چارہ کھانا چھوڑ دے تو ان کے علاج کیطرف فوراً رجوع کرنا چاہئے۔

علاج کسی ہوشیار آدمی یا وٹرنری ڈاکٹر (Veterinary doctor) سے کرایا جاے ورنہ بجاے نفع کے اور زیادہ نقصان کا احتمال ہے۔

پسّو، کلیون اور مچھرون سے محفوظ رکھنے کے لئے دھونی بھی ضروری ہے
دوسرے تیسرے دن تھان مین خراب گھاس کی دھونی کردی جاے۔

موسم گرما مین روزانہ ان کو نہلایا جاے خصوصاً بھینسین چونکہ
گرم مزاج ہوتی ہین اس لئے نہانے کو بہت پسند کرتی ہین۔

جو گاے بھینسین دودھ دیتی ہین ان کا مقررہ وقت پر دودھ دوہا جاے
اور جو شخص دودھ دوہنے کے لئے مقرر کیا جاے وہ اپنے کام مین ہوشیار ہو
جو لوگ اچھی طرح دودھ دوہنا جانتے ہین ان کے دوہے ہوے
دودھ مین مکھن یا گھی بہت زیادہ نکلتا ہے۔

دودھ نکالنے کا برتن نہایت صاف ہو پیتل یا مٹی کے میلے
برتنون مین دودھ نکالنا یا رکھنا دودھ کو خراب کردیتا ہے۔

صرف گرم پانی سے برتن کا کھنگال لینا ہی کافی نہین بلکہ تھنون کو بھی
خوب دھونا چاہئے، اور بہتر یہ ہے کہ صابون کے گرم جھاگون سے
دھوکر ایک صاف اور ملائم تولئے سے خشک کرلئے جائین +

(معاشرت)

گھر کے پالتو جانور

عموماً ہر امیر و غریب کے یہان کوئی نہ کوئی پالتو جانور ہوتا ہے، جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے اور وہ گھر کا ایک ضروری جزو متصور ہوتا ہے اس لئے ایسے بعض جانورون کے متعلق نگہداشت کی ضروری باتون کا جاننا مناسب ہے۔

کُتا کُتا انسان کا نہایت رفیق اور بہت ہی وفادار ساتھی ہو اگر یہ اچھی طرح سدھایا جاے اور اُسکی پوری طور پر تربیت کی جاے تو یہ کار آمد ثابت ہوتا ہے۔

اگر کُتے کو اچھی طرح تربیت دینا مقصود ہو تو بچپن ہی سے اسکو اپنی نگرانی مین لے لینا چاہیئے، یون تو اوسکی وفاداری اور ذہانت کے بہت سے قصے مشہور ہین خصوصاً جاسوسی کے متعلق اسکی خدمات سے فوج مین بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ لیکن اصحاب کہف کے ساتھ اسنے جو وفاداری اور رفاقت کی وہ مشہور روزگار ہے اور اس خوبی نے بقول حضرت سعدی اوسکو آدمی بنا دیا ؎

سگِ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکان گرفت مردم شد،

کُتے کی پرورش مین سب سے زیادہ تو بدن اور مکان کی صفائی اور پھر عمدہ اور کافی خوراک کا لحاظ نہایت ضروری ہے، کتون کو موسم گرما مین روزانہ اور موسم سرما مین ہفتہ مین ایک دفعہ ضرور کاربولک (Carbolic) صابون سے نہلانا چاہیئے، خاص کر ان کتونکو جو ہمیشہ مکان مین ساتھ رہتے ہین، اور اگر موسم سرد ہو تو گرم پانی استعمال کیا جاوے، نہلانے کے بعد خوب پونچھ کر خشک کر لیا جاے روزمرہ اچھی طرح کنگھے اور برش سے صاف کیا جاے اور خاص کر بڑے بالون کے کتون کو پابندی سے صاف کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اگر پابندی سے انہین صاف کرتے رہین تو روزانہ نہلانے کی ضرورت نہ ہوگی کتون کو اکثر اچھی طرح صاف نہ کرنے کی وجہ سے چیچڑیان لگ جاتی ہین اگر چیچڑیان کثرت سے لگ جائین اور کاربولک (Carbolic) صابون سے نہلانے سے فائدہ نہو تو نہلانے سے پہلے اوسکے بدن پر کاربولک (Carbolic) تیل کی مالش کی جاے اور اس کے بعد اچھی طرح گرم پانی سے ٹب مین نہلایا جاے۔

کُتے کے رہنے کی ہر ہفتہ نئی گھاس بچھانی چاہیئے اور جسقدر خراب

تنکے ہون وہ دور کر دیے جائین اگر ممکن ہو تو بجاے گھاس کے چٹائی بچھائین یا ایک کھٹولا بنوا دیا جاے ۔

جو کُتّے یورپ سے منگوائے جاتے ہین اور جب تک اون کی دو ایک نسلین ہندوستان مین نہین گذر جاتین وہ ہندوستان کی گرمی کو بمشکل برداشت کرتے ہین اس لئے موسم گرما مین ان کے آرام کا خاص خیال رکھنا چاہیٔے ورنہ وہ یقیناً بیمار ہو جائین گے ۔ سردی کے موسم مین روئی یا فلالین وغیرہ کا گدا بنا کر پشت پر باندھ دینا چاہیئے ۔

خوراک

اکثر لوگ کُتّے کی خوراک مین بہت بے احتیاطی کرتے ہین یا تو ضرورت سے زیادہ محبت سے اسقدر کھلا دیتے ہین کہ بدہضمی یا اس قسم کے اور مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہین یا اس قسم کی ناکافی یا ناموافق اور بے وقت غذائین کھلاتے ہین جو سخت مضر ثابت ہوتی ہین ۔

کتون کو کبھی کھانے کے وقت سامنے نہ رہنے دیا جاے ، اس سے اونکی طبیعت مین لالچ بڑھتا ہے ۔

دن مین دو وقت کھانا دیا جاے ، پھر بیچ مین کچھ نہ کھلایا جاے گوشت ترکاری ہڈیان خاص غذا ہے اور اگر مقدرت ہو تو ایک خاص قسم کے بسکٹ جو کتون کے لئے بنائے جاتے ہین دیے جائین ۔ کُتّے کو کبھی چھوٹی ہڈیان نہ دی جائین کیونکہ وہ چھوٹی ہڈیون کو سالم نگل جاتا ہے

جس سے معدہ مین خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

جس روز کتے کی کافی ورزش نہ ہو اوس روز غذا ہلکے قسم کی دی جاے اسکے برتن مین صرف اوتنی ہی غذا رکھی جاے جتنی کہ وہ ایک وقت مین کھا سکے اتنی زیادہ نہ ہو کہ بچ رہے پانی کے برتن کو روز صاف کر کے پانی بھر دینا چاہیئے اور ہمیشہ سایہ مین رکھنا چاہیئے تاکہ گرم نہ ہونے پاے۔

ورزش

کُتے کی ورزش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ بہت سے مہلک امراض ناکافی ورزش کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہین گھر مین دن رات کُتے کو بندھا ہوا نہ رکھا جاے، دن مین کسی وقت چھوڑ دینا یا چہل قدمی کرتے وقت اپنے ہمراہ رکھنا کافی ہے، وہ خود دوڑ دھوپ کر کے اپنی ورزش کر لیتا ہے۔

کُتے کے گلے مین ہمیشہ تسمہ کا پٹہ ہونا چاہیئے جس مین اوس کے مالک کا نام بھی لکھا ہو یا کوئی خاص نشان ہو، اگر کُتے کے بدن پر لمبے لمبے بال ہون تو جو پٹہ گردن مین ڈالا جاے وہ گول چمڑے کا ہو تاکہ اوسکے بالون کو نقصان نہ پہونچے۔

کتے کی تندرستی کے لحاظ سے سب سے نازک زمانہ اسکا بچپن ہے، کیونکہ اکثر بچپن ہی مین دیوانگی ہو جاتی ہے، جس وقت کُتا چند ہفتون کا

ہو جاے اور اپنی مان سے چھڑالیا جاے تو اوسکو دن مین چہ مرتبہ
کھانا دینا چاہیئے، آخری مرتبہ کا کھانا زیادہ رات گئے دینا چاہیئے
تاکہ وہ رات کو بھونک کر گھر والون کی نیند مین خلل نہ ڈالے۔ جسوقت
کُتا چھ یا آٹھ ہفتہ کا ہو جاے تو اوسکو دودھ پلانا بند کردیا جاے
جون جون کُتا بڑا ہوتا جاے اوس کے اوقات طعام بتدریج کم کرتے
رہنا چاہیئے، جسوقت وہ پانچ مہینہ کا ہو تو دن مین تین مرتبہ کھانا دیا جا
جب اوس کے دانت نکل آئین تو تھوڑا سا گوشت اور کچھ ہڈیان دینا
شروع کرین اس عمر مین کتے اکثر جوتے گیندین اور کپڑے وغیرہ
چبانے لگتے ہین اس کا علاج یہ ہے کہ اونہین کافی تعداد مین ہڈیان
چبانے کے لئے دی جائین۔

حاملہ کتیا کی نگرانی

کتیا کے حاملہ ہونے کے آٹھ یا نو ہفتہ لعد بچہ پیدا
ہوتا ہے، اس عرصہ مین اوسے اچھی غذا دی جاے، جسوقت
بچہ پیدا ہونے کا زمانہ قریب آجاے تو کسی تنہائی کی جگہہ مین اوس کا
بستر بچھا دیا جاے، جہان رطوبت نہ ہو اور صاف ہوا آتی رہے
جب بچہ پیدا ہو تو پرانی گھاس بدل کر نئی گھاس بچھائی جاے اس کو
انجوشس پلایا جاے اس کے بعد کچھ گھنٹہ تک کتیا کو اپنی حالت پر
چھوڑ دیا جاے، جب تک کتیا بچہ کو دودھ پلاتی رہے اوسے دن مین

تین وقت کھانا دیا جاے زود ہضم غذائین ہون اور کچا گوشت بھی کچھ
مقدار مین دیا جاے۔

کتون کی تربیت

سب سے پہلے بچہ کو حکم کی تابعداری اور صفائی
کی تعلیم دی جاے اگر بچپن ہی مین ان دونون باتون پر لحاظ نہ رکھا
جاے گا تو رفتہ رفتہ حکم عدولی اور طبیعت مین کثافت کا مادہ راسخ
ہو جاے گا، اور پھر ان عادتون کا چھوٹنا قریب قریب محال ہوگا۔
اسکے بستر کی صفائی، موزون غذا اور ورزش کا بہت خیال رکھنا
چاہئے، اسکے دل مین کسی ایک کے مالک ہونے کا خیال پیدا
کردیا جاے، سب سے پہلے اس سے جو کام لینا ہو وہ اچھی طرح
سمجھا دیا جاے اور پھر اوسکو اوس کام کے کرنے پر مجبور کیا جاے
کُتّے کو بہت زیادہ مارنا اصول کے خلاف ہے، کسی ایک قصور پہ
خوب مار لینا اس سے بہت بہتر ہے کہ ذرا ذراسی باتون پر مارتے رہین
اس سے کتا ضدی اور چڑچڑے مزاج کا ہو جاتا ہے، بعض کتے لکڑی
اور پتھر کے پیچھے پانی مین چلے جاتے ہین اور بعض جانے سے بہت
ڈرتے ہین اون کو زبردستی پانی مین پھینکنے سے اون کا خوف اور زیادہ
بڑھتا ہے، اگر کتے کو پانی مین تیرنا سکھلانا ہو تو اور کتون کو تیرایا جاے
اور پھر اُسے بھی پانی مین ڈالا جاے، ان کتون کو دیکھ کر اوسے بھی

پیرنے کی ہمت ہوگی۔

لیکن کُتّے کے پالنے سے اس کا نہ پالنا ہی بہتر ہے، اور اگر پالا جاے تو اُن احکام شرع کو ملحوظ رکھا جاے جو کُتّے کے متعلق ہین اسلام نے کُتّے کو نجس اور ناپاک ٹھیرایا ہے، اور بلا ضرورت اِسے پالنے کی ممانعت کی ہے، یہی وجہ ہے کہ عموماً مسلمان گھرونین کُتّا نہین پالا جاتا، اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کُتّے کا روان اور تھوک بالکل ناپاک اور زہریلا ہوتا ہے اور ہر وقت کے ساتھ رہنے سے ممکن ہے کہ کسی وقت اس سے آدمی کو نقصان ہو۔

یہ امر بھی از روے طب ثابت ہے کہ کتون مین ہڑکاے پن کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے اس بات کی بڑی احتیاط چاہیے کہ کبھی تندرستی کی حالت مین بھی اسکے دانت نہ لگین اور اس کا تھوک خون تک نہ پہونچے، اور جب گھر مین کتا ہر وقت ملا جلا رہیگا تو ظاہر ہے کہ اس بات کا اندیشہ بھی زیادہ ہوگا اسلئے اسلام نے اسکے پالنے کی اجازت ہی نہین دی، البتہ صرف حفاظت مکان و زراعت اور شکار کے لئے پالنا جائز رکھا ہے۔

مگر ان صورتون مین بھی اسے ہر وقت بچون کی طرح گود مین لئے رکھنے اور پیار کرنے کی اجازت نہین دی ہے ؛

غرض اس کے متعلق کافی احتیاطون کو برتا جاے تاکہ
طہارت بھی قائم رہے اور جو نقصان کہ ہر وقت ساتھ رکھنے سے بتایا گیا ہے
اس سے بھی اطمینان ہو۔

بلی اکثر گھرون مین بلیان نہایت عزیز ہوتی ہین ، مگر افسوس یہ ہے
کہ ان کی نگہداشت کا بہت کم خیال کیا جاتا ہے ، انہین بہت کم غذا
دی جاتی ہے اور یہ سمجھہ لیا جاتا ہے کہ چوہون وغیرہ کے شکار سے
اونہون نے پیٹ بھر لیا ہے۔ بلی کی پرورش کا یہ بالکل غلط اصول ہے۔
ان کو دن مین دو دفعہ میز کا پس خوردہ کھانا اور کچھ ترکاری اور گوشت بھی
دینا چاہیئے ، یہ اکثر سبز گھاس بھی کھایا کرتی ہین جو اون کی تندرستی کے لئے
نہایت مفید چیز ہے ، اگر وقتاً فوقتاً تھوڑی سی دوب اون کے سامنے
ڈال دی جایا کرے تو اچھا ہے ، بلیان مچھلیان کھانے کی بہت شائق
ہوتی ہین ، اگر ممکن ہو تو گاہے گاہے مچھلیان بھی دی جائین۔
غذا باربار اور خراب نہ دینا چاہیئے۔

بلیون کو صفائی کی عادت ڈالی جاے ان کے سونے کی جگھہ پر
اگر مٹی بچھائی جاے تو یہ بہت خوشی سے سوتی ہین ، لیکن اسے بدلتے
رہنا چاہیئے۔

مثل مشہور ہے کہ بلی اپنے گھر کو بہت پہچانتی ہے اور بہت وفادار

ہوتی ہے ، اگر کسی دوسرے گھر سے لائی جائے تو اس کے پاؤن اور ٹانگون پر مکھن مل دینا چاہیئے وہ فوراً اوسکے چاٹنے مین مشغول ہوجائیگی اور بھاگنے کا تمام خیال اوسکے دل سے جاتا رہیگا۔

بلیون کی کئی قسمین ہوتی ہین ، ایران اور اناگورا (Anagora) کی بلیان نہایت خوبصورت ہوتی ہین ، ایران کی بلیون کی خاص پہچان یہ ہے کہ اون کے بدن پر نہایت ملائم ریشم کی طرح بڑے بڑے بال ہوتے ہین ، یہ بلیان سیاہ ، سفید ، بادامی ، اور چتکبری رنگ کی اور نازک طبیعت ہوتی ہین ، ان کی خوراک اور نگرانی مین زیادہ احتیاط درکار رہے ، مینکس (Manx) سیامی اور حبشی بھی اچھے قسم کی ہوتی ہین ، یہ عام طور پر اپنا بدن خود صاف کرلیتی ہین مگر لمبے بالونکی بلیون کو وقتاً فوقتاً نہلاتے اور ہرروز برش سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔

قفسی پرند

اس مین شک نہین کہ پرندون کو ایک پنجرے مین محض اپنی خوشی اور فرحت کے لئے قید کرکے رکھنا ایک نہایت ظالمانہ فعل ہے لیکن اگر

ان کی بہت غور سے احتیاط کی جاے اور حتی الامکان اونکو آرام پہونچانے کی کوشش کی جاے تو اس بیرحمی کا بہت کچھ معاوضہ ہو جاتا ہے، پرند عموماً نازک ہوتے ہین اور پھر پنجرے مین بند کرکے رکھنے سے اونکی صحت اور بھی زیادہ نازک ہو جاتی ہے اسلئے ان کی بہت زیادہ احتیاط لازم ہے۔

پرند کبھی اوس وقت تک زندہ اور تندرست نہین رہ سکتا جب تک کہ اوس کا پنجرہ کشادہ اور ہوادار نہ ہو، اون کو افراط سے اچھی غذا نہ دی جاے اور نہانے اور پینے کے لئے کافی پانی کا انتظام نہ ہو پنجرا روشن اور صاف مقام پر ٹانگا جایا کرے جہان تک ممکن ہو پنجرے کے اندر بارش کا پانی نہ آنے دین۔

پنجرا — پنجرا خوب کشادہ ہونا چاہئے اور اس مین کم از کم تین سلاخین ہون ایک اوپر چھت کے قریب ایک ایک نیچے پانی اور دانہ کے برتن کے قریب لگی ہون نیچے اس قسم کی ایک کشتی ہو جو روز نکال کر صاف کی جا سکے، اس پر سنگ ریزے یا ریت بچھا دینا چاہئے، پنجرے اور سلاخون کی صفائی کا بہت خیال رکھا جاے۔

مرغیان

اگر مکان مین کافی جگہ ہو اور مرغیان پالنے کے اصول کو اچھی طرح سمجھہ لیا جاے تو اس سے بہت کچھ مالی فائدہ بھی حاصل ہو سکتا ہے ہندوستان مین جہان تک دیکھا گیا ہے مرغیون کی صرف دو نسلین ہین :-

ایک اصیل اور دوسری ٹینی - اصیل نسل کھانے مین تو لذیذ ہوتی ہے لیکن انڈے کم دیتی ہے اور قیمتی زیادہ ہوتی ہے اور ہر وقت لڑائی پر آمادہ رہتی ہے -

ٹینی مضبوط ہوتی ہے اور اسکی کئی قسمین ہین ایک تو وہ ہے جو عام طور پر ٹینی کہلاتی ہے ، دوسری کڑک ناتھ اور تیسری کوکنی ، کڑک ناتھ کھانے کے کام کی نہین ہوتی ، گوشت سیاہ ہوتا ہے لیکن انڈے زیادہ دیتی ہے ، کوکنی ذرا چھوٹی ہوتی ہے انڈے بھی زیادہ ہوتے ہین ، لیکن چھوٹے ہوتے ہین عموماً جاڑے اور گرمی مین انڈے زیادہ ہوتے ہین بارش کے موسم مین کم ہو جاتے ہین علاوہ ان مرغیون کے ایورپ کی نسلین بھی پالی

جاتی ہین ، جیسے منارکا (Minorca) آرپنگٹنس (Orpingtons) گھاگس (Turkey) ٹرکی لیگھارن (Leghorn) وغیرہ ان سب کی پرورش مین احتیاط و صفائی درکار ہے جس کو مختصراً ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

مرغی خانہ کافی کشادہ ہونا چاہئیے ، چھ مرغیون کے لئے ۴ فٹ چوڑا ۵ فٹ لمبا اور ۴ فٹ اونچا دڑبا کافی ہوگا ، اس مین ہوا کی آمد و رفت کے لئے گنجائش ہو اگر کنکریلی جگھہ دڑبا بنایا جاوے تو مرغیان بہت خوش رہینگی موسم سرما مین خشک وگرم اور موسم گرما مین ہوادار رہے۔ برسات مین خاص طور پر اسے خشک رکھنے کی احتیاط رہنی چاہئیے روزمرہ اوسکو صاف کیا جاوے ، فرش پختہ نہ ہو اوسکے اندر راکھ ، ریت ، یا لکڑی کا برادہ بچھا دینا چاہئیے سال مین کم از کم تین مرتبہ اس کے اندر قلعی کی جاوے ، اندر قریب ۴ فٹ کی بلندی پر سلاخین لگائی جائین تاکہ مرغیان اس پر بیٹھ سکین یہ سلاخین کم اور زیادہ فاصلہ پر نہ لگائی جائین اس سے مرغیان آپس مین سب سے اونچی جگھہ بیٹھنے کے لئے لڑینگی اگر لکڑی کا مرغی خانہ بنایا جاوے تو وہ بہت اچھا ہے کیونکہ اس کی صفائی آسانی کے ساتھ ہوسکیگی اور ۔۔۔ موسمون کی تبدیلی کے وقت ایک جگھہ سے دوسری جگھہ منتقل بھی کیا جاسکتا ہے۔

مرغی خانہ مین سنگریزے اور مکان کا ٹوٹا ہوا پرانا چونا رکھ دینا چاہیئے اس سے مرغیون کو اپنا کھانا جلد ہضم کرنے مین مدد ملتی ہے انکی غذا کا بھی بہت خیال رکھنا چاہیئے ، وقت مقررہ پر دانہ ڈالا جاے دانہ گیہون ، جو ، یا جوار کا دیا جاے - گیہون ایک ایسا غلہ ہے جو ہر موسم مین دیا جا سکتا ہے ، مکا کھلانے سے مرغیان خوب موٹی ہوتی ہین لیکن موسم سرما مین نہ دی جاے کیونکہ اسکے کھانیسے ان مین بجاے سفید گوشت پیدا ہونے کے زرد رنگ کی تتلی چربی پیدا ہوجاتی ہے - لگاتار ایک ہی قسم کا غلہ نہ دینا چاہیئے ، بہتر تو یہ ہے کہ جو مکا - گندم اور جوار کو ملا کر دین کیونکہ مرغیان ہمیشہ ایک ہی چیز کو کھانا پسند نہین کرتین -

مرغیان حشرات الارض ، تتلیان ، اور کیڑے مکوڑے بڑے شوق سے کھاتی ہین ، اگر ان کو ایسی جگہہ رکھا جاے جہان اس طرح کیڑے مکوڑے ڈہونڈھ کر کھایا کرین تو بہت جلد تیار ہو جائینگی ورنہ مینز یا دستر خوان کا پس خوردہ جس مین ہڈیان اور گوشت بھی ہو یا قصاب کی دوکان سے کچھ چھیچھڑے منگا کر دینا چاہیئے گوشت زیادہ مقدار مین اور کثرت سے نہ دیا جاے ہفتہ مین دو یا ایکمرتبہ کافی ہوگا -

اگر کچا گوشت یا چھیچھڑے ہون تو اون کا قیمہ بنا کر دیا جاے

جب مرغیون کو پس خوردہ دیا جاے تو اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے
کہ اس مین ڈبل روٹی کا سخت پوست اور چربی نہو۔
مرغیون کو سبزی کھانے کی بہت رغبت ہوتی ہے، دوب اور
شلجم، گوبھی وغیرہ کے پتے بھی ڈالتے رہنا چاہیئے، گاجر، چقندر،
اور آلو کو اگر اُبال کر دیا جاے تو بہت مفید ثابت ہونگے، مرغیون کو
دن مین دو دفع صبح اور شام دانہ ڈالنا چاہیئے، اگر اونکو ادھر ادھر
پھر کر کچھ کھانے کو نہ ملتا ہو تو دوپہر مین کچھ ڈال دینا چاہیئے۔
دانہ چھٹانک بھر کے قریب فی مرغی کے اوسط سے ڈالا جاے
مرغی کے بچون کو دن مین چار سے چھ وقت دانہ دیا جاے۔

مرغیون کی خریداری — اگر کوئی شخص مرغیان پالنا چاہے تو اوسے
چاہیئے کہ ہمیشہ بچے خریدے مرغیون کے خریدنے مین یہ ڈر ہے کہ
شاید وہ دھوکے سے زیادہ عمر کی نہ خرید لے اس مین شک نہین
کہ ان بچون کو کچھ عرصہ تک مفت کھلانے کا خیال اس کے دل مین
پیدا ہوگا، لیکن اگر بچپن ہی سے اون کو اچھی طرح کھلایا پلایا جاے
تو وہ آگے چل کر خوب انڈے دینگی، لیکن اگر اتفاق سے بڑی مرغیان
خرید لی جائین تو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہ مرغیان زیادہ بڑھی
تو نہین ہین دو نشانیان ہین، اول یہ دیکھا جاے کہ ان کے پنجے

اور ٹانگین سخت اور کھر پٹے دار تو نہین ہین اور اون کی کلغی اور ٹھوڑی کے نیچے کا گوشت کھردرا اور موٹا تو نہین ہے، کم عمر مرغیون کے پنجے اور ٹانگین چکنی ہوتی ہین اور کلغی ملائم اور پتلی ہوتی ہے۔

مرغیان خریدنے سے پہلے یہ طے کرلینا چاہئے کہ آیا وہ کھانے کے لئے خریدنا چاہتا ہے یا انڈون کے لئے، بعض قسم کی مرغیان تمام سال انڈے دیتی رہتی ہین اور بعض مرغیون کی قسمین ایسی ہوتی ہین جنکا گوشت لذیذ ہوتا ہے اور بہت گوشت نکلتا ہے۔

بچے نکالنے کے لئے انڈون کے انتخاب مین اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہفتہ بھر سے زائد کا نہ ہو اور گندہ نہ ہوگیا ہو، جس قدر تازہ انڈا ہوگا، اوسیقدر اچھا ہے، انڈے کا وزن اوسطاً دو ڈیڑھ تولہ سے کسی طرح کم نہ ہونا چاہئے، شکل بھی اچھی ہو اور بالکل صاف اور چکنا ہو، جو مرغی انڈون پر بٹھلائی جاے اوس کا گھونسلہ مرطوب جگہہ پر رکھنا چاہئے، بیٹھنے والی مرغی کے قریب راکھ وغیرہ کا کچھ ڈھیر لگا دینا چاہئے تاکہ جب اوسکی طبیعت چاہے اوسکے اندر لوٹ لیا کرے اون انڈون کی تعداد جو مرغی کے نیچے رکھے جاتے ہین دس سے پندرہ تک ہے، موسم سرما مین اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ اوسیقدر انڈے مرغی کے نیچے رکھے جائین جسقدر کہ وہ اپنے پرون کے نیچے ڈھک سکے

مرغیان تقریباً اکیس دن مین انڈے پھوڑنا شروع کرتی ہین - مرغی کو انڈون پر بٹھلانے سے پہلے اوسے دڑبے مین بیٹھنے کا عادی کرنا چاہیئے ، یہ اس طرح کیا جاسکتا ھے کہ دو ایک انڈون پر اوسے سر شام بٹھلا دیا جاے اور چوبیس گھنٹے کے بعد وہ انڈے نکال کر جس پر اونہین بٹھانا مقصود ہو اون کو اوسکے نیچے رکھدیا جاے ، مرغی کو روز ایک مرتبہ انڈے پر سے اوٹھاکر کچھ کھلایا جاے اور تھوڑی دیر چل پھر لینے دین اور خاک مین لوٹ لینے دین تاکہ جو کچھ جوئین وغیرہ اوسکے جسم مین ھوگئی ہون وہ سب نکل جائین اس کے بعد پھر انڈون پر بٹھلا دین ، اگر انڈون مین سے کوئی ایک انڈا قبل از وقت پھوٹ جاے تو تمام انڈے گرم پانی سے دھوے جائین اور گھاس وغیرہ بدل کر پھر مرغی کو بٹھلایا جاے ، اگر اکیس دن کے ختم کے قریب مرغی کا دڑبا بہت خشک نظر آئے تو بارش کے پانی مین (یا سادہ پانی مین) تھوڑا سا عرق گلاب ملاکر چھڑک دینا چاہیئے انڈے سے نکلنے کے چوبیس گھنٹہ بعد تک بچون کو کسی قسم کی غذا دینے کی ضرورت نہین ہوتی اس کے انڈے اُبال کر اون کے ذرا ذرا سے ٹکڑے دین یا دودھ مین روٹی بھگوکر دینا چاہیئے ، مرغی کو مکا دیجاے دو روز کے بعد بچون کو گیہون اور دوسرے غلہ کو کچلکر دیا جاے ، اگر بچون کو زیادہ تر بند کرنا

ہو تو ڈربے ہی مین کچھ سبزی سنگریزے اور کیڑے مکوڑے ہی دینا چاہیئے
لیکن اگر وہ کھلے رکھے جائین تو اپنی یہ غذا وہ خود تلاش کرلین گے، بچونکو
پیاز دینا بہت مفید ہوگی، خصوصاً موسم گرما مین نہایت اچھی چیز ہے
تین ہفتون تک اون کو دو دو گھنٹہ کے بعد کھلانا چاہیئے پانی کے لئے
بھی ایک علیحدہ برتن صاف کر کے رکھدینا چاہیئے، اور اسی مین لوہے
کی کیلین وغیرہ پڑی رہین کیونکہ اسیطرح مرغی کے ہاضمہ کو قوت پہونچتی
ہے اگر کھانے کے لئے مرغیون کو فربہ کرنا ہو تو ذیل کی ترکیبین ستعمال
کرنی چاہیئین، مرغیون کو گرم تاریک اور خاموش جگہہ پر بند کیا جاے
زیادہ ورزش نہ کرنے دین اور دوسری مرغیون سے تنہا اور دور
رکھین کہ اون کی آواز نہ سنائی دے، مرغیان جسقدر خاموش جگہہ
مین رہین گی اوتنی ہی موٹی ہونگی، تین ہفتہ تک اسیطرح بند
رکھا جاے۔ بعض لوگ جو کا آٹا اور مکا کھلاتے ہین، مینر کا پس خوردہ
دودھ مین یا پانی مین ملا کردین، دن مین تین مرتبہ انہین کھلائین،
اوس کے ڈربے مین باسی کھانا نہ پڑا رہنے دین اوسکے کھانے سے
ایک قسم کی تلخی پیدا ہو جائیگی جس سے وہ دبلی ہو جائینگی اون کا ڈربا ہمیشہ
صاف رکھا جاے اور صاف و تازہ پانی پینے کے لئے دیا جاے، ڈربے مین
سنگریزے افراط سے رکھے جائین، اگر مرغیان زیادہ ہون اور اونکو

فروخت کرنا مقصود ہو تو اون کو موٹا کرنے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ بیچنے سے تین ہفتہ پہلے جو کے آٹے کو گائے یا بکری کی چربی مین پکا کر کھلایا جاسے، یا اون کے سینہ کی ہڈی کو اندر کی طرف دباتے رہین۔

مرغیون کو صبح کے وقت دانہ دینے سے پہلے ذبح کیا جاسے اگر دانہ دینے کے تھوڑی دیر بعد بھی ذبح کیا جائیگا تو اون کا گوشت ملائم ہوگا اور زیادہ دیر تک نہ رہ سکیگا، ذبح کرنے کے بعد ہی جب کہ مرغی مین حرارت ہوتی ہے اوس کے پر علحدہ کر دیے جائین ورنہ پھر مشکل سے علحدہ ہون گے۔

مرغیون کو زیادہ تر امراض کثافت سردی، یا رطوبت آب وہوا یا ناموافق غذا سے پیدا ہوتے ہین۔ بارش کے زمانہ مین جوئین پیدا ہوجاتی ہین، اور زہر باد اُبھر آتا ہے۔

اگر مرغیون کے گروہ مین کسی ایک مرغی کو کوئی مرض لاحق ہوجاسے تو اوسے علحدہ کر دینا چاہیئے اس سلئے کہ مرغیون کے امراض زیادہ تر متعدی ہوتے ہین اور جب یہ ایک مرتبہ پھیلتے ہین تو اگر فوراً امداد اور علاج نہ کیا گیا تو سب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سردی یا گٹھیا | یہ مرض اکثر مرغیون کے بچون کو سردی یا بارش مین رہنے سے ہو جاتا ہے، اس مرض کی علامت یہ ہے کہ بیچے بیٹھنا

زیادہ پسند کرتے ہین اور اون کے پنجے کچھ سکڑ جاتے ہین اون کا علاج یہ ہے کہ اون کو آگ کے قریب رکھا جاے اور پیرون پر تارپین کا تیل ملا جاے ۔

سردی اور بارش مین ایک دم غذا کے بدل دینے یا ناموزون غذا دینے سے اسہال شروع ہو جاتے ہین ، اس کا بہتر علاج یہ ہے کہ کچھ عرصہ تک مرغیون کو دانہ بالکل نہ کھلایا جاے اور اگر حالت خراب ہو تو ایک خوراک ارنڈی کے تیل کی دین دو ایک قطرے ٹنکچر آف اوپیم (Tincture of opium) بھی بہت مفید ہون گے ۔ جبتک اس مرض کی شکایت رہے مرغی کو اُبلے ہوے چاول دیے جائین اور اوس کے دڑبے مین سنگریزے زیادہ رکھے جائین ۔

اسہال کئی قسم کے ہوتے ہین ، اکثر اس مرض مین آنتون وغیرہ پر ورم آجاتا ہے ، اس حالت مین مرض سخت مہلک ہو جاتا ہے ایسی بیمار کو فوراً علٰحدہ کر دیا جاے ، معالجہ کی کوشش کرنا بالکل بیکار ہے اس حالت مین مرغی کبھی نہین بچ سکتی ۔

جب مرغی بار بار ڈربے مین جاے اور بغیر انڈا دیے ہوے باہر آجاے اوس کے پر اور دُم نیچے جھکی ہوئی رہنے لگے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ایک غیر معمولی بڑا انڈا اس کے پیٹ مین ہے اور نکل نہین سکتا ہے

اس کا علاج یہ ہے کہ ایک برتن مین پانی کو خوب جوش دو اور اوس پر
مرغی کو اس طرح پکڑو کہ انڈے نکلنے کی راہ پر پانی کی بھاپ پہونچ سکے
اور تھوڑا سا روغن زیتون بھی لگادیا جاے اور ایک خوراک ارنڈی کا تیل
پلاکر مرغی کو ڈربے مین بند کردو۔

ان کی گلے کی نلکی مین ایک قسم کی چھوٹے کیڑے چلے جاتے ہین
جن سے آواز بند ہونے لگتی ہے۔ اس کا علاج فوراً ہی ہونا چاہئے
بچے کو گیہون کے دانے کے برابر کافور کھلایا جاے، اور پینے کے
پانی مین بھی تھوڑا سا ملا دینا چاہئے، اون کے رہنے کی جگہہ اچھی طرح
صاف کی جاے اور غذا مین احتیاط کی جاے تھوڑے سے پانی مین
تمباکو ملائین اور مرغی کے پر کو اوس مین ڈبوکر اوس کے حلق مین
ڈالین اور پھر اوسے پھیرین۔

ٹانگون مین گرہین | اکثر مرغیون کی ٹانگون مین باریک کیڑے چلے
جاتے ہین اور اندر سے وہ پھول جاتے ہین اور گرہ پڑجاتی ہے اور
اوس مین سخت خارش محسوس ہوتی ہے، اس کے لئے پیرافین
(Paraffine) کے تیل مین دانت صاف کرنے کے برش کو
بھگوکر اوس سے پاون کو دھوئین، دس پندرہ دن کے استعمال کے بعد
ٹانگین بالکل اچھی ہو جائینگی۔

کثافت کیوجہ سے اور مرغیون کو خاک مین لوٹنے نہ دینے سے کیڑے
ہو جاتے ہین، اس کا علاج یہ ہے کہ انسکٹ پوڈر Insect powder
مرغیون کے بدن سے ملا جاے اور اوس سے فائدہ نہو تو "پیرافین"
(Paraffine) کا تیل لگائین۔ مٹی مین کا فور ملائین
راکھ مین مرغیون کو لوٹنے دین اور دڑبے کو خوب صاف کرین۔

ان کے علاوہ اور بھی امراض ہوتے ہین، جنہین مرغیون کے
پالنے کا شوق ہو وہ اون کتابون کا مطالعہ رکھین جو مرغیون کی پرورش
اور امراض و معالجات کے متعلق ہون مرغیون کے پالنے کے اصول مین
حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب کی کتاب تربیت الدجاج بھی مطالعہ کے
قابل ہے۔

تبدیل مکان

اگر تبدیل مکان کی ضرورت ہو تو احتیاط اور ہوشیاری سے
سامان منتقل کیا جاے، اسباب لے جانے سے پہلے یہ کام کیا جاے
کہ سب سے اول تمام بیکار چیزین جو مکان مین ہون ایک جگہہ رکھی
جائین کپڑے جو مزید استعمال کے قابل نہ رہے ہون ٹوٹے ہوئے

برتن ناقص اور خراب اشیا خالی بوتلین اور مرتبان وغیرہ سب علیحدہ
کر دیے جائین اور حقیقت مین اس بات کا لحاظ رکھا جاے کہ کوئی
فضول اور بیکار چیز خواہ مخواہ نہ لے جانی پڑے، مگر پرانے
اخبارات رکھ لئے جائین کیونکہ یہ چیزین سامان باندھنے کے
کام آئین گی۔

اس کے بعد تمام اسباب کو قسم وار علیحدہ علیحدہ کر دیا جاے اور
یہ خیال کر لیا جاے کہ فلان فلان اشیا نئے مکان مین فلان فلان جگہہ
رکھی جائین گی اور جو چیز غیر ضروری ہو وہ فروخت کردی جاے یا
کسی کو دیدی جاے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ھے کہ نیا کرایہ دار جو اوس مکان مین جو
کہ خالی کیا جا رہا ھے آنے والا ہوتا ھے تو وہ بہت خوشی سے معمولی
چیزین خرید لیتا ھے۔

جس اسباب کی مرمت یا صفائی یا بعض چیزون کے لئے غلافون کی
ضرورت ہو اور نصا ویر جن کے چوکٹے مجلّے کرنے کی ضرورت ہو تو ایسی سب
چیزین درستی کے واسطے بھیجدینا چاہیئے اور جب تک نئے مکان مین اونکے
لئے جگہہ نہ ہو جاے اوس وقت تک اون کو واپس نہ منگایا جاے جب
کوئی نیا سامان خریدا جاے تو یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ آیا یہ نئے مکان کیلئے

پوری طرح موزون ہوگا یا نہین تمام دریون کو اوٹھا کر صفائی کے لئے یا لکڑی سے جھاڑنے کے لئے باہر بھیج دیا جاے جن پردون کی صفائی یا رنگائی کی ضرورت ہو اور جن کپڑون کا زیادہ دھلوانا منظور ہو جیسے پلنگ پوش، فالتو کمبل وغیرہ یہ سب موجودہ مکان سے دھونے کے لئے دے دیے جائین اور نئے مکان مین اون کو واپس لیا جاے، اس طرح کچھ نہ کچھ صرفہ چیزون کے اُٹھانے مین بچ جاے گا، بہر حال یہ امر اپنی ضرورت و حالت پر منحصر ہے اور اوس کا ہر شخص خود اندازہ کرسکتا ہے اس لئے چیزون کے بھیجنے مین ترتیب و ضرورت کا خیال رکھنا چاہیئے۔

جب نئے مکان مین اسباب پہونچ جاتا ہے تو انسان کی قدرتاً یہ خواہش ہوتی ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو سب چیزین ٹھیک طور سے رکھوادی جائین اور اس سے بہت زیادہ دل کو کوفت ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی شے کے وہان پہونچنے کا انتظار کیا جاے۔

نئے مکان کی ابتدائی ضروریات اگر ایسا انتظام کر لیا جاے کہ جس نئے مکان مین جانا ہو وہ تاریخ مقررہ سے کچھ پہلے قبضہ مین آجاے تو اس سے یہ نفع ہوتا ہے کہ اس مکان کو اپنی پسند کے مطابق تیار کرا لیا جاتا ہے، اور ہر طرح کی آسائش ملتی ہے ہ سب سے پہلے ہر چیز اور ہر جگہ کی صفائی کی جاے اس کے بعد جہان قلعی اور رنگ کی ضرورت ہو وہان

قلعی اور رنگ کیا جائے اور اگر کچھ مرمت ضروری ہو تو اوس کا بھی انتظام کیا جائے نئے کرایہ دار کے واسطے یہ ایک بہت اچھی بات ہوتی ہے کہ مالک مکان کل مکان کی پوری درستی اپنے ذمہ لے اور کرایہ دار کی حسب مرضی اس مین رنگ یا ترمیم کرادے ۔

تمام کمرون دالانون کے فرش کو سامان آراستہ کرنے سے پہلے اگر پختہ فرش ہون تو اون کو بھی خوب صاف کرالیا جائے ۔

اگر کوئی اور موسم سرما مین تبدیلی کی ضرورت پیش آئے تو اوس کے آتشدانون مین بھی آگ جلائی جائے تاکہ کمرے پوری طرح سے خشک ہو جائین اور اون مین ہوا بھی آجائے ، روشنی اور گرمی کا انتظام احتیاط کے ساتھ کیا جاوے اور اگر کسی ترمیم کی ضرورت ہو تو وہ ترمیم کردی جائے کیونکہ اس بات سے بہت تکلیف ہوتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اسی غرض کے لئے فرش فروش ہٹائے جائین ، پانی کے نلون اور ٹونٹیون کو بھی دیکھنا چاہئے اور میلے پانی کے حوض کو بھی خوب صاف کردیا جائے ۔

اس کے بعد فرش بچھانے کا خیال کیا جائے سامان کے اوتار لانے سے پہلے فرش درست کردیا جائے ، لیکن اگر فرش چھوٹی چھوٹی دریون کا ہو یا بڑے قالینون کا ہو تو اس صورت مین یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ چیزین

رکھ دینے کے بعد بچھایا جائے لینولیم (Linoleum
کا فرش ہر صورت مین اور خاص کر ایسی صورت مین کہ جب وہ کمرے کے
چارون طرف ہو تو اسباب لانے سے قبل ٹھیک طور سے بچھا دیا جائے۔
سامان کی بندش | ایک مکان سے دوسرے مکان مین اوٹھتے وقت
علاوہ لباس اور قیمتی اسباب کے بعض چھوٹی چھوٹی چیزین ایسی ہین
جنکو خود حفاظت کے ساتھ بند کرنا چاہئے، مثلاً شیشہ آلات،
چینی کے برتن کتابین وغیرہ۔

کتابون کو جھاڑ کر صندوق مین کاغذ بچھا کر رکھ دیا جائے۔
قیمتی کتابین جن کی نفیس اور نازک جلدین ہون اونکو علیحدہ کاغذ مین
پیسٹ کر رکھنا چاہئے تاکہ وہ دوسری کتابون سے رگڑ کھا کر خراب ہون
جو کتابین وزنی ہون اون کے بنڈل بنائے جائین اور اوپر سے
ڈوری بھی باندھ دی جائے، اگر وزنی کتابون مین سے کسی کی عمدہ
جلد بھی ہو تو اوسپر کاغذ بھی لپیٹنا چاہئے، بڑے بڑے بنڈل نہین
بنانے چاہئین۔

چینی اور شیشے کے برتن صندوقون مین گھاس رکھ کر اسیطرح
بند کئے جائین کہ ایک دوسرے سے رگڑ نہ کھائین، یہ صندوق ٹھیلون
اور گاڑیون پر نگرانی کے ساتھ بھیجے جائین۔

کپڑے جب بند کئے جائین تو اون پر ایک تولیہ یا چادر لپیٹ دی جائے اس سے وہ خراب نہین ہونے پاتے اگر توشک لحاف کمبل وغیرہ کے لئے صندوق کافی نہ ہون تو اونکا علحدہ بنڈل بنا دیا جاے۔

چاندی کے برتن اور دیگر بیش قیمت اشیا کو ایک صندوق مین رکھکر اوس مین ایک مضبوط قفل ڈال دیا جاے، سب چیزون پر چٹین لگا دی جائین اور ہر چیز اوس کمرے مین اوسی جگہہ رکھ دی جاے جو اوسکے لئے مخصوص کردی گئی ہو۔

نئے مکان مین چیزون کا رکھنا جسوقت پلنگ وغیرہ سونے کے کمرہ مین بچھا دیے جائین تو اوسکے بعد نشست کے کمرے اور باورچی خانہ کے سامان کی طرف توجہ کی جاے کیونکہ جب ان مین کمرون کا سامان ٹھیک ہو جاتا ہے تو کھانا بھی ٹھیک طور سے مل سکتا ہے اور آسائش بھی ہر قسم کی ہو جاتی ہے اور اسباب کے رکھنے مین جو سب سے بڑا کام تھا وہ ختم ہو جاتا ہے، نئے مکان مین پہونچکر بعض اوقات مختلف قسم کی نئی چیزون کی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے یہ چیزین فوراً ہی نہ خریدنی چاہئین، بلکہ اوسوقت تک انتظار کیا جاے جب تک سب چیزین مکان مین قرینہ سے رکھ نہ دی جائین اوسوقت دیکھہ کر جن چیزون کی ضرورت ہو وہ خریدی جائین جس قدر سلیقہ حفاظت اور ترتیب سے سامان منتقل کیا جاے گا اُسی قدر

آسانی وراحت حاصل ہوگی اور بے فائدہ کوئی نقصان بھی نہ ہوگا۔

مکان بند کرنا — اگر کوئی مکان زیادہ عرصہ کے لئے بند کیا جاسے تو یہ بہتر ہے کہ تمام فرش اُٹھا لیا جاسے اور جو صاف کرنے یا دُھلنے کے قابل ہو اوسکو مناسب ہو کہ وہ صاف کرنے اور دھونے کے واسطے بھیجدیا جاسے تمام پردے وغیرہ اور ایسی چیزین اُتارلی جائین اور اچھی طرح جھٹکار کر صفائی سے تہ کردی جائین فرنیچر کو جس قدر ممکن ہو بیچ کمرے مین رکھ دیا جاسے جہان وہ نمی یا پھپوند سے محفوظ رہیگا اور ہر چیز کو چادرون یا کاغذ سے ڈھانک دیا جاسے قیمتی تصاویر بھی اوتار لینی چاہئین یا گرد سے محفوظ رہنے کے لئے عمدہ گزی یا ململ کے غلافون سے ڈھانک دی جائین۔

تمام میلے سوتی کپڑے جمع کرلئے جائین اور اگر ممکن ہو تو دھونے کے لئے بھیجدیے جائین ، تمام کھڑکیان مضبوطی سے بند کردیجائین اور کوئی جگہہ جہان بارش کا پانی آسکے کھلی نہ چھوڑی جاسے ، آہنی اشیا آتشدان اورسلاخون پر بکری کی چربی لگادی جاسے، نل وغیرہ بند کردئے جائین۔

کھانے پینے کی کوئی چیز گھر مین نہ چھوڑی جاسے کیونکہ اسکی بو سے چوہیان اور دوسرے جانور مکان مین آئینگے۔

باورچی خانہ خاص طور سے صاف کردینا چاہئے اور جہانتک ممکن ہو صاف چھوڑا جاسے ، تمام جھلملیان گرادی جائین اور اگر

یہ اندیشہ ہو کہ وہ دھوپ سے خراب ہو جائین گی تو کھڑکیون پر
بادامی کاغذ لگا دیا جاے اور مضبوط نقشہ کشی کے پنون سے اون کو
ٹھونک دیا جاے، تمام دروازون اور کھڑکیون وغیرہ بالکل ایسے
مقامات کو جہان سے کوئی چیز اندر آسکے بند کر کے چٹخنیان لگادی جائین
اور تمام دروازے مقفل کر دیے جائین قفل مضبوط اور عمدہ قسم کے ہون
جو دوسری کنجیون سے نہ کھل سکین، پولیس کو بھی اس امر کی اطلاع دی جاے
کہ مکان اس قدر مدت تک بند رہے گا تاکہ وہ اس پر خاص توجہ رکھے۔

ریلوے سفر کے لئے ضروری احتیاطین

ہندوستانی عورتون کا اور بالخصوص اون کا جو کہ پردہ نشین
ہوتی ہین ریل کا سفر نہ صرف اونکے لئے بلکہ اونکے ہمراہیون کیلئے بھی مصیبت ہے
یہ مصیبت زیادہ تر سامان سفر کی بے ترتیبی سے پیدا ہوتی ہے اور غفلت
و عدم احتیاط کی وجہ سے اکثر سامان چوری جانے کا خطرہ بھی پیش
آجاتا ہے حالانکہ اگر تھوڑی ترتیب اور احتیاط سے کام لیا جاے
توان مشکلات سے نجات مل سکتی ہے، سب سے پہلے اوس تمام سامان کو ایک
جگہہ جمع کرنا چاہیئے جو ساتھ جانے والا ہو، پھر فہرست مرتب کیجاے

اور اسکو ترتیب سے صندوق مین بند کیا جاے برتنگ والا اور ساتھ والا
سامان علیحدہ علیحدہ بند ہو اور فہرست مین بھی اسی ترتیب کا خیال
رکھا جاے۔

سامان کو صندوقون مین رکھنے مین بھی بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے
بعضون کو اس کام مین یہان تک مشق ہوتی ہے کہ وہ ایک صندوق مین اتنا سامان
رکھ لیتے ہین کہ جو دوسرون سے دو صندوقون مین مشکل سے آئے گا۔
بھاری سامان صندوق کے نیچے کے حصہ مین رکھا جاے اور موزے
بنیان وغیرہ صندوقون کے خالی کونون مین بھر دیے جائین جب
صندوق کے نیچے کی تہ اچھی طرح بھر جاے تو اوسکے اوپر تہ کیئے
ہوے کپڑے اس طرح رکھے جائین کہ ڈھیر نہ ہو جاے بلکہ کپڑے
بالکل مسطح شکل مین رکھے ہون، قیمتی اور اچھے کپڑون کے درمیان واہی
یا کوئی دوسرا کاغذ رکھدیا جاے، آئینہ اور اسی قسم کی ٹوٹنے
والی چیزین اونی کپڑون کی تہ مین رکھی جائین، اس طرح رکھنے مین انکے
ٹوٹنے کا بہت کم احتمال ہوگا، جہان تک ہو سکے بوتلین صندوق مین
کبھی نہ رکھنی چاہئین لیکن اگر مجبوراً اون کے رکھنے کی نوبت آجائے تو
اول اچھی طرح کاگ لگا کر کپڑون مین لپیٹ کر چھوٹے ڈبہ مین رکھی جائین
اور پھر اونہین صندوق کی تہ مین رکھین اور اون کے قریب جہان تک ہے

اچھے قسم کے کپڑے نہ رکھے جائین ، سب سامان کو رکھنے کے بعد مضبوط قسم کے قفل لگائے جائین جو دوسری کنجیون سے نہین کھل سکتے ، بعدہٗ صندوق کے رنگ و روغن کی حفاظت کے لئے ٹاٹ کا تھیلہ یا کرمچ لپیٹ کر رسیون سے باندھ دیا جائے جس سامان کو بریگ مین دینا ہو اوسکو نہایت مضبوط باندھنا چاہیئے۔

بستر، لحاف وغیرہ کے بنڈل بھی علٰحدہ باندھے جائین ساتھ کا بستر بستر بند سے باندھا جائے یا بوغ بندسے ، لیکن جو بریگ مین بھیجے ہون اون کو ٹاٹ وغیرہ مین لپیٹ کر مضبوط رسیون سے باندھا جائے ۔ معمولی ٹین کے صندوق مین بعض دفعہ احتمال ہوتا ہے کہ اندر کا رنگ کپڑون پر نہ لگجائے ، اس لئے لینے سے پہلے دیکھہ لینا چاہیئے کہ کچا رنگ تو نہین ہے خصوصاً بارش کے موسم مین جب بے سایہ پلیٹ فارم پر پانی برسنے مین سامان جاتا ہے تو رنگ کے دھبے آجاتے ہین بعض خواتین اسباب کو اسقدر چھوٹے چھوٹے اور مختلف حصون مین رکھتی ہین کہ سامان کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور ہمیشہ سب پر نظر رکھنا بہت دشوار ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایک نہ ایک عدد کم ہو جاتا ہے ، اس لئے جہان تک ممکن ہو عدد کم ہونے چاہیئین۔

سفر کیلئے ہمیشہ اس قسم کے صندوق انتخاب کرنے چاہیئین جو متوسط سائز (پیمانہ) کے

ہون نہ تو اتنے بڑے ہون کہ اونکے ساتھ لیجانے مین دشواری ہو اور نہ اتنے چھوٹے ہون کہ تمام سامان رکھنے مین کئی صندوقون کی ضرورت ہو۔ لوٹے گلاس پاندان اور حقے وغیرہ کیلئے بانس کی کنڈی یا ایک جھاوا ہونا چاہئے جسمین یہ سب چیزین ایک جگہ رکھدی جائین سفر کیلئے ہمیشہ مسطح ٹرنک انتخاب کئے جائین وہ ٹرنک جنکے ڈھکن کا حصہ بیچ مین سے اوٹھا ہوتا ہے بعض موقعون پر اس لحاظ سے تکلیف دہ ہوتے ہین کہ ریل گاڑی کی بنچ کے نیچے نہین آسکتے۔ بریک مین جو صندوق دیے جائین وہ مضبوط ہون تاکہ قلیون وغیرہ کی بے احتیاطی سے نقصان نہ پہونچے اور اون مین کسی سائز (پیمانہ) کا خیال ضروری نہین۔

صندوقون اور بنڈلون پر پتہ کے پرچے لگانا نہایت ضروری ہے اگر اون پر کچھ پرانے پرچے لگے ہون تو وہ سب چھٹا دے جائین اگر ممکن ہو تو صندوق پر نام وغیرہ کے دو پرچے لگاے جائین یا اگر ٹاٹ وغیرہ ہو تو رنگ سے موٹے حرفون مین لکھدیا جاے۔ اگر ایک بڑی فیملی (family) کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق ہو جسمین کئی چھوٹے بچے ہون تو خواہ مخواہ سامان مین اضافہ ہو جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیزین جو بچون کی ضرورت کی ہون وہ بھی ساتھ رکھی جائین، بعض موقعون پر بچون کے ضروری سامان کے ساتھ نہ ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

قیمتی اشیا کے بکس کامل احتیاط کے ساتھ باندھ کر بہتر یہی ہے کہ بریک مین دے دیے جائین، زیورات کے صندوقچون کو ہمیشہ بڑے

بکس مین رکھنا چاہئے اور یہ بکس بنچ کے نیچے سب سے محفوظ جگہہ مین رکھا جاے اور اگر شب کا سفر ہو تو مزید احتیاط کے لئے اس صندوق کے تمام کندون مین زنجیر لگاکر اوس زنجیر مین ایک قفل ڈالدیا جاے جو بستر کے نیچے رہے، یا بیمہ کرا کے بریک مین رکھوا دیا جاے پانی پینے کے لئے یا تو حسب ضرورت صراحیان ساتھ ہون جو لکڑی کے بنے ہوے صراحی دان مین رکھی رہین تاکہ جھٹکے سے ٹوٹ نہ جائین ورنہ سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ چمڑے یا کرمچ کا بنا ہوا مشکیزہ وغیرہ ہو جس مین پانی بھر کر کندے مین لٹکا دیا جاے۔

اگر شیشہ یا چینی کے برتن وغیرہ ساتھ ہون تو اون کو پوری حفاظت کے ساتھ بند کر کے اپنے ہی ہمراہ رکھا جاے ورنہ ممکن ہے کہ قلیون کی بے احتیاطی سے اون کو نقصان پہونچ جاے۔

اگر راستہ مین مال یا جان یا عصمت کے متعلق کوئی خطرہ محسوس ہو تو فوراً زنجیر کھینچ لینا چاہئے جو گاڑی کے ٹھیرانے کے لئے ہر ڈبہ مین لگی رہتی ہے اور بغیر کسی خطرہ یا سخت ضرورت کے زنجیر کھینچ لی جائیگی تو یہ ایک جرم ہو جاے گا جیسا کہ ہر گاڑی مین زنجیر کے نیچے والی تختی پر لکھا رہتا ہے۔

اگر سامان زیادہ ساتھ ہو تو کم از کم نصف گھنٹہ پہلے اسٹیشن پر

پہونچنا چاہئے تاکہ سامان آسانی کے ساتھ وزن کرایا جاسکے۔
ہر ریلوے سفر کرنے والے کے لئے لازمی ہے کہ ریلوے کے ضروری قواعد وقانون سے واقف ہو اور اس واقفیت سے یقیناً بڑی آسانیاں حاصل ہوتی ہیں *

——— // ———
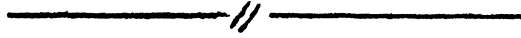
ضمیمہ

قواعد ڈاک خانہ

ذیل مین مختصر قواعد ڈاک خانہ عام واقفیت کے لئے لکھے جاتے ہین
مزید واقفیت کے لئے پوسٹل گائڈ منگا کر رکھ لینا چاہیئے ، جو ہر بڑے
ڈاک خانہ مین سہ قیمت پر مل سکتی ہے ، یہ کتاب ہر سہ ماہی پر تبدیل
ہو جاتی ہے اس لئے ہر وقت نئی منگا لی جاے -

خطوط

خطوط جو لفافون مین بند کر کے بھیجے جائین اون پر ایک تولہ وزن تک
دو پیسہ یعنی آدھ آنہ محصول ہوگا ، اگر ایک تولہ سے زائد ہو اور دس
تولہ سے زائد نہ ہو تو ایک آنہ محصول ہوگا ، اس کے ہر دس تولہ یا دس
تولہ کے جزو پر ایک آنہ محصول ہوگا -

اگر خط بیرنگ ڈالا گیا ہے تو انہین اوزان کے حساب سے دُگنا
محصول لیا جاے گا ، اگر کسی خط پر کم ٹکٹ لگا دیا ہے اور اس کا وزن

زیادہ ہے تو جسقدر محصول کم ہوگا اس کا دُگنا وصول کیا جائے گا، بیرنگ خط کو خاص احتیاط سے اچھی طرح بند کرنا چاہئے ورنہ بیرنگ خط جو اچھی طرح بند نہ ہو مکتوب الیہ کے پاس نہین بھیجا جاتا ہے بلکہ ڈاک خانہ مین تلف کر دیا جاتا ہے

پوسٹ کارڈ

پوسٹ کارڈ ایک پیسہ مین آتا ہے اور اگر جوابی ہو تو دو پیسہ مین، نج کے بنے ہوے کارڈ بھی اگر اون پر ایک پیسہ کا ٹکٹ لگا دیا جاے تو وہ مثل سرکاری پوسٹ کارڈ کے روانہ ہوسکتے ہین بشرطیکہ وہ زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ انچ لمبے اور ساڑھے تین انچ چوڑے ہون یا کم سے کم پونے پانچ انچ لمبے اور تین انچ چوڑے ہون، ایسے کارڈون کا کاغذ سرکاری پوسٹ کارڈون سے پتلا نہین ہونا چاہئے۔

نج کے بنے ہوے اور سرکاری کارڈون مین ایک جانب کا کُل حصہ اور پتہ کی جانب کے بائین طرف کے نصف حصہ پر فرستندہ (بھیجنے والا) اپنا مضمون لکھ سکتا ہے، اور داہنے طرف کا نصف حصہ پتہ کے واسطے ہوتا ہے، اگر نج کے بنے ہوے جوابی کارڈ استعمال کئے جائین تو ایک پر الفاظ "پوسٹ کارڈ" اور دوسرے پر "پوسٹ کارڈ" کے جواب کے لئے لکھنا چاہئے، نج کے بنے ہوے جوابی یا اکہرے پوسٹ کارڈون پر ٹکٹ

لگانے لازمی ہین ، پوسٹ کارڈ بیرنگ نہین روانہ ہوسکتا۔

فرستندہ کو جوابی کارڈ پر اپنا نام و پتہ ضرور لکھدینا چاہئے ، اگر کوئی نج کا بنا ہوا پوسٹ کارڈ ڈاک خانہ مین بلا ٹکٹ ڈالدیا جاے گا ، تو وہ ڈاک خانہ سے "ڈیڈلیٹر آفس (Dead letter office) (نامعلوم پتہ کے خطوط کا دفتر) کو بھیجدیا جاے گا ، جہان وہ ضائع کردیا جائیگا۔ اسی طور سے اگر نج کے بنے ہوے جوابی کارڈ کے کسی حصہ پر ٹکٹ نہ لگا ہوگا تو وہ حصہ بھی "ڈیڈلیٹر آفس" مین ضائع کرنے کے لئے بھیجدیا جاے گا ، اگر باستثناے ان شرائط کے کسی اور شرط متعلقہ کارڈ کی خلاف ورزی کیجائیگی تو پوسٹ کارڈ مثل خطون کے تصور ہوگا اور جس قیمت کا ٹکٹ اکہرے پوسٹ کارڈ پر یا جوابی پوسٹ کارڈ کے پرت اول پر لگا ہوگا اوسکو منہا کرکے بقیہ محصول اس پر تقسیم کے وقت وصول کیا جاے گا۔

بک پیکٹ

بک پیکٹون پر ہر دس تولہ یا دس تولہ کے جزو پر نصف آنہ محصول واجب الادا ہوتا ہے ، بیرنگ بک پیکٹ پر تقسیم کے وقت دُگنا محصول وصول کیا جاتا ہے ، اگر بک پیکٹ پر پورے محصول کا ٹکٹ نہ لگا ہو تو تقسیم کے وقت کمی محصول کا دوچند وصول کیا جاتا ہے پیکٹون کے

اندر خطوط اور ذاتی مضامین نہین بھیجے جا سکتے ہین، مگر پرانے خطوط جو ایک مرتبہ ڈاک سے گذر چکے ہون اور تہنیت نامہ جات مثل کرسمس کارڈ اور نیوا پر کارڈ یعنی بڑے دن کے اور سال نو کی مبارکباد کے کارڈ بھیجے جا سکتے ہین۔

پیکٹون کے اندر کاغذ زر مثلاً، نوٹ، ہنڈی، چک، غیر مستعمل ڈاک کے ٹکٹ اور اسٹامپ بھی نہین بھیجے جا سکتے، جن چیزون کے بھیجنے کی ممانعت کی گئی ہے اون کے سوا عموماً تمام چیزین جو کاغذ کی قسم سے ہون پیکٹ کے اندر بھیجی جا سکتی ہین، پیکٹ خواہ کسی شکل کا ہو دو فٹ سے زیادہ لمبا اور ایک فٹ سے زیادہ چوڑا اور ایک فٹ سے زیادہ موٹا نہین ہونا چاہئے۔ اگر پیکٹ مثل رول کے گول بنایا گیا ہے تو اوس کا طول ۳۰ انچ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے، مگر جب اوس کا طول ۲۴ انچ سے زیادہ ہو تو اوس کا قطر ۴ انچ سے زیادہ نہین ہونا چاہئے۔

بک پیکٹ بغیر لفافہ کے یا کھلے ہوے لفافہ مین یا ایسے لفافہ مین جو بہ آسانی علحدہ کیا جا سکے بھیجا جا سکتا ہے تاکہ اگر اس کی جانچ کی جاے تو وہ چیز جو اوس کے ذریعہ بھیجی جا رہی ہے آسانی سے بلا طبلق کو پھاڑے یا مہرون کو توڑے ہوے نکال کر دیکھی جا سکے، جب کوئی پیکٹ بغیر

لفافہ کے بھیجا جاوے تو اوسکو اس طرح باندھنا نہین چاہئے کہ اوسکے اندر کی چیز کی بہ آسانی جانچ نہو سکے

اگر پیکیٹ مین کوئی شے جس کی قواعد کے روسے اجازت نہین ہے پائی جائیگی، یا وہ مقررہ پیمانہ سے بڑا ہوگا یا خلاف قاعدہ بنا ہوا ہوگا تو اسپر خط یا پارسل کا محصول یعنی ان مین سے جو کم ہو اوس کی تقسیم کے وقت لیا جاوے گا، مگر جو ٹکٹ پیکیٹ پر چسپان ہونگے محصول لینے مین مجرا کر دیے جائین گے۔

پارسل

پارسل چارون طرف سے بند ہوتے ہین، اگر ان کا وزن چالیس تولہ سے زیادہ نہ ہو تو دو آنہ محصول ہوگا اوسکے بعد ہر ۴۰ تولہ یا اس کے جزو پر ۲؍ محصول بڑھتا رہیگا۔

پارسلون پر چارسو چالیس تولہ تک ۲؍ فی ۴۰ تولہ کے حساب سے محصول لیا جاوے گا، اس طور پر ۱؍۶ چارسو چالیس تولہ کا محصول ہوتا ہے لیکن ۴۴۰ سے زیادہ وزن ہونے پر ۴۸۰ تولہ تک تین روپئے لئے جائین گے اور پھر ہر چالیس تولہ پر ۴؍ محصول ہوگا۔

۴۴۰ تولہ تک کے وزن کا پارسل بلا رجسٹری جا سکتا ہے لیکن

اس سے زائد کی رجسٹری کرنا لازمی ہے، رجسٹری شدہ پارسل دس سیر یعنی ۸۰۰ تولہ کے جا سکتے ہین، پارسل کے اندر علاوہ پارسل کی اشیا کے فرسندہ اپنا ایک خط بھی مکتوب الیہ کے نام رکھ سکتا ہے ایک سے زیادہ خطوط رکھنے کی ممانعت ہے۔

پارسل کو کسی مضبوط کیس یا صندوق یا لفافہ وغیرہ مین اس طور سے بنانا چاہئے کہ وہ سب طرف سے بند ہو تاکہ ڈاک مین حفاظت سے رہ سکے اور کوئی کھول کر نہ دیکھ سکے، اور نہ کسی ڈاک کی دوسری شے کو نقصان پہونچے، رقیق چیزین دُھرے ظرف مین بند کی جائین، یعنی اگر بوتل ہو تو دھات یا مضبوط لکڑی کے بکس مین رکھکر بند کی جاے کہ راستہ مین نہ ٹوٹے، اور کسی دوسری شے کو نقصان نہ پہونچے اور بوتل اور بکس کے درمیان مین برادہ یا ردی کاغذ بھر دیا جاے۔ پارسل کا کُل محصول اور اگر پارسل رجسٹری شدہ ہو تو محصول رجسٹری بھی پیشگی لیا جاتا ہی، اور کوئی پارسل بیرنگ روانہ نہین کیا جاتا ہے، پارسل کے اوپر ٹکٹ خود خرید کر لگانے چاہئین، ڈاک خانہ کے اہلکارون کو ٹکٹ لگانے کی ممانعت ہے، پارسل روانہ کرنے کے لئے ڈاک خانہ کی کھڑکی مین دینا چاہئے، اگر کوئی پارسل خطوط کے بکس مین پڑا ملیگا تو وہ رجسٹری شدہ پارسل تصور ہوگا اور اس کی تقسیم کے وقت زائد محصول لیا جاے گا، اگر کُل ڈاک

ایک ساتھ روانہ کرنے مین خطوط کی روانگی مین دیر ہونے کا احتمال ہوگا تو پارسل اور پیکیٹ دوسرے وقت تک کے لئے روک لئے جائین گے۔

بھک سے اڑ جانے والی، خطرناک، بدبودار، مضر صحت چیزین یا کوئی دھاردار آلہ جو اچھی طرح محفوظ نہ کر دیا گیا ہو یا کوئی جاندار چیز یا ایسی دوسری چیزین جن سے ڈاک کی اور چیزون کو یا ڈاک خانہ کے اہلکارونکو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو ڈاک سے نہین بھیجنی چاہئین۔

ڈاک کے منگوانے کا طریقہ

ڈاک خانہ سے اپنی ڈاک منگوانے کے لئے محفوظ طریقہ یہ ہے کہ اپنا خاص آدمی معین کیا جاسے کہ وہ ڈاک لے آیا کرے مگر یہ اوسوقت ہوسکتا ہے جب مکتوب الیہ تحریری درخواست ڈاک خانہ مین بدین مضمون بھیجدے کہ اوس کے خطوط وغیرہ ڈاکیون کے ذریعہ اوس کے پاس نہ بھیجے جایا کرین، بلکہ ڈاک خانہ مین رہنے دیے جایا کرین، جب تک کہ وہ خود ان کو نہ منگالے اگر زیادہ حفاظت کی ضرورت ہو تو مبلغ بارہ روپیہ سالانہ فیس داخل کرنے پر پوسٹ ماسٹر مقفل تھیلی مین ڈاک دے سکتا ہے، تھیلی خاص وضع کی ہوتی ہے اوس کے مُنہ پہ جو ڈاک خانہ سے قیمتاً

ملتی ہے، قفل لگا دیا جاتا ہے، ایک کنجی پوسٹ ماسٹر کے پاس رہتی ہے اور ایک کنجی اپنے پاس رہتی ہے، یہ بہت محفوظ طریقہ ہے، مگر اس تھیلی مین صرف ایسی چیزین آسکتی ہین جن کا محصول پورا پورا پہلے سے ادا ہو چکا ہے۔

رجسٹری

رجسٹری کرانے سے چیز کی حفاظت زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ ڈاک خانہ کے خاص اہلکارون کے ہاتھ سے خاص نگرانی کے ساتھ گذرتی ہین لیکن ڈاک خانہ کسی رجسٹری شدہ چیز کے نقصان یا گم ہو جانے کا ذمہ دار نہین ہے۔

خطوط، پوسٹ کارڈ، کتابین، نمونہ کے پیکیٹ، پارسل ہر ڈاک خانہ سے کسی دوسرے ڈاک خانہ کو رجسٹری شدہ روانہ ہو سکتے ہین، علاوہ اور محصول کے دو آنہ رجسٹری کی فیس لیجاتی ہے۔

رجسٹری کرانے کی حالت مین اشیاء کا محصول اور رجسٹری کی فیس پیشگی قابل ادا ہوتی ہے اور اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ ٹکٹ ڈاک خرید کر کے اون پر چسپان کر دیے جاتے ہین۔ جو چیزین کہ اتنی چھوٹی ہون، یا اون مین پتہ کی طرف اس قدر تحریر یا مُہر وغیرہ ہو یا اس طریقے سے بنائی گئی ہون کہ ڈاک خانہ کے سرکاری لیبل وغیرہ اس پر نہ لگای

جائین وہ رجسٹری کے واسطے نہ لی جائین گی، اگر کوئی بہت ہی چھوٹی چیز ہو
مگر اس کے ساتھ مین پتہ کا علحدہ لیبل باندہ دیا جاے، جسکے اوپر کافی
جگہہ ڈاک خانہ کی ضروریات کے لئے ہو تو وہ روانہ ہوسکتی ہے، فرستندہ کو
مناسب ہے کہ وہ اپنا نام اور پتہ لفافہ وغیرہ کے اوپر نیچے کی طرف بائین
جانب کے گوشہ مین لکھدے، تاکہ اگر شے مرسلہ واپس آئے تو بغیر
کھولنے کے بلا توقف فرستندہ کے پاس بھیجی جاسکے اگر پتہ نہ ہوگا تو ڈیڈ
لیٹر آفس کو بھیجدی جائیگی اور وہان کھول کر پتہ معلوم کر کے ڈاک خانہ کے
لفافہ مین فرستندہ کے پاس واپس کی جائیگی، رجسٹری کرنے والے کو
ایک رسید دی جائیگی۔

کوئی رجسٹری شدہ چیز مکتوب الیہ کو اوس وقت تک نہین مل سکتی
جب تک کہ وہ رسید پر جو اوسی چیز کے ہمراہ چٹھی رسان پیش کرے گا
دستخط نہ کردے، اگر ارسال کنندہ مکتوب الیہ کی رسید حاصل کرنا چاہے
تو اوسکو لازم ہے کہ بوقت ارسال ایک آنہ زائد علاوہ محصول ڈاک اور
اور رجسٹری کی فیس کے ادا کرے، رجسٹری کی جوابی رسید کا فارم
فرستندہ اگر خود لکھے تو بہتر ہے، اس کے فارم ڈاک خانہ سے مفت
مل سکتے ہین، اگر فرستندہ چاہے تو مکتوب الیہ کی دستخطی اصل رسید کی
مصدقہ نقل تین آنہ فیس ادا کرنے پر حاصل کرسکتا ہے۔

بشرطیکہ وہ چھ مہینے کے اندر اوس تاریخ سے جب کہ مکتوب الیہ نے اصل رسید پر دستخط کیے تھے درخواست پیش کرے۔

پوسٹ ماسٹر جنرل فرستندہ کو یا اس کی درخواست پر مکتوب الیہ کو صرف عنایت کے طور پر نہ کہ کسی قانونی ذمہ داری کی وجہ سے پچیس روپیہ تک معاوضہ کسی خط پیکیٹ پارسل یا مال محمولہ کے گم ہو جانے کی بابت یا اس ضرر کی بابت جو اس کو دوران ڈاک مین پہونچا ہو، دے سکتے ہین بشرطیکہ محصول کے علاوہ رجسٹری کی فیس بھی پہلے سے ادا کر دی گئی ہو، اور درخواست معاوضہ کسی شے کے گم ہو جانے کی صورت مین اوس تاریخ سے جب شے مذکور بذریعہ ڈاک ارسال کی گئی ہو تین مہینہ کے اندر اور مال محمولہ شے مرسلہ کے گم ہونے یا شے مرسلہ کو ضرر پہونچنے کی صورت مین شے مذکور کی حوالگی کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر کرنی لازم ہے معاوضہ کے متعلق ڈائرکٹر جنرل کا فیصلہ قطعی سمجھا جائے گا، ذیل کی صورت مین کوئی معاوضہ نہین دیا جائے گا۔

(الف) بابت گم شدگی یا ضرر کے اگر یہ صورت فرستندہ کی غفلت یا قصور کی وجہ سے پیش آئی ہو یا ایسی چیزین بھیجی گئی ہون جن کی بذریعہ ڈاک بھیجنے کی ممانعت ہے۔

(ب) بابت ضرر کے اگر رقیق یا جلد خراب ہو جانے والی چیزین

یا نہایت ہی نازک قسم کی چیزین بھیجی گئی ہون ایسی چیزون کے متعلق
بھی کوئی معاوضہ نہ دیا جاے گا جن کا بیمہ کرانا لازمی ہو۔
اگر کسی لفافہ وغیرہ غیر رجسٹری شدہ مین نوٹ ہنڈی، چک،
ٹکٹ ڈاک وغیرہ پاے جائین گے تو تقسیم کے وقت دُگنا رجسٹری کا محصول
وصول کیا جاے گا۔

ڈاک مین ڈالے جانے کی تصدیق

جن اشیاء کے لئے ڈاک خانہ سے رسید نہین ملتی ہے اونکی بابتہ
یہ اطمینان کرنے کے لئے کہ اون کو ملازم وغیرہ نے ڈاک مین ڈالدیا ہی
ڈاک خانہ سے تصدیق حاصل کی جاسکتی ہے، اس تصدیق کے حاصل
کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مکتوب الیہ کا نام اور پتہ ایک اور جدا پرچہ پر
لکھکر اور اوس پر حسب ذیل ٹکٹ ڈاک چسپان کر کے مع اشیاء مرسلہ کے
اہلکار ڈاک خانہ کے پاس بھیجدیا جاے، غیر رجسٹری شدہ خطوط اور
پوسٹ کارڈ اور بک پیکٹ کی صورت مین ہر قسم کی تین اشیا تک کیلئے
پاؤ آنہ کا ٹکٹ اور غیر رجسٹری شدہ پارسلون کی صورت مین چھ پارسلون تک کیلئے پاؤ آنہ
کا ٹکٹ لگانا چاہئے، اہلکار ڈاک خانہ پرچہ مذکور پر ڈاک کی مہر ثبت کر کے
واپس کردے گا، اس قسم کی تصدیق حاصل کرنے کے لئے پچاس فارمون کی

کتابین آدہ آنہ فی کتاب کے حساب سے ہر بڑے ڈاک خانہ مین ملسکتی ہین

بیمہ

رجسٹری شدہ خطوط وی پی، رجسٹری شدہ پارسل، وی پی رجسٹری شدہ پارسل پانچ سَو روپیہ کی مالیت تک ایسی برانچ ڈاک خانون مین جن کو بیمہ کے واسطے اشیاء لینے کا اختیار دیا گیا ہو اور دو ہزار روپیہ کی مالیت تک دیگر ڈاک خانون مین جنکو بیمہ کے واسطے اشیا لینے کا اختیار دیا گیا ہو بیمہ کرائی جاسکتی ہین مگر شرط یہ ہے کہ کسی حالت مین مالیت مذکور شے بیمہ شدہ کی اصلی مالیت سے زیادہ نہ ہونی چاہئے، اور یہ بھی شرط ہے کہ سونے کی ڈلیان یا اشرفیان تین سو روپیہ سے زائد مالیت کی بیمہ نہ کی جائینگی۔

بیمہ دو قسم کا ہوتا ہے، ایک مکمل دوسرا غیر مکمل، مکمل بیمہ مین جبتک اشیاء دراثناء روانگی ہون تمام قسم کی ذمہ داری ہوتی ہے، غیر مکمل بیمہ مین بھی کل ذمہ داری علاقہ انگریزی کے اندر اور کل ذمہ داری سوائے نقصان ڈاکہ کے خاص خاص ہندوستانی ریاستون کے اندر بھی ہوتی ہے علاوہ محصول ڈاک اور رجسٹری کی فیس کے بیمہ کیلئے حسب ذیل مزید فیس لیجاتی ہی

جب کہ مالیت بیمہ شدہ پچاس روپیہ سے زائد نہ ہو	ایک آنہ
ہر زائد پچاس روپیہ یا اس کے جزو پر	ایک آنہ

غیر مکمل کے واسطے فیس مندرجہ بالا کا نصف لیا جاتا ہے محصول ڈاک
اور رجسٹری کی فیس اور بیمہ کی فیس سب پیشگی اور بشکل ٹکٹ ڈاک قابل
ادا ہے، ایسے ٹکٹ اشیاء بیمہ شدہ پر چسپان کر دینے چاہئین۔

ہر ایک خط جو بیمہ کرایا جاوے کسی مضبوط لفافہ مین بند کیا جاوے اور
خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ کر چپڑے کی مُہر وغیرہ کسی خاص نشان کی ساتھ
اس طریقہ سے لگائی جاوے کہ وہ بغیر مُہر توڑنے یا بغیر اس کے کہ توڑنے کے
نشانات نمودار رہین کھولا نہ جاسکے، ایسے لفافے جن کے کنارے سیاہ
یا رنگین ہون استعمال نہ کئے جائین، مُہر لفافے کے ہر ایک جوڑ پر لگانی
چاہیئے، اگر ڈورے یا فیتہ سے باندھا جاوے تو اوسکے ہر بند پر مُہر
لگانی چاہیئے، اگر اشیاء محمولہ کے لحاظ سے ممکن ہو تو بطور مزید احتیاط کی
لفافہ کے اندر ایک ڈورا ڈال کر لفافہ اور اشیاء محمولہ کو ایک ساتھ
اس طرح باندھ دیا جاوے کہ گرہ بیچ والی مہر کے نیچے رہے ہر پارسل
جس کا بیمہ کرانا مقصود ہو بہت مضبوطی کے ساتھ بہ لحاظ حالت اشیاء
محمولہ باندھا جاوے اور چپڑے یا سیسے کی ایک خاص مُہر اوس پر اس
طریقہ سے لگائی جاوے کہ وہ بغیر مُہر کے توڑنے یا بغیر اس کے کہ توڑنے
کے نشانات نمودار رہین کھولا نہ جاسکے، مُہر ایک جوڑ پر لگنی چاہیئے اگر
ڈورے سے باندھا جاوے تو ہر بند پہ لگائی جاوے جتنی مُہرین کہ ایک

جوڑ پر لگنی چاہیئے ، اگر ڈورے سے باندہا جاوے تو ہر بند پر لگائی جاوے جتنی مہرین کہ ایک پارسل پر لگائی جائین وہ سب ایک ہی قسم کے چپڑے کی ہون او سب مہرین ایک ہی نام کی ہون اور ایسی ہون کہ صاف پڑھی جاسکین کسی سکہ رائج یا سیدہی یا ٹیرہی یا صلیبی لکیرون کی مُہر نہ لگائی جاوے ، اگر کوئی چیز ایسی چھوٹی ہو یا ایسی بند کی گئی ہو یا مہرین وغیرہ پتہ کی طرف اس طریقہ سے لگائی گئی ہون کہ اوس پر سرکاری لیبل نہ لگ سکے تو ایسی چیز نہ لی جاوے گی ، اگر کوئی چیز بہت چھوٹی ہو تو اوس کر ساتھ ایک جداگانہ پرچہ پتہ کا باندھ دینا چاہیئے ، اور یہ پرچہ اتنا چھوٹا نہونا چاہیئے اور نہ اوس پر پتہ کی جانب اس قدر تحریر ہونی چاہیئے کہ اوس پر سرکاری لیبل نہ لگ سکے جس چیز کا بیمہ کرانا ہو اوسے ڈاک خانہ کی کھڑکی مین پیش کرنا چاہیئے اور جتنے کا بیمہ کرانا ہو صاف طور سے ہندسون اور لفظون مین لفافہ پر لکھدینا چاہیئے ، فرستندہ کو بھی اپنا پتہ لفافہ وغیرہ کے اوپر بائین طرف کے گوشہ پر نیچے کی جانب لکھدینا چاہیئے اگر اوسپر جگہہ نہو تو ایک علیحدہ کاغذ پر لکھکر لگا دینا چاہیئے جو چیزین کہ اچھی طرح نہ بند کی گئی ہون یا جنکا پورا محصول ادا نہ کیا گیا ہو یا جو شرائط مندرجہ بالا کے مطابق نہ ہون اون کا بیمہ نہین کیا جاوے گا ، جو چیز بیمہ کے واسطے ڈاک خانہ مین پیش کی جاوے اوسکی بابت ایک رسید فرستندہ کو ڈاکخانہ سے ملیگی ، جو چیز کہ ۲۵۰ روپیہ یا اس سے کم کے لئے بیمہ کرائی گئی ہوگی

وہ معمولی طریقے سے بذریعہ چٹھی رسان تقسیم کی جائیگی جو چیز کہ اس سے
زائد روپیہ کے لئے بیمہ کرائی گئی ہوگی وہ ڈاک خانہ کی کھڑکی سے
دی جائیگی، جسکی اطلاع اوس چیز کے پہونچنے پر ڈاک خانہ سے مکتوب الیہ کو
دے دی جائیگی، مکتوب الیہ یا اوس کے ایجنٹ کو رسید یا جوابی رسید پر
جو اوسکے ہمراہ ہو دستخط کرنے چاہئین، دستخط کرنے سے پہلے اسکو
اچھی طرح دیکھ لینا چاہئے اگر کچھ شبہہ معلوم ہو تو رسیدون پر دستخط
نہین کرنے چاہئین بلکہ مکتوب الیہ کو چاہئے کہ اسے ڈاک خانہ مین
پوسٹ ماسٹر کے سامنے کھلوائے اور جو کچھ اس مین ہو اس کی ایک
فہرست دو پرتون مین تیار کرائے اور ان دونون پر اپنے دستخط
کرے، ان مین سے ایک فہرست مع غیر دستخط شدہ جوابی رسید
کے ڈاک خانہ فرستندہ کے پاس بھیجدے گا، بیمہ کی وصولیابی
کی ایک رسید جس پر مکتوب الیہ کے دستخط ہونگے فرستندہ کے پاس
مفت بھیجی جائے گی، فرستندہ کو نقصان یا گم ہو جانے کا معاوضہ اسی
مقدار مین جس مین کہ بیمہ کرایا گیا ہوگا دیا جائے گا، بشرطیکہ گم ہو جانے
کی صورت مین فرستندہ اشیائے محمولہ کی پوری تفصیل اور اون کی
قیمت ڈاک خانہ کو تبلادے۔

مفصلہ ذیل صورتون مین معاوضہ نہ دیا جائے گا:-

اگر فرستندہ نے غلط یا غیر مکمل پتہ تحریر کیا ہو جسکی وجہ سے مکتوب الیہ کے پاس پہونچانے مین غلطی ہوئی ہو۔

اگر فرستندہ، یا مکتوب الیہ کی طرف سے کوئی دھوکہ بازی وقوع مین آئی ہو۔

جب کہ فرستندہ نے تاریخ ارسال ڈاک سے تین مہینہ کے اندر اطلاع نہ دی ہو۔

جب کہ چیز مکتوب الیہ کو دے دی گئی ہو اور اوس نے رسید دستخط کرکے واپس کردی ہو۔

جب کہ چیز اچھی طرح حفاظت کے ساتھ بند نہ کی گئی ہو اور اوس کی وجہہ سے کوئی نقصان واقع ہوا ہو۔

جب کہ مہر یا لفافہ کے ٹوٹنے کا کوئی نمایان نشان نہ ہو۔

فرستندہ کا فرض ہے کہ خط یا پارسل کو اس طرح بند کرے کہ ٹوٹنے کے نمایان نشان کے بغیر اشیاء محمولہ کا چھونا ممکن نہ ہو۔

بحالت غیر مکمل بیمہ شدہ اشیاء کے اگر راستہ مین کسی ڈاکہ کی وجہہ سے کوئی نقصان واقع ہوا ہو۔

جب کہ نوٹ آدھے کھو گئے ہون اور آدھے محفوظ ہون اور وہ ڈاک خانہ کو نہ دیے گئے ہون۔

جب کہ کوئی نقصان صرف اس چیز کی نوعیت سے واقع ہوا ہو۔

جب کہ اشیا، محمولہ سونے کی ڈلیان اور اشرفیان ہون جنکی قیمت تین سو روپیہ سے زائد ہو۔

جس تاریخ کو فرستندہ نوٹس دیگا اس سے ایک مہینہ کے بعد نقصان کا معاوضہ دیا جاے گا،

سواے اس صورت کے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کسی چیز کی بابت بعض وجوہ سے یہ خیال کرین کہ اوس کا روپیہ جب تک کہ تحقیق نہو چاہے ادا نہ ہونا چاہیئے۔

جن چیزون کا بیمہ کرانا لازمی ہے وہ یہ ہین:۔

سکّے، سونے چاندی کی ڈلیان، جواہرات، کرنسی نوٹ، اور سونے یا چاندی کی بنی ہوئی چیزین، اگر ڈاک خانہ مین پیش کرنیکے وقت خط یا پارسل کے اندر کوئی ایسی چیز پائی جاے تو وہ خط یا پارسل ڈاک خانہ مین نہین لیا جاے گا، اگر دراثناے روانگی ڈاک خانہ کو اسکا علم ہو جاے تو وہ خط یا پارسل وہین سے فرستندہ کے پاس واپس بھیجا جاے گا یا مکتوب الیہ کے پاس پھونچا دیا جاے گا، مگر ایک روپیہ فیس قابل ادا ہوگی۔

منی آرڈر

ایک ہی منی آرڈر سے ایک روپیہ سے لیکر ۶۰۰ روپیہ تک بھیجا جاسکتا ہے ، سواے اون منی آرڈرون کے جو سرکار خود بھیجے یا کوئی شخص سرکار کے نام بھیجے ، منی آرڈرون مین پائی کی رقم شامل نہین ہوسکتی۔

فیس منی آرڈر | پانچ روپیہ پر ایک آنہ ، دس روپیہ پر دو آنہ ، پندرہ روپیہ پر تین آنہ ، پچیس روپیہ پر ۴ر ، تیس روپیہ پر ۵ر ، پینتیس روپیہ پر ۶ر ، چالیس روپیہ پر ۷ر ، پچاس روپیہ پر ۸ر ، پچپن روپیہ پر ۹ر ، ساٹھ روپیہ پر ۱۰ر ، پینسٹھ روپیہ پر ۱۱ر ، پچھتر روپیہ پر ۱۲ر ، اسی روپیہ پر ۱۳ر ، پچاسی روپیہ پر ۱۴ر ، نوے روپیہ پر ۱۵ر ، سو روپیہ پر عہ ، اور اسیطرح دو سو روپیہ پر دو روپیہ ، تین سو روپیہ پر تین روپیہ وغیرہ ، منی آرڈر کے فارم جو ڈاک خانہ سے مفت ملتے ہین فرستندہ کو اون کی خانہ پری انگریزی مین یا ضلع کی مروجہ زبان دیسی مین روشنائی سے کرنی چاہیے فرستندہ کوپن پر جو مضمون چاہے مکتوب الیہ کو لکھ سکتا ہے ، منی آرڈر کے فارم فرستندہ خود لکھ سکتا ہے یا اپنی جانب سے کسی اور سے لکھوا سکتا ہے یابندہ کا نام اور پتہ پورا پورا لکھا جاے تاکہ ادا مین کوئی غلطی واقع نہو

اگر فرسیندہ نے پتہ مین غلطی کی ہے یا نا مکمل لکھا ہے اور اس وجہ سے کسی غیر شخص کو ادا کر دیا گیا تو ڈاک خانہ اس کا ذمہ دار نہ ہوگا ، اس طرح اگر کسی قسم کی اتفاقیہ غلطی ڈاک خانہ سے ہو جاے اور منی آرڈر دیر سے پہونچے تو ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہوگا ، منی آرڈر بھیجنے کے وقت فرسیندہ کو ایک رسید ڈاک خانہ سے ملیگی جس مین رقم منی آرڈر اور اوس کی فیس درج ہوگی اگر اس رسید مین کوئی غلطی ہو تو فوراً بتلا دینا چاہیئے ورنہ پھر ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

عموماً مکتوب الیہ کے مکان پر روپیہ ادا کیا جاے گا مکتوب الیہ کو لازم ہوگا کہ منی آرڈر اور رسید پر دستخط کر کے ڈاکئے کو واپس دیدے اور کوپن کو جسپر فرسیندہ کی طرف سے عبارت لکھی رہتی ہے علحدہ کر کے اپنے پاس رکھے۔

اگر منی آرڈر کسی ایسے شخص کے نام آئے جو ڈاک خانہ کی حدود کے اندر مستقل سکونت نہ رکھتا ہو یا جس کو پوسٹ ماسٹر یا ان کا کوئی ماتحت خود نہ جانتا ہو تو ایسے شخص کو اپنی شناخت کسی دوسرے شخص سے کرانی ہوگی اور تب روپیہ ادا کیا جاے گا ، منی آرڈر کی رسید جسپر پابندہ کے دستخط ثبت ہون گے فرسیندہ کے پاس مفت بھیجی جاے گی اور اگر وقت معینہ پر رسید نہ ملے تو ڈاک خانہ کو لکھنا چاہیئے اور وہ وہان سے روپیہ کے

ادا ہونے کی تصدیق پوسٹ ماسٹر کے دستخط سے منفت ملیگی۔ اگر مکتوب الیہ
ناخواندہ ہو تو اسکو منی آرڈر پر اپنا نشان ایک گواہ کے سامنے لگانا ہوگا
اور گواہ کو منی آرڈر پر دستخط کرنا ہوگا، اگر کوئی شخص اوس مقام سے جہان
اسکے پاس منی آرڈر بہیجا گیا ہو کسی دوسرے مقام کو چلا جاے اور اوسنے
ڈاکخانہ کو لکہ بہیجا ہو کہ جو چیزین اوسکے نام سے موصول ہون اوس کے
پاس بہیجدی جائین تو منی آرڈر اوس کے پاس بہیجدیا جاے گا، اور کوئی
مزید فیس نہین لیجائیگی، اگر منی آرڈر کا روپیہ ادا نہ کیا گیا ہو اور فرستندہ چاہے
کہ مکتوب الیہ کا پتہ یا ڈاکخانہ کا نام بدل دیا جاے تو بغیر کسی فیس کے
ایسا ہو سکتا ہے بشرطیکہ فرستندہ ڈاکخانہ جاری کنندہ منی آرڈر مین
درخواست تحریری پیش کرے، اگر منی آرڈر کا روپیہ ادا نہین کیا گیا ہے اور
فرستندہ چاہے کہ مکتوب الیہ کے سوا کسی اور شخص کو روپیہ ادا کیا جاے تو
دوبارہ فیس دینے پر ایسا ہو سکتا ہے بشرطیکہ فرستندہ اوس ڈاکخانہ مین
جہان سے منی آرڈر جاری ہوا ہو تحریری درخواست مع رسید منی آرڈر کے
پیش کرے۔

اگر ادا ہونے سے پہلے فرستندہ چاہے کہ منی آرڈر مکتوب الیہ کو
ادا نہ کیا جاے بلکہ اوس کے پاس واپس بہیجدیا جاے تو وہ اوسکے
پاس بہیجدیا جاے گا، اور اوس سے کچھ مزید فیس نہ لی جائیگی، بشرطیکہ وہ

اس ڈاک خانہ مین جہان سے منی آرڈر جاری ہوا ہو درخواست تحریری مع رسید منی آرڈر پیش کرے اور مکتوب الیہ کا پورا پتہ جیسا کہ منی آرڈر مین تحریر ہوا ہو بتاے اگر فرستندہ چاہے اور تار کی فیس ادا کرے تو ذریعہ تار روپیہ کے ادا کرنے کی ممانعت کی جا سکتی ہے۔

اگر مکتوب الیہ منی آرڈر لینے سے انکار کرے یا وہ نہ ملے تو روپیہ فوراً فرستندہ کے پاس واپس کر دیا جاے گا لیکن جو کمیشن (فیس) فرستندہ ادا کر چکا ہو وہ واپس نہ ملیگا۔ اگر کسی منی آرڈر کا روپیہ مکتوب الیہ کو ادا نہ ہو سکے اور فرستندہ لاپتہ ہو جاے اور اس وجہ سے فرستندہ کو واپس نہ دیا جا سکے تو وہ روپیہ خزانہ سرکاری مین داخل کر دیا جاے گا لیکن بعد ازان فرستندہ یا مکتوب الیہ روپیہ ملنے کی درخواست کرے تو آڈٹ افیسر کے حکم سے روپیہ ادا کیا جائیگا بشرطیکہ یہ درخواست ابتدائی منی آرڈر کے اجرا کی تاریخ سے ایک سال کے اندر پیش کی جاے

ویلو پے ایبل۔

رجسٹری اور غیر رجسٹری شدہ پارسل رجسٹری شدہ خطوط، رجسٹری شدہ بک پکیٹ، اور غیر رجسٹری شدہ بک پکیٹ بشرطیکہ ان کا محصول پیشگی

ادا کر دیا گیا ہو، وی پی، بھیجے جا سکتے ہین، مگر شرط یہ ہے کہ جو رقم
فرستندہ کے پاس بھیجے جانے کے لئے درج کیا جاے اسکی تعداد ایک ہزار
سے زیادہ نہ ہو اور اوس مین پائیان شامل نہون۔
جو اشیاء کہ ڈاک خانہ مین بغرض وی پی، پیش کی جائین اونکی
لیبل کے اوپر بائین جانب کے گوشہ مین وہ رقم جسکے واسطے وی پی
کی گئی ہون لفظون اور ہندسون مین اور نیچے کو بائین جانب کے گوشہ
مین فرستندہ کا نام اور پورا پتہ لکھدیا جاے اور فارم کی خانہ پری
کر کے اوس کے ہمراہ دیدیا جاے، وی پی کی فیس حسب ذیل ہوگی۔

اگر پانچ روپیہ سے زائد نہ ہو۔	ایک آنہ
اگر پانچ سے زائد ہو اور دس سے زائد نہ ہو	۲ر
اگر دس سے زائد ہو اور پندرہ سے زائد نہ ہو	۳ر
اگر پندرہ سے زائد ہو اور پچیس سے زائد نہ ہو	۴ر

اگر پچیس سے زائد ہو تو ہر پورے پچیس کے لئے ۴ر اور باقی کیلئے
لیکن اگر باقی پانچ روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو صرف ایک آنہ اور اگر
دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو صرف دو آنہ اور اگر پندرہ روپیہ سے زائد
نہ ہو تو صرف تین آنہ لئے جائین گے۔
اگر کوئی چیز اس قدر چھوٹی ہو یا مہرین وغیرہ پتہ کی طرف اس

طریقہ سے لگائی گئی ہون کہ اسپر سرکاری لیبل لگانے کی جگہہ نہ ہو تو وہ
ڈاک خانہ مین نہین لی جائیگی ۔ لیکن اگر کوئی چیز بہت چھوٹی ہو تو اوسکے
ساتھ ایک پرچہ پتہ کا باندھا جاسکتا ہے مگر یہ پرچہ ایسا چھوٹا نہ ہونا
چاہئے نہ پتہ کی جانب اوس پر اس قدر تحریر ہونی چاہئے کہ ڈاک خانہ کا
لیبل نہ لگایا جاسکے ، وی پی کے فارم ڈاک خانہ سے مفت ملتے ہین ،
ان فارمون کی کتاب بھی جس مین مثنٰی فارم بھی شامل ہوتے ہین اور پچاس
فارم ہوتے ہین ، ایک آنہ کو مل سکتی ہے ۔ اگر وی پی کے متعلق کچھ
شکایت کرنا ہو تو ایک آنہ کا ٹکٹ درخواست پر لگاکر ڈاک خانہ کو بھیجنا چاہئے
اگر شکایت صحیح ثابت ہوگی تو ٹکٹ کی قیمت شکایت کنندہ کو واپس دیجائیگی

منی آرڈر بذریعہ تار

تار کے ذریعہ سے بھی منی آرڈر ایک روپیہ سے لیکر ۶۰۰ روپیہ تک
بھیجا جاسکتا ہے ، اس مین آنے شامل نہونگے ۔

جن ڈاک خانون سے معمولی منی آرڈر بھیجا جاسکتا ہے عموماً وہان سے
تار کا منی آرڈر بھی بھیجا اور ادا کیا جاسکتا ہے ۔ اگر منی آرڈر کے بھیجے جانے
کے مقام مین تار گھر نہ ہو تو منی آرڈر بذریعہ ڈاک قریب ترین ڈاک خانہ مین
جہان تار گھر ہو بھیجدیا جائے گا اور وہان سے وہ بذریعہ تار کے آگے روانہ

ہو جاے گا ، اسی طرح اگر روپیہ ادا ہونے کے مقام مین تار گھر نہ ہو
تو یہ تار کا منی آرڈر قریب ترین ڈاک خانہ سے جہان تار گھر ہو ذریعہ ڈاک
مقام مذکور کو بھیجدیا جاے گا ، ریل کے تار گھرون سے تار کا منی آرڈر نہین
بھیجا جا سکتا ، تار کے منی آرڈر کی فیس مین معمولی منی آرڈر کی فیس کے علاوہ
آرڈینری (معمولی) یا اکسپرس (ضروری) تار کی فیس حسب خواہش فرستندہ
شامل ہوگی ، تار کا منی آرڈر معمولی منی آرڈر کے فارم پر لکھا جاتا ہے اور اوپر
الفاظ "بذریعہ تار" (اکسپرس ضروری) یا "بذریعہ تار آرڈینری (معمولی)" یعنے جیسی کہ
فرستندہ کی خواہش ہو ، آڑی سطر مین فارم کو قطع کرتے ہوے لکھدیے
جاتے ہین ، اگر فرستندہ مکتوب الیہ کو کچھ مضمون بھی اسکے ساتھ
بھیجنا چاہے تو اوسکو چاہیئے کہ اوسکو کوپن پر تحریر کردے اور
بارہ سے زائد جتنے الفاظ ہون اون کی بابت بشرح دو آنہ فی لفظ دران حالیکہ
تار ضروری قسم کا ہو یا آدھ آنہ فی لفظ دران حالیکہ تار معمولی قسم کا ہو ادا کرکے
تار کے فارم کو لکھ کر مع اوس رقم کے جو ارسال کی جانے والی ہو اور
اس فیس کو جو تار کے منی آرڈر اور خانگی مضمون کے بابت قابل ادا ہو
ڈاک خانہ کی کھڑکی مین پیش کرنا چاہیئے ۔

تار کے منی آرڈر کی رسید جس مین کل رقم جو فرستندہ نے ادا کی ہو
اور مکتوب الیہ کا نام اور منی آرڈر کے پیش کئے جانے کا وقت درج ہوگا

فرستندہ کو مفت ملیگی ۔ اسیطرح فرستندہ کو مکتوب الیہ کی دستخطی رسید
بہ اقرار اس امر کہ منی آرڈر کا روپیہ وصول پایا مفت ملیگی ۔ اگر کوئی شخص تار کا
منی آرڈر کسی گاؤن کو جہان ڈاک خانہ نہ ہو اور جہان کی ڈاک دیہاتی ڈاکیہ
تقسیم کرتا ہو بھیجنا چاہے اور وہ اس غرض سے کہ اگر دیہاتی ڈاکیہ فوراً مکتوب الیہ
کے مکان پر نہ جا سکتا ہو تو روپیہ ادا کرنے والا ڈاک خانہ ایک خاص آدمی کو
اجرت پر مقرر کر کے مکتوب الیہ کو اطلاع کرنے کے لئے بھیجدے کہ تمھارے
نام منی آرڈر آیا ہے تو اس آدمی کی اجرت فرستندہ کو پیشگی ادا کرنا پڑیگی
اور تار کے منی آرڈر پر الفاظ "بذریعہ تار" کے علاوہ حروف انگریزی .X.P
مع رقم اجرت کے لکھنے ہونگے ، فرستندہ جسقدر رقم چاہے اجرت کے واسطے
دے سکتا ہے جو رقم فرستندہ نے دی ہو اس مین اگر کوئی خاص آدمی نہ مل سکا
تو کوئی خاص آدمی نہین بھیجا جاے گا ، اور منی آرڈر معمولی طریقے سے ادا کیا جاے گا۔
اگر اجرت کی کل رقم یا اس کا کوئی جزو صرف ہونے سے باقی رہجائیگا
تو وہ فرستندہ کو واپس کر دیا جاے گا ، بشرطیکہ فرستندہ ڈاک خانہ
و تار کے صاحب اکونٹنٹ جنرل مقام کلکتہ کے پاس درخواست تاریخ اجراے
منی آرڈر سے ایک سال کے اندر گذرانے ، جب خاص آدمی کے ذریعے سے
منی آرڈر کے آنے کی اطلاع مکتوب الیہ کو دی جاے تو منی آرڈر دیہاتی
ڈاکیہ نہین لے جاے گا ، بلکہ مکتوب الیہ کو ڈاک خانہ سے روپیہ لینے کا

خود انتظام کرنا پڑیگا - اگر مکتوب الیہ اپنے جائے قیام سے کسی دوسری جگہہ چلا گیا ہوگا اور اوس نے ڈاک خانہ کو تحریری اطلاع دیدی ہو تو وہان سے تار کا منی آرڈر بذریعہ ڈاک کے اوس کے پاس بغیر کسی مزید فیس کے بھیجدیا جائے گا -

اگر مکتوب الیہ نہ مل سکے یا روپیہ لینے سے انکار کرے تو بذریعہ تار کے ڈاک خانہ اجرا سے دریافت کیا جائیگا کہ فرستندہ کی کیا خواہش ہے اگر فرستندہ تار کا محصول ادا کریگا تو بذریعہ تار کے ورنہ بذریعہ ڈاک کے فرستندہ کی خواہش سے اطلاع دی جائیگی - اگر منی آرڈر اس اطلاع کے پہونچنے پر بھی ادا نہ کیا جا سکتا ہو تو فرستندہ کے پاس بغیر کسی مزید فیس کے بذریعہ تار واپس بھیجدیا جائے گا، مگر جو فیس ادا ہو چکی ہو وہ واپس نہین کیجا دیگی -

شکایات ڈاک خانہ

ایسے خطوط جن مین ڈاک خانہ کی شکایت ہو بلا محصول کے بھیجے جا سکتے ہین بشرطیکہ وہ پوسٹ ماسٹر یا کسی دوسرے افسر ڈاک خانہ کے نام ہون اور یہ بھی شرط ہی کہ لفافہ پر یہ الفاظ لکھے ہون کہ ڈاک خانہ کی شکایت ہے اور شکایت کنندہ کے پورے دستخط بھی ہون، اگر کوئی شخص شکایت کی چٹھی جسٹری کرا کے بھیجنا چاہئے تو وہ بلا اخذ فیس نہ بھیجی جاسے گی، بلکہ معمولی

رجسٹری کی فیس علاوہ محصول ڈاک کے پیشگی ادا کرنا ہوگا ، اسی طرح سے اگر شکایتی چٹھی کے ڈاک مین ڈالے جانے کی تصدیق حاصل کرنی ہو تو اوس کے واسطے بھی مقررہ فیس پہلے سے ادا کرنا لازمی ہی۔

شکایت پہلے پوسٹ ماسٹر ڈاک خانہ متعلقہ کے پاس بھیجنی چاہیے اِلاّ اوس صورت مین کہ معاملہ ایسا اہم ہو کہ اوس ڈاک خانہ سے الگ تحقیقات کی ضرورت ہو ، اگر شکایت کنندہ کی پوسٹ ماسٹر کی کارروائی سے تسکین نہ ہو یا کسی اور وجہ سے علیحدہ تحقیقات چاہے تو سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ یا پوسٹ ماسٹر جنرل کو لکھنا چاہیے ، خاص اہم معاملات مین شکایتی چٹھی کو ہمیشہ براہ راست پوسٹ ماسٹر جنرل کے پاس بھیجنا چاہیے

جو شکایت رجسٹری شدہ یا بیمہ شدہ یا ویلوپے ایبل اشیاء کے بھیجنے والے یا منی آرڈر کے ارسال کرنے والے کرین اوس کے ساتھ اوس رسید کی نقل بھی بھیجنی چاہیے جو ڈاک خانہ سے ملی ہو۔

غیر رجسٹری شدہ چیز کے گم ہونے کی نسبت اگر کوئی شکایت کی جاے تو پوری کیفیت جس سے کہ اس چیز کو واقعی ڈاک مین ڈالے جانے کا حال معلوم ہو سکے ، جیسے تاریخ اور وقت روانگی جس لیٹر بکس مین وہ ڈالی گئی ہو اس کا مقام پورا پتہ جو کہ اس پر لکھا گیا ہو اور جس شخص نے اس کو ڈاک مین ڈالا ہو اس کا نام بتانا چاہیے۔

اکثر شکایات کی تحقیقات مین یہ ثابت ہوا ہے کہ نوکرون نے اون
چیزون کو جو اون کو دیگئین وقت پر ڈاک مین نہین ڈالا یا بالکل ہی نہین ڈالا
اشیار محمولہ کے ضائع ہو جانے کی صورت مین شکایتی چٹھی کے ساتھ
لفافہ یا ریپر اور اشیاء کی پوری تفصیل بھیجنا چاہیئے۔ اگر گم شدہ اشیار
نوٹ ہون تو اون کے سلسلہ کے حروف اور نمبر اور جنرل نمبر بھی
لکھنا چاہیئے۔

شکایت اگر کسی چیز کے بتوقف تقسیم کیئے جانے کی بابت ہو تو اصل
لفافہ یا ریپر جسپر مہرین لگی ہوتی ہین شکایتی چٹھی کے ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

جن چیزون پر زیادہ محصول لیئے جانے کی شکایت ہو اور جن کو
ڈاکیہ سے لے لیا گیا ہو ان کے متعلق شکایت اس ڈاک خانہ کے
پوسٹ ماسٹر کے پاس کرنی چاہیئے جہان سے وہ تقسیم کی گئی ہون
اور کھولنے سے پہلے اون کو پوسٹ ماسٹر مذکور کے پاس لے جانا یا
بھیجدینا چاہیئے۔

منی آرڈر کی شکایت تاریخ اجراے منی آرڈر سے ایک سال کے اندر
اور دیگر معاملات کی شکایت تاریخ وقوعہ سے چھ مہینہ کے اندر
ہونی چاہیئے۔

تار کے قواعد

تار کی دو قسمین ہین، ایک اکسپرس Express یعنی ضروری اور دوسرا آرڈینری Ordinary یعنی معمولی اسکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

اکسپریس (ضروری) پہلے بارہ لفظون کے لئے ایک روپیہ اسکے بعد ہر لفظ پر دو آنہ -

آرڈینری (معمولی) پہلے بارہ لفظون کے لئے چھ آنہ، اوس کے بعد ہر لفظ پر نصف آنہ -

نوٹ :- اگر بارہ سے کم الفاظ ہون گے تو بھی بارہ ہی الفاظ کا محصول لیا جاے گا -

تار کا محصول ٹکٹ ڈاک کے ذریعہ یا نقد ادا کیا جاتا ہے، تار کا مضمون ان فارمون پر جو ڈاک خانہ یا تار گھر سے مناسب تعداد مین مفت مل سکتے ہین لکھنا چاہئے، لیکن اگر فرستندہ سادہ کاغذ پر بھی لکھکر پیش کریگا تو تار لے لیا جائیگا -

تار کے فارمون کی کتابین جن مین سو فارم مع مثنی کے ہون گے ۱ مین مل سکتی ہین اور بغیر مثنی کے ایک آنہ مین ملتی ہین، تار انگریزی زبان

یا کسی اور غیر ملک کی زبان یا دیسی زبان مین لکھا جا سکتا ہے لیکن تمام غیر ملک کی زبان یا دیسی زبان کے الفاظ اور ہندسے انگریزی حروف اور ہندسون مین لکھنی چاہین ہر تار گھر مین سوا ے پریسیڈنسی شہرون اور رنگون کے ہر طرح کی مدد جو ممکن ہو لوگون کو اس طور پر دی جایگی کہ اون کے تارون کا ترجمہ انگریزی مین کر دیا جاے گا ، یا جو تارون کے نام انگریزی مین آئے ہون اون کا ترجمہ زبان دیسی مین کر دیا جاے گا اور اس کام کے واسطے کچھ فیس طلب نہ کی جاے گی ۔

فرستندہ کو تار دینے پر تار گھر سے ایک رسید ملتی ہے جسپر تار کا نمبر اور محصول کی رقم درج ہوگی ، فرستندہ کو اختیار ہے کہ تار مین اپنا پورا یا مختصر نام لکھے ، یا نہ لکھے ، مگر تار پر سب سے نیچے جگہ مین صحیح دستخط کرنا اور صحیح پتہ لکھنا ضروری ہے ، یہان جو الفاظ لکھے جاتے ہین وہ نہین بھیجے جاتے ہین ، نہ ان کے واسطے کچھ فیس لیجاتی ہے ، تار گھر کو ہمیشہ اختیار ہے کہ وہ فرستندہ کو یہ ثابت کرنے کے لئے طلب کرے کہ جو دستخط تار پر ثبت ہین وہ اصلی ہین ۔

فرستندہ نے اگر کسی تار مین قسم تار نہین لکھی ہوگی تو وہ " معمولی " تار کے محصول سے بھیجا جاے گا ۔ فرستندہ اگر جوابی تار بھیجنا چاہے تو اوسکو چاہیئے کہ تار کے فارم پر جو جگہہ اس غرض کے لئے خالی رکھی گئی ہے

اس مین لفظ جوابی اور رقم جو جواب کے لئے جمع کی گئی ہو درج کردے فرسینده اگر چاہے تو تار مین یہ ہدایتین مضمون تار کے بعد نیچے لکھ سکتا ہے کہ تار مکتوب الیہ کو کھلا ہوا دیا جاے، یا سواے مکتوب الیہ کے دوسرے کے ہاتھ مین نہ دیا جاے وغیرہ وغیرہ ان سب کے متعلق بعض حروف جو تار کی کتاب مین بتاے گئے ہین لکھے جاتے ہین۔

فرسینده مکتوب الیہ کے لئے تار کے فارم پر جو کچھ الفاظ لکھتا ہے ان سب کا محصول لیا جاتا ہے لیکن جس مقام سے تار روانہ کیا جاتا ہے اوس کا نام اور نشانات ہدایت جو جوابی تار وغیرہ کی نسبت ہون انکا محصول نہین لیا جاتا، ضروری تار معمولی تارون پر مقدم رکھے جاتے ہین اور رات اور دن ہر وقت تقسیم کئے جاتے ہین۔

معمولی تار ضروری تارون کے بعد روانہ کئے جاتے ہین اور اتوار اور خاص تعطیلات کے دن روانہ نہین کئے جاتے، تار کا محصول روانگی سے پیشتر لیا جاتا ہے، اور جواب کے لئے پیشگی رقم چھ آنہ سے کم نہین لیجاتی تار کے جلد اور صحت کے ساتھ روانہ ہونے کے لئے فرسینده کو چاہئے کہ صاف اور صحیح طور سے تار کی عبارت تار کے فارم پر لکھے پتہ کی پوری تفصیل لکھنی چاہئے تاکہ تقسیم کے وقت تلاش یا دریافت نہ کرنا پڑے، بڑے شہرون مین سڑک کا نام اور مکان کا نمبر بھی لکھنا چاہئے

اگر یہ نہو تو مکتوب الیہ کا عہدہ یا پیشہ وغیرہ لکھنا چاہیئے۔

ہر ایک پتہ مین کم سے کم دو لفظ ضرور ہونے چاہیئین، اول مکتوب الیہ کے عہدہ یا پیشہ وغیرہ کا نام، دوسرے اس تار گھر کا نام جہان تار بھیجا جائے جس مقام کو تار بھیجا جاے اوس کا نام ایک ہی لفظ شمار ہوگا، خواہ اوس مین کتنے ہی الفاظ ہون، یہ خیال رکھا جاے کہ جب کسی غیر معروف جگہ تار دیا جاے تو ٹیلیگراف گائڈ کی فہرست مین اوس مقام کو دیکھ لیا جانے کہ آیا وہان تار گھر ہے یا نہین، اور تار مین تار گھر کا نام ٹھیک اوسیطرح لکھا جاے جس طرح فہرست مذکور مین لکھا ہو۔

جب کسی کو تار کسی کی معرفت دیا جاے تو فوراً اصل مکتوب الیہ کے نام کے بعد لفظ معرفت (C/O) یا اسی طرح کا اور کوئی لفظ لکھ دینا چاہیئے، ایسے تار جن کا پتہ کافی طور سے نہ لکھا گیا ہو یا مذکورہ بالا قواعد کے مطابق نہ ہو فرستندہ کی ذمہ واری پر روانہ کردیے جائین گے۔

تمام صورتون مین فرستندہ کو نامکمل پتہ کے نتائج برداشت کرنے ہون گے کیونکہ تار کے روانہ ہو جانے کے بعد پتہ نہین بدلا جاسکتا ہے نہ مکمل کیا جاسکتا ہے جب تک کہ پوری فیس دوسرے تار کی نہ دی جاے۔

کوئی ایک لفظ پندرہ سے زیادہ حروف کا نہ ہونا چاہیئے ورنہ دو لفظ

شمار کئے جائین گے۔

اگر تار مین کوئی عبارت بین السطور یا قلمزد ہو یا اوس کے بجاے دوسرا لفظ لکھا ہو تو اوس جگہہ فرستندہ کے دستخط ہونے چاہئین۔

ہندوستان کے اندر جو تار بھیجے جائین گے وہ اوقات معینہ کے اندر چھ بجے صبح سے لیکر چھ بجے شام تک ان تمام ڈاک خانون مین جہان تار گھر ہین لئے جائین گے، اور اگر کسی ڈاک خانہ مین تار گھر نہ ہو تو بھی ڈاک خانہ تار لیگا اور بذریعہ رجسٹری کے قریب ترین تار گھر مین آگے روانہ کرنے کے لئے بھیجدیگا، اس طرح بھیجنے مین محصول ڈاک یا رجسٹری کی فیس نہین لیجائیگی فرستندہ خود بھی بذریعہ ڈاک کے قریب ترین تار گھر مین تار پر کافی تعداد کے ٹکٹ لگا کر بھیج سکتا ہے، اس صورت مین تار کی رسید فرستندہ کے پاس مفت بھیجی جائیگی۔ اگر تار بذریعہ ڈاک کے تار گھر کو غیر کافی تعداد مین ٹکٹ لگا کر بھیجا جاے تو جسقدر محصول کم ہوگا، اوسی قدر مکتوب الیہ سے وصول کر لیا جاے گا۔

ریل کے تار گھر مین تار اوسوقت لئے جائین گے جب کہ وہ ریل کے کام کے لئے کھلے ہون، لیکن ہمیشہ ریل کی ضروریات کو مقدم رکھا جاے گا۔

اکسپریس (ضروری) تار اگر دفتر بند بھی ہوگیا ہو تب بھی زائد محصول ادا کرنے پر لئے جاسکتے ہین بشرطیکہ وہ دفتر جہان تار بھیجا جاے

کھلا ہو ، اگر دونون دفتر جہان سے تار بھیجا جاے اور جہان کو بھیجا جاے
بند ہون تو زائد فیس عمار لی جائیگی ، اگر صرف ایک بند ہوگا تو ایک روپیہ
فیس لیجائیگی ، اگر چند تار ایک ہی شخص ایک ساتھ ایسے دفتر مین پیش
کرے جو بند ہو گیا ہو تو اوس دفتر کے متعلق ایک ہی فیس قابل ادا ہوگی
اگر ایک ہی تار چند شخصون کو یا ایک ہی شخص کو کئی محلون کے پتے سے
بھیجا جاے جنکی تقسیم مختلف تار کے دفترون سے ہوتی ہو تو جتنے تار
ہون گے اون کا علحدہ علحدہ محصول لیا جاے گا ، اور ہر ایک تار علحدہ
فارم پر لکھنا ہوگا۔
اگر ایک تار کئی شخصون کو ایک ہی محلہ مین یا مختلف محلون مین جنکی
تقسیم ایک ہی تار گھر سے ہوتی ہو یا ایک ہی شخص کے نام کئی پتون سے
ایک ہی محلہ مین یا مختلف محلون مین جنکی تقسیم ایک ہی تار گھر سے ہوتی ہو
دیا جاے ، تو وہ ایک ہی تار سمجھا جاے گا۔ لیکن باستثناء ایک کے
ہر دوسرے تار کے واسطے فیس نقل ۴ر فی سو لفظ کے حساب سے لیجائیگی۔
اور سو سے کم جو الفاظ ہون اون کے لئے بھی ۴ر لیا جائیگا۔
اگر کوئی فرستندہ تار یا اوس کا مختار تار کو روانگی سے پیشتر منسوخ
کرانا چاہے تو ۲ر فیس مین سے کاٹ لئے جائین گے ، لیکن اگر کسی تار پر
ٹکٹ چسپان کر دیے گئے ہون اور ان پر مہرین بھی لگ چکی ہون تو اس

صورت مین محصول کی واپسی کے لئے ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل ٹیلیگراف چک آفس
کلکتہ سے میعاد مقررہ یعنی تار کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر درخواست کرنی چاہیے
اور اس صورت مین بھی ۲ر فیس کے کاٹ کر بقیہ رقم واپس کیجائیگی ۔

جب تار مکتوب الیہ کے مکان پر دیا جاتا ہے تو خود مکتوب الیہ کو
یا اگر وہ نہ ملے تو اوس کے خاندان کے کسی مرد کو یا اوس کے نوکر کو
یا مہمان کو حوالہ کیا جاتا ہے ، لیکن اگر مکتوب الیہ کی تحریری ہدایت
ہو کہ کسی خاص شخص کو دیا جاے تو اس صورت مین کسی دوسرے شخص کو نہین
دیا جاے گا ۔

اگر کوئی شخص تار کا جواب فوراً ہی لکھ کر چپراسی کو دینا چاہے تو
چپراسی پانچ منٹ تک ٹھیر سکتا ہے ، اس صورت مین رسید پر دستخط
کر کے لکھ دینا چاہیئے کہ تار کا جواب لکھ کر چپراسی کے ہاتھ بھیجا جاتا ہے اور
یہ کہ اوس کو اس قدر رقم دے دی گئی ہے ۔

جوابی تار مین اگر اس رقم سے زیادہ الفاظ ہون گے جو ادا کی گئی ہے
تو جواب دینے والے کو زائد رقم ادا کرنا پڑیگی ۔

تار کے اصلی فارم اور اون کے متعلقہ کاغذات صرف سات دن تک
تار گھر مین رہتے ہین ، اس کے بعد ٹیلیگراف چک آفس کلکتہ کو بھیج دیئے
جاتے ہین ، اوس دفتر مین یہ تار کے فارم جس مہینہ مین رکھنے کے واسطے

نہ بھیجے گئے ہون اوسکو چھوڑکر کم سے کم دس مہینہ تک محفوظ رکھے جاتے ہین اور اوس کے بعد ضائع کردئے جاتے ہین۔

شکایات

تار کے بابتہ شکایات کے خطوط بغیر کسی محصول ڈاک کے جا سکتے ہین بشرطیکہ وہ ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانجات و تار ٹرافک برانچ کلکتہ یا تار ماسٹر یا کسی دوسرے تار کے افسر کے نام ہون اور لفافہ پر اس کی تصدیق ہو کہ یہ تار کی بابتہ شکایت ہے اور پورے دستخط شکایت کنندہ کے ہون ایسے خطوط پر جن مین شکایت نہ ہو بلکہ صرف کسی رقم کی واپسی کی درخواست کی گئی ہو ڈاک کا محصول ادا کرنا ہوگا شکایات جو آئے ہوے یا بھیجے ہوے تار کی بابت ہون ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات و تار ٹرافک برانچ کلکتہ کے پاس بھیجنی چاہئین، شکایات جو کسی تار کے اہلکار یا تار کے عام معاملات کی بابت ہون اور جب تک کہ کوئی نہایت ضروری معاملہ ایک علحدہ تحقیقات کا مقتضی نہو، تو اول متعلقہ تار گھر کے افسر مہتمم کے پاس بھیجنی چاہئین، اگر شکایت کنندہ کی اوس افسر کی تحقیقات سے تسکین نہ ہو یا کسی اور وجہ سے ایک علحدہ تحقیقات چاہتا ہو تو پوسٹ ماسٹر جنرل ٹیلیگراف ٹرافک برانچ کے پاس بھیجنی چاہئین، خاص اہم معاملات مین

شکایات ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات و تار کے پاس بھیجی جائین جن کا قیام نومبر سے مارچ تک کلکتہ مین اور اپریل سے اکتوبر تک شملہ مین رہتا ہے اور پوسٹ ماسٹر جنرل ٹیلیگراف ٹرافک برانچ کا پتہ قریب ترین تار گھر سے معلوم ہوسکتا ہے۔

شکایات جو ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات و تار ٹرافک برانچ کلکتہ سے تار کی بابت کی جائین، اون کے ہمراہ تحریری ثبوت حسب ذیل صورتون مین ہونا چاہیئے۔

(۱) جب تار نہ ملا ہو یا توقف سے ملا ہو تو ایک تحریر اوس دفتر کی جہان تار بھیجا گیا ہو یا مکتوب الیہ کی ارسال کرنا چاہیئے۔

(۲) جب تار مین کوئی تبدیلی کردی گئی ہو یا کچھ چھوڑ دیا گیا ہو تو ایک نقل اوس تار کی جو مکتوب الیہ کو دیا گیا ہو۔

واپسی رقوم کا دعویٰ جس مین تار گھر کی کوئی شکایت نہ ہو ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل ٹیلیگراف چک آفس کلکتہ سے پاس کرنا چاہیئے، اور اوس کے ساتھ تحریری ثبوت بھی بھیجنا چاہیئے، اندرون ملک کے تارون کی بابت شکایتین اور واپسی رقوم کے دعاوے تار کی تاریخ سے دو مہینے کے اندر پیش ہوسکتے ہین اور غیر ممالک کے تارون کے متعلق تار کی تاریخ سے پانچ مہینے کے اندر۔

سیونگ بنک کے ضروری قواعد

گورنمنٹ نے اپنی مہربانی سے ڈاک خانون مین جو یہ بنک قائم کی ہے اوس کا مقصد صرف یہی ہے کہ باشندون مین کفایت شعاری کی رغبت پیدا ہو اور وہ اپنے روپئے کو آسانی کے ساتھ جمع کر سکین۔
گویا یہ بنک ہر شخص کا جو اس مین روپیہ جمع کرے خزانچی ہوتا ہے، اور جو لوگ کہ ہر مہینہ یا اور کسی موقع پر پس انداز کر کے اوسکو جمع کرنا چاہین، اون کو آسانی حاصل ہوتی ہے، اس سیونگ بنک کے قواعد گورنمنٹ ہند کی طرف سے اُردو مین بھی شائع کئے جاتے ہین، جو ڈاک خانہ سے بلاقیمت ملتے ہین، اور تمام خواتین آسانی کے ساتھ ان کو پڑھ سکتی ہین نیصدی تین روپیہ چار آنہ سالانہ کے حساب سے جمع کرنے والون کو سود بھی ملتا ہے، لیکن یہ جمع کرنے والون کے اختیار مین ہے کہ وہ سود لین یا نہ لین اور جمع کرنے سے پہلی ہی سود سے انکار کر دین۔
ڈاک خانہ کے اہلکارون کو اخفار راز کی بھی سخت تاکید رہتی ہے، اور سوائے خاص افسران ڈاک خانہ کے اور کوئی شخص کسی جمع کرنے والے کے حساب کو دریافت نہین کر سکتا۔

جو شخص حساب کھولنا چاہے وہ نزدیک کے ڈاک خانہ مین جہان کام سیونگ بنک کا ہو، درخواست دے؛ یہ ضرور نہین ہے کہ وہ خود درخواست لے جاوے لیکن اوسکو درخواست مین اپنا نام مع ولدیت وقومیت جاے سکونت لکھنا چاہیئے، اس کو اس بات کا ایک اقرارنامہ دستخط کر کے داخل کرنا ہوگا کہ اسنے قواعد سیونگ بنک ڈاک خانہ کو پڑھکر اون کو منظور کر لیا ہے اگر وہ لکھنا نہ جانتا ہو تو وہ خود ڈاک خانہ مین جاے اور کسی گواہ کے سامنے اپنی نشانی یا مہر اقرار نامہ پر کر دے اور گواہ کے دستخط اس پر کرا دے، اگر خود جاکر درخواست دیگا تو ایک جلد قواعد کی اسکو پڑہنے کے واسطے دی جائیگی اور اگر وہ خود پڑہنا نہ جانتا ہوگا تو وہ اسکو پڑھ کر سمجھا دیے جائین گے، اگر وہ خود آکر درخواست نہ دیگا تو قواعد سیونگ بنک مع نقشہ اقرار نامہ اس کے پاس بھیجدیے جائینگے تب اسکو لازم ہوگا کہ نقشہ اقرار نامہ پر دستخط کر کے اسکو مع اس رقم کی جو پہلی دفعہ اسکو جمع کرنی ہو پیش کرے۔

اس کتاب کو احتیاط کے ساتھ رکھنا چاہیئے اس مین روپیہ کی درآمد برآمد کا حساب درج ہوتا ہے اور جب تک کہ اسکو پیش نہ کیا جاے کوئی شخص نہ روپیہ نکال سکتا ہے نہ داخل کر سکتا ہے اگر یہ کتاب غفلت سے کھوئی جاے یا تلف ہو جاوے تو فوراً ڈاک خانہ کو اطلاع کر دینی چاہیئے

اور اگر کوئی دوسرا آدمی اطلاع دینے کے قبل اوسکے ذریعہ سے روپیہ برآمد کریگا تو ڈاک خانہ اس روپیہ کا ذمہ دار نہین ہے ، پہلی مرتبہ جب پاس بک حساب دار کو دی جاویگی یا اسکے ختم ہونے پر اسکے سلسلہ مین دوسری پاس بک جاری ہوگی (پرانی پاس بک ڈاک خانہ مین رکھ لی جائیگی) اس کی کچھ قیمت نہ لی جائیگی لیکن اگر پاس بک کھو جائیگی یا خراب ہو جاے گی (سوا ے ایسی صورتون کے جو حساب دار کے اختیار سے باہر ہون) یا کوئی حساب جو بند کر دیا گیا ہو اور تاریخ بند ہونے سے اندر میعاد تین ماہ کے باجازت صاحب اکونٹنٹ جنرل (حسب قاعدہ دفعہ ۳۵) پھر کھولا جاے تو حساب دار کو بابتہ قیمت پاس بک جدید ایک روپیہ دینا ہوگا۔

ہر شخص اپنے خاص نام سے یا کسی نابالغ رشتہ دار کے نام سے یا کسی ایسے نابالغ کے نام سے جس کا وہ ولی ہو روپیہ جمع کر سکتا ہے ، عورتون کے لئے جو کتخدا ہون یہ شرط ہے کہ جو روپیہ وہ جمع کرین اون کا ذاتی یا خود پیدا کیا ہوا ہو۔

کم سے کم چار آنہ تک ایک وقت مین جمع ہو سکتے ہین ، پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ روپیہ جمع نہین ہو سکتا اور نابالغ کے نام سے صرف ایکہزار روپیہ تک جمع ہوگا اگر سیونگ بنک سے روپیہ برآمد کرتا ہو تو دوشنبہ سے سنیچر تک دونون دن ملا کر ایک دفعہ روپیہ برآمد کر سکتا ہے یعنی درمیان مین

اتوار کا دن کا فرور آنا چاہئے ۔ جب روپیہ برآمد کرنا ہو تو اوس فارم پر جو روپیہ برآمد
کرنے کیلئے ڈاک خانہ سے ملتا ہے روپیہ کی مقدار جو برآمد کرنی منظور ہے لکھنے کے بعد
اپنے دستخط یا نشان کو ثبت کرنا ہوگا اور اگر کسی شخص کے ذریعہ سے برآمد کرنا مقصود ہو
تو اس کا نام بھی لکھا جائیگا اور گواہی بھی لکھی جاے گی اور پاس بک پیش کرنی ہوگی
اسی پاس بک مین اس رقم کا اندراج کردیا جاے گا ۔

نابالغ یا موت کا روپیہ برآمد کرنے کے لئے خاص قواعد کی پابندی
لازمی ہے جن کو تصریح کے ساتھ قانون مین تحریر کیا گیا ہے ۔

حساب دار کو اختیار ہے کہ اسی ڈاک خانہ مین جہان اس کا
حساب جاری ہے چاہے جتنی دفعہ روپیہ جمع کرے اس شرط پر
کہ جو سالانہ اور انتہائی تعداد جمع کی مقرر ہے اس سے زیادہ نہ ہو روپیہ
جمع کرنے کے لئے حساب دار کو فقط اس قدر ضرورت ہوگی کہ وہ روپیہ
مع اپنی پاس بک کے ڈاک خانہ مین خود لیجاوے یا بھیج دیوے ۔
جو روپیہ جمع کے لئے پیش ہوگا وہ پاس بک مین چڑھا دیا جاوے گا
اور بقایا نکال دیا جاے گا ، اس اندراج کے مطابق پوسٹ ماسٹر
اپنے مختصر دستخط کردین گے اور اپنے دفتر کی تاریخ کی مہر چھاپ کر
پاس بک خواہ حساب دار کو یا اس کے قاصد کو واپس کردینگے ۔

ہر حساب دار کو اختیار ہے کہ بغیر کسی خرچ کے اپنا حساب چاہے

جس ڈاک خانہ کو جہان کام سیونگ بنک ہوتا ہو تبدیل کرائے مگر شرط یہ ہے کہ تبدیل ہونے سے قبل حساب مذکور کو کھلے ہوئے تین مہینے ہو چکے ہون ، اگر وہ اپنا حساب تبدیل کرانا چاہے تو اپنی پاس بک ڈاک خانہ مین خود پیش کرے یا بھیج دیوے، مگر ہر دو صورت مین پاس بک کے ہمراہ ایک تحریری درخواست بابت تبدیلی حساب پیش ہونی چاہیئے ، پاس بک مذکور حساب دار کو واپس کردی جائیگی (لیکن مندرجہ ذیل نوٹ ۱ دیکھو) اور حساب دار کو مناسب ہوگا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کتاب مذکور اوس ڈاک خانہ مین جہان کو حساب تبدیل ہوا ہے مع اپنے دستخط کے ایک تازہ نمونہ کے پیش کرے ۔

نوٹ

۱ اگر کوئی حساب دار جس کا حساب سب یا برانچ آفس مین ہو اپنا حساب تبدیل کرانا چاہیئے تو اوس کی پاس بک اول اوس صدر ڈاک خانہ کو بھیجی جائیگی جسکے ماتحت کر وہ سب یا برانچ آفس ہو تاکہ کتاب مذکور مین حکم تبدیلی درج کردیا جاوے ۔

قواعد ریلوی

پارسلات

کوئی پارسل جسپر صرف دیسی زبان مین پتہ لکھا ہو نہین لیا جاے گا
پارسل پر پانے والے کا نام اور پورا پتہ اور اسٹیشن ریلوے جہان
پارسل جاے گا خوش خط اور صاف طور سے انگریزی مین لکھا ہونا
چاہیئے ، اس کے علاوہ اگر بھیجنے والا چاہے تو دیسی زبان مین بھی
پتہ لکھ سکتا ہے ، پتہ زبان انگریزی مین خود پارسل پر تحریر کیا جاسکتا ہے
یا کسی لیبل پر لکھ کر مضبوطی کے ساتھ لگا دیا جا سکتا ہے۔

پارسلون کا محصول یا تو وزن کے حساب سے یا مکعب فٹون کے
انداز سے یعنی جس مین زیادہ محصول وصول ہو لیا جاتا ہے دو مکعب
فٹ کا وزن دس سیر شمار کیا جاے گا۔

ہر ایک پارسل کا محصول علحدہ علحدہ لیا جاے گا خواہ وہ ایک
ہی شخص کے پتہ سے کیون نہ ہون سب کا مجموعی وزن ہو کر محصول نہین
لگایا جاے گا تا وقتیکہ سب کو ایک جا کر کے نہ باندھ دیا گیا ہو کسی غلطی یا
زائد محصول لینے کی شکایت پارسل لینے کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر جنرل

ٹریفک منیجر سے کرنی چاہئے کسی شخص کو اوسوقت تک پارسل کی بابت زائد محصول کی واپسی کا حق نہ ہوگا جب تک کہ وہ پارسل کے زائد محصول کی واپسی کا تحریری دعویٰ حکام ریلوے سے چھ ماہ کے اندر اوس تاریخ سے جب پارسل بذریعہ ریل روانہ ہونے کے لئے دیا گیا ہو نہ کرے۔

جن پارسلون مین ایسی چیزین نہ ہون جن کے خراب ہو جانے کا احتمال ہو تو وہ اسٹیشن پر پہونچکر پورے دس روز تک جن مین پہونچنے کا دن داخل نہ ہوگا بغیر کسی محصول کے رکھے جاسکتے ہین ۔ اس کے بعد ان پر محصول "لیفٹ لیگیج (لادعویٰ اسباب) کے حساب سے لیا جاے گا اور کیس دن کے بعد لاوارث اسباب کے دفتر مین بھیجدیا جاے گا جو اشیا گاڑیون مین یا ریلوے پر پڑی ہوئی پائی جائین وہ ۴۸ گھنٹہ تک اسٹیشن پر رکھی جاتی ہین اگر اس درمیان مین کسی نے دعویٰ نہ کیا تو لاوارث اسباب کے دفتر مین وکٹوریہ ٹرمنس کو بھیجدی جاتی ہین ایسے مال کے واسطے درخواست فوراً سب سے قریب کے اسٹیشن ماسٹر اور جنرل ٹریفک منیجر بمبئی سے بھی کرنی چاہیے۔

اگر اشیا دفتر مذکور مین پہونچ چکی ہون تو ہر شے کی بابت ۴ آنے فیس لی جائیگی۔ اور اگر ایک ماہ کے اندر دعویٰ نہ کیا جاے تو خرید

محصول کو دام بشرح ۱۲ فی ماہوار لیا جاوے گا، اگر چھ ماہ کے اندر وصول نہ کیا جاوے تو مال نیلام کر کے کمپنی اپنا صرفہ وصول کر لیگی۔

جب کسی شخص نے پارسل کے متعلق یہ تحریر کیا ہو کہ اس مین قیمتی اشیاء مثلا، سونا، چاندی، گھڑیان، نوٹ، بل، اسٹامپ قیمتی کپڑے وغیرہ ہین تو ارسال کنندہ سے فارم پر ان کی قیمت درج کرائی جاوے گی، اگر سو روپیہ سے زائد قیمت ہوگی تو اوس شخص سے دریافت کیا جاوے گا کہ آیا وہ ان چیزون کا بیمہ کرانا اور بیمہ کا محصول مزید دینا چاہتا ہے یا نہین، اگر وہ اس سے انکار کرے تو پارسل مذکور غیر بیمہ شدہ روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور فارم مٹی اور روے بل پر یہ عبارت لکھدی جائیگی کہ شخص مذکور کو بیمہ کرانے اور محصول مزید دینے سے انکار ہے اور اس شخص سے اس فارم کی خانہ پری کرائی جائیگی کہ جس سے ریلوے کی ذمہ داری نہ رہیگی۔

اتوار اور کرسمس یعنی بڑے دن اور گڈ فرائیڈے کو پارسل نہ روانہ کئے جائینگے، سوا اون کے جن مین کہ ترکاریان، اور پھل ہون۔

پارسل جنکا وزن چالیس سیر سے زیادہ ہو یا جو آٹھ مکعب فٹ سے زیادہ پیمائش مین ہون ریل مین جگہ ہونے کی صورت مین

بھیجے جائین گے ۔

۹ فٹ سے زیادہ لانبے پارسل کسی ڈاک یا پاسنجر گاڑی سے روانہ نہ کئے جائین گے ۔

جو پارسل ریلوے سے چھڑایا جائے اوسکو چارون طرف دیکھکر اطمینان کر لینا چاہیئے کہ اس مین سے کوئی چیز نکالی تو نہین گئی اگر وزن کم معلوم ہو یا پارسل کھلا ہوا ہو تو فوراً اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع کرنی چاہیئے ، اور اس امر کو بلٹی پر لکھدینا چاہیئے ، یا ایک تحریر اس مضمون کی حاصل کر لینی چاہیئے ، کیونکہ ایسی تحریر نالشون مین بہت کام آتی ہے اور بیمہ ہونے یا ریلوے کی پوری ذمہ داری ہونے کی صورت مین اس کے ذریعہ سے تاوان وصول کیا جاسکتا ہے ۔

بیمہ کی حالت مین پوری ذمہ داری ریلوے کی ہوتی ہے ۔

اگر کوئی شخص کسی پارسل وغیرہ کی غلط تفصیل دے تو وہ اور اگر وہ مالک نہ ہو تو مالک بھی جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی تعداد مال کے ہر من یا جزو من کی بابت دس روپیہ تک ہوسکتی ہے ، اور یہ جرمانہ علاوہ اس محصول یا فیس کے ہوگا جو مال کی بابت وصول کیا جاسکتا ہو ۔

مسافرون کا اسباب ، کمبل ، تکیہ ، چھتری ، رضائی ، چھڑی ناشتہ دان ، اور چھوٹے دستی بیگ جو اول و دوم درجہ کے مسافر

عموماً اپنے سفر کی ضروریات کے طور پر گاڑی مین رکھتے ہین اور اسیطرح سے
دری، توشک، لحاف، رضائی، جو تیسرے درجہ کے مسافر اپنے ساتھ
گاڑی مین لے جاتے ہین وزن نہین کئے جاتے ہین، اگر مسافر اپنے
اسباب کو روانگی کے مقام پر وزن نہ کرائے اور راستہ مین یا
جس مقام کو وہ جا رہا ہو وہان وزن کیا جائے تب بھی مذکورۂ بالا اشیار
وزن مین شامل نہ ہون گی۔

اول درجہ کے مسافر بغیر کچھ ادا کرنے کے اپنے ساتھ ڈیڑھ من دوسرے
درجہ کے ۳۰ سیر ڈیوڑھی درجہ کے ۲۰ سیر اور تیسرے درجہ کے ڈاک گاڑی سے
۲۰ سیر اور معمولی گاڑی سے ۱۵ سیر وزن کا اسباب لے جا سکتے ہین۔ اسکا
نصف ہر بچہ کے نصف ٹکٹ کے ساتھ مفت لے جانے کی اجازت ہے
اس سے زائد جس قدر وزن ہوگا اوس کا محصول پارسل کی شرح سے
لیا جائے گا لیکن اس وزن کی منہائی اوسوقت نہ دی جائے گی جب
اسباب خلاف قاعدہ بغیر وزن کرانے کے لے جایا جائے، اگر دور کا
سفر ہو اور درمیان مین قیام کیا جائے تو مسافر اپنا اسباب
براہ راست روانہ کر سکتے ہین، یہ اسباب اوسوقت تک سٹیشن پر
بغیر محصول کے رکھا رہے گا، جب تک کہ قاعدہ کے لحاظ سے
مسافر کو وہان پہونچ جانا چاہیئے، اس کے بعد اوسکی بابت

معین ترمیم

"لیفٹ لیگج (لادعوے اسباب) کا محصول لیا جاے گا ۔مسافر اگر اپنا اسباب کچھ وقت کے لئے کسی اسٹیشن ماسٹر کی سپردگی مین دینا چاہئے، تو پہلے چوبیس گھنٹہ کے جزو کی بابت ہرمن، جزومن کے لئے دوآنہ اور اس کے بعد ہر چوبیس گھنٹے یا چوبیس گھنٹے کے جزو کی بابت ہرمن یا جزومن کے لئے ایک آنہ محصول ادا کرنا ہوگا، لیکن خواہ من سے کتنا ہی کم کیون نہ ہو اور چوبیس گھنٹے کی میعاد سے کتنی ہی کم میعاد کیون نہ ہو یہی محصول لیا جاے گا۔

اسباب سپرد کرنے کے بعد ایک ٹکٹ دیا جاے گا جس کو پیش کر کے اسباب واپس لے سکتے ہین، جو سامان بریک مین دیا جاے یا اپنے ساتھ مین رہے سب کا محصول پہلے لیا جاے گا۔

خطرناک یا بھک سے اُڑ جانے والی چیزین جیسے بارود رگڑ سے جلنے والی دیاسلائیان، تیزآبی مرکبات، مختلف اقسام کی شراب اسپرٹ، تارپین، نفت، گندھک کا تیزاب، گن کاٹن (بندوق یا توپ کی روئی) کوئی شخص اپنے ساتھ نہین لے جاسکیگا، جب تک کہ اسٹیشن ماسٹر یا کسی دوسرے ملازم ریلوے کو اطلاع نہ کر دے۔

ٹکٹ اور سفر

تین برس تک کے بچے کے لئے کرایہ ریل معاف ہے جب لڑکے

کی عمر تین سے بارہ برس تک ہو تو نصف ٹکٹ لیا جاے گا واپسی کے ٹکٹ مین جو اول و دوم اور ڈیوڑھے درجے کے ہوتے ہین ان کے لینے مین کفایت ہوتی ہے، عموماً تیسرے درجہ کا واپسی کا ٹکٹ نہین ملتا

واپسی کے ٹکٹون کی میعاد مختلف ہوتی ہے، پس جو میعاد ہو اسی میعاد کے اندر واپس آجانا چاہئے۔

ریلوے مین ہمیشہ تاریخ ۱۲ بجے رات کے بعد تبدیل ہوتی ہے اور اسی حساب سے میعاد قائم کی جاتی ہے، سفر ختم کرنے کے بعد جب ٹکٹ واپسی ٹکٹ کلکٹر کو دیا جاے تو نصف حصہ لیتے وقت یہ بات دیکھ لینی چاہئیے کہ بجاے واپسی کے جانے کا حصہ تو نہین دے دیا گیا۔

اگر کوئی عورت رات مین تنہا سفر کر رہی ہو تو وہ اپنے نوکر کو جس کی پاس نیچے درجہ کا ٹکٹ ہو اس وقت تک اپنی گاڑی مین بٹھا سکتی ہے جب تک کہ رات کا سفر ختم ہو، لیکن اگر دو عورتین ساتھ ہون تو ایسا نہین ہو سکتا۔

اگر کوئی مسافر بلا ارادہ اپنے مقام سے آگے چلا گیا ہو تو اس سے اکہرا کرایہ لیکر لوٹا دیا جاے گا بشرطیکہ وہ مین لعد کی پسنجر گاڑی سے واپس جاے اور حدود اسٹیشن سے باہر نہ جاے۔

اگر کوئی مسافر اوس مقام سے آگے چلا جاے جو اوس کے ٹکٹ مین درج ہو اور خود اوس کی اطلاع کسی ملازم ریلوے کو کردے تو اوس سے زائد کرایہ بغیر تاوان کے وصول کیا جاوے گا۔

لیکن اگر خود اطلاع نہ کرے تو زایدکرایہ مع معمولی تاوان لے لیا جاے گا۔

اگر کوئی مسافر اسٹیشن سے آگے جانا چاہتا ہو جس کا ٹکٹ اوسکے پاس ہو تو اوسکو لازم ہے کہ آگے جانے سے پہلے ٹرین کے گارڈ کو یا اسٹیشن مذکور کے اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع کرے اور جہان تک جانا ہو وہان تک کا کرایہ ادا کر دے۔ اس پر اسکو ایک رسید ملیگی جس سے وہ منزل مقصود تک سفر کر سکیگا، اگر کرایہ وصول کرنے کے لئے کافی وقت نہ ہوگا تو گارڈ یا اسٹیشن ماسٹر اسکو ایک سرٹیفکیٹ دیدے گا کہ اس سے زائد کرایہ بلا تاوان کے لیا جاوے گا اور گارڈ یہ خیال رکھے گا کہ اگلے اسٹیشن پر جہان گاڑی ٹھیرے اور کافی وقت ہو کرایہ مذکور ادا کر دیا جاے۔

اگر کوئی شخص اسٹیشن پر اتنی دیر مین پہونچے کہ ٹکٹ نہ خرید سکے تو گارڈ کی اجازت حاصل کر کے ریل مین بیٹھ سکتا ہے اور اگلے اسٹیشن پر

جہان گاڑی ٹھیرے گارڈ اسکو وہان سے اس مقام تک کا جہان اسکو جانا مقصود ہو ٹکٹ دلا دیگا، اور روانگی کے اسٹیشن سے اس اسٹیشن تک کا کرایہ بھی اُس سے وصول کریگا، جس کی اُسکو رسید دی جائیگی، اور کوئی تاوان نہین لیا جائیگا۔

روانہ ہونے سے پیشتر نیز دوران سفر مین کم درجہ کا ٹکٹ بڑے درجے کے ٹکٹ سے تبدیل کیا جا سکتا ہی۔

تھوڑا سا سفر کرکے بیچ کے اسٹیشن پر اتر جانے سے باقی محصول کی واپسی کا استحقاق نہین ہوتا۔

مسافرون کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر ٹکٹ یا کسی اور شے پر زیادہ محصول لے لیا گیا ہو تو اسکو درست کرلین۔

اگر ٹکٹ خریدنے کے بعد گاڑی مین جگہہ نہ ہونے کی وجہ سے سفر نہ کیا جا سکے تو ٹرین کے روانہ ہونے سے تین گھنٹے کے اندر ٹکٹ واپس کرنے پر کرایہ واپس مل جائے گا۔

اگر ٹکٹ خریدنے کے بعد مسافر اوسکو کسی وجہ سے استعمال نہ کرنا چاہے، اور ٹکٹ جاری ہونے کے وقت سے آدھ گھنٹہ کے اندر اسٹیشن ماسٹر سے درخواست کرے اور اسٹیشن ماسٹر کے نزدیک وجہ معقول ہو تو ٹکٹ کی قیمت واپس مل جائے گی۔

جس مسافر کے پاس بڑے درجہ کا ٹکٹ ہو اور اوس درجہ مین جگہہ نہ ہو تو نیچے کے درجہ مین سفر کرنا چاہیئے اس صورت مین بڑے درجہ کا جو کرایہ ہوگا اوس مین سے نیچے درجہ کا کرایہ منہا کرنے کے بعد مابقی واپس مل جاے گا بشرطیکہ سفر شروع کرنے سے پہلے گارڈ کو اطلاع دے دی جاے۔

اگر اول و دوم درجہ کے مسافر سونا چاہین تو وہ گارڈ کو اطلاع کردین کہ فلان اسٹیشن پر جگا دیا جاے مگر جگانے کی کوئی ذمہ داری ریلوے اپنے اوپر نہین لیتی ہے۔

ویٹنگ روم مسافرون کے آرام کے واسطے ہوتے ہین تاکہ مسافر جو ٹرین کا انتظار کرتے ہون یا ٹرین سے آئین اون مین قیام کرسکین، جو مسافر کہ رات کو وقت پہونچین وہ صبح تک ویٹنگ روم مین قیام کرسکتے ہین، کتون کو ویٹنگ روم کے اندر لیجانے کی ممانعت ہے۔

مسافرون کو چاہیئے کہ گاڑی مین سے کسی وقت جلتی ہوئی دیا سلائی خالی بوتل یا کوئی چیز نہ پھینکین، اور جب گاڑی چلتی ہو تو گاڑی کے باہر اپنے جسم کا کوئی حصہ نہ نکالین نہ گاڑی کے دروازہ پر جھکین نہ گاڑی کے دروازہ کو کھولین نہ گاڑی مین سے باہر جائین۔

کوئی شخص جس کو کوئی متعدی بیماری ہو اوس وقت تک سفر نہ کرسکیگا

جب تک کہ اسٹیشن ماسٹر کو یا کسی دوسرے ریلوے ملازم کو تبلاکر خاص اجازت حاصل نہ کرے ، اوسکو گاڑی مین علٰحدہ جگہہ دی جائیگی بشرطیکہ وہ ایک کمپارٹمنٹ کے ریزرو کرنے کا کرایہ ادا کرے ۔

اول درجہ کے مسافر ۳ ، دوسرے درجہ کے مسافر ۲ ، نوکر تیسرے درجہ کا کرایہ ادا کرکے اُس ڈاک گاڑی مین جس مین تیسرے درجہ کا ٹکٹ نہین ہوتا لے جاسکتے ہین ، اگر کسی شخص کے پاس غلط یا گذری ہوئی گاڑی کا ٹکٹ ہو یا ایسا پھٹا ہوا یا بوسیدہ ٹکٹ ہو کہ تاریخ اور نمبر پڑھنے مین نہ آئین تو اس سے پورا کرایہ مع تاوان کے وصول کیا جائے گا ۔

اگر کسی شخص کے پاس درجہ دوم کی واپسی کا ٹکٹ ہو اور وہ اول درجہ مین سفر کرنا چاہے تو اس سے اسی قدر کرایہ لیا جائے گا جو دوم درجہ کا کرایہ منہا کرنے کے بعد واجب الادا ہوگا ۔ اگر ملازمان ریلوے کی بد اخلاقی یا کسی کام مین حارج ہونے یا توجہ نہ کرنے کی شکایت ہو یا پانی یا روشنی یا صفائی کی شکایت ہو تو جس لائن پر ایسی شکایت کا موقع پیش آئے اس لائن کے جنرل ٹریفک منیجر سے کرنی چاہئے ، تمام حالات اسٹیشن ماسٹر سے دریافت کرنے چاہئین ، کیونکہ کسی ماتحت ملازم سے دریافت کرنے مین مغالطہ ہونے کا اندیشہ ہے ۔

تمام زاید محصولون کی واپسی کے لئے تاریخ ادا سے چھہ مہینہ کے

اندر دعوے کرنا چاہئے ورنہ سماعت نہ ہوگا، واپسی کی درخواستین بنام جنرل ٹریفک نیجر بمبئی ہونی چاہئین، جس مسافر نے اپنا ٹکٹ گم کردیا ہو یا جو مسافر اپنا ٹکٹ پیش نہ کر سکتا ہو اوسکو کچھ واپسی نہین ملیگی۔

جن لوگون کے پاس ایک ہی جانب کا ٹکٹ ہو اور سو میل سے زائد فاصلہ کا سفر کیا جاے تو سو میل یا سو میل کے جز و پر دوران سفر مین قیام کرنے کے لئے ایکدن دیا جاے گا، اسی طرح جن شخصون کے پاس معمولی واپسی کا ٹکٹ ہو وہ بھی درمیان مین اس طور پر قیام کر سکتے ہین کہ وقت معینہ کے اندر اپنا سفر ختم کردین کوئی ٹکٹ قابل انتقال نہین ہوتا یعنی اوسکو صرف وہی شخص استعمال کرسکتا ہے جس نے اوسکو خرید کیا ہو ہر مسافر کو جو ریل سے سفر کرتا ہو لازم ہے کہ ملازم ریلوے کے طلب کرنے پر اپنا ٹکٹ جانچ کے واسطے دیدی۔

مسافرون کو چاہئے کہ ٹرین کے روانہ ہونے کے وقت سے کم از کم ۳۰ منٹ پہلے اسٹیشن پر پہونچ جائین تاکہ باطمینان ٹکٹ خرید سکین اور اسباب وزن کر اسکین ٹرین کے روانہ ہونے سے ۵ منٹ پہلے بکنگ آفس جہان اسباب وزن ہوتا ہے بند کردیا جاتا ہے ملازمان ریلوے کو حکم ہے کہ مسافرون سے انعام وغیرہ نہ طلب کرین، جب کسی

ٹرین مین سب مسافرون کے واسطے جنھون نے ٹکٹ خرید کئے ہون جگہہ نہ ہو تو جن کے پاس سب سے دور مقامات کے ٹکٹ ہون گے اون کو دوسرون پر ترجیح ہوگی اور جن مسافرون کے پاس مساوی دور مقامات کے ٹکٹ ہون گے اون کو اس ترتیب سے جگہہ ملیگی جس ترتیب سے ٹکٹ جاری ہوے ہون عورتون اور بچون کو جو تنہا سفر کر رہے ہون دوسرون پر ترجیح ہوگی۔

مسافرون کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے یہ دیکھ لین کہ اون کے متصل کے کمپارٹمنٹ جن مین ملازم ہون اچھی طرح بند کر دیے جائین۔

جرائم

ریلوے کے جرائم مین سے بعض جرائم جن کا تعلق مسافرون سے ہے اور جن کے لئے مختلف تعداد کے جرمانے مقرر ہین ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

(۱) اپنے پاس کے ٹکٹ کو ارادتاً بدل دینا یا ایسا بگاڑ دینا جس سے اسکی تاریخ اور نمبر وغیرہ نہ پڑھا جاے

(۲) کرایہ ادا کرنے کے بغیر ریل مین سفر کرنا یا اور طرح کرایہ ادا

کرنے سے گریز کرنا ... ... مار

(۳) چلتی گاڑی سے اترنا یا اوسمین چڑہنا ... عہ
یا ایسی گاڑی پر جو مسافرون کے لئے نہ ہو یا انجن پر چڑہنے کا
اقدام کرنا۔ ... ... عہ

(۴) ریل گاڑی مین اپنے ساتھی مسافرون کی رضامندی
کے بغیر حقہ وغیرہ پینا۔ ... ... عہ

(۵) عمداً ایسے کمپارٹمنٹ مین داخل ہونا جو بالکل بھرا ہو یا جسکو
ریلوے نے کسی اور کے واسطے رزرو کر دیا ہو یا کسی مسافر کو کسی
کمپارٹمنٹ مین داخل ہونے سے روکنا جس مین مسافر مذکور جائز
طور پر داخل ہو سکتا ہو۔ ... ... عہ

(۶) ریلوے کے کسی بورڈ یا نوشتے کو نقصان پہونچانا یا اوسکے
حروف کو مٹانا یا بگاڑنا ... ... عہ

(۷) سفر مین نشہ کی حالت مین ہونا یا کوئی امر باعث تکلیف
یا کوئی ناشائستہ حرکت کرنا یا فحش بکنا یا بد زبانی کرنا یا عمداً ہندو اور
مسافرون کے آرام مین خلل انداز ہونا یا لیمپ کا بجھا دینا عہ

(۸) بلا عذر جائز کسی زنانہ گاڑی مین چڑہنا۔ ... مار

(۹) عمداً کسی ملازم ریلوے کو فرائض منصبی ادا کرنے سے روکنا۔ مار

(۱۰) ملازم ریلوے کو اطلاع دینے کے بغیر یا پلندہ کے اوپر
اظہار نوعیت کرنے کے بغیر خطرناک یا مضر صحت اشیاء کا ریل مین
لے جانا، یا لے جانے کے واسطے ریلوے کمپنی کو دینا۔ — ہمار
اور شخص مرتکب اوس نقصان اور ضرر کا بھی ذمہ دار ہوگا جو ایسے
مال کی وجہ سے پہونچے ﴿